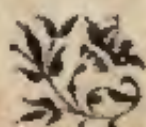


COMMENTARY ON ST. LUKE

BY
REV. W. MACHIN M.A.

تفسیر انجیل لوقا

ان
پادری ولیم مچین صاحب ایم۔ اے۔



ایس پی سی۔ کے

انارکلی لاہور

1959

کتابوں میں آپ کو سلام!

جیسا کہ آپ سب اس بات سے بخوبی آشنائیں کہ کتب مستوجب الثواب محبتِ مدیدہ سے کلیسیائے پاکستان کے لئے علمی کتب فراہم کرنے کے لئے سرگرم ہے۔ تاہم یہ کام ان احباب کی مدد کے بغیر ممکن نہیں جو مختلف ذرائع سے ہمیں کتب فراہم کرتے ہیں تاکہ ہم ان کو پی۔ ڈی۔ ایل کی صورت میں معاوضہ کے لئے پیش کر سکیں۔ ان شخصیات میں پائسٹر اخلاق صاحب لیما جنہوں نے ”لوٹا کی تفسیر“ قلم و لیم مسیحین سے صرف ہمارے سپرد کی تاکہ ہم اس کو سکین کر کے معاوضہ کے لئے پیش کر سکیں بلکہ سکیٹنگ اور ہائڈرنگ کے معاملات میں بھی ہمارے مددگار رہے۔ ماسوائے اس کے پائسٹر عامر امانت بھٹی صاحب نے پائسٹریڈ جنون صاحب کی زیر نگرانی اس کتب کو سکین کیا اور کتب مستوجب الثواب کے سپرد کیا تاکہ ہم اس کو جو خاص و عام قاری تک جاسمائی پہنچا سکیں۔ کتب مستوجب الثواب کے تمام ارکان دل کی گہرائیوں سے اُن کے شکر گزار ہیں۔

شکریہ!

کُتُبِ مُسْتَوْجِبِ الثَّوَابِ

۲۰۱۵



تہنید

مجھے انیسویں ہوا جب میں نے معلوم کیا کہ نہ تو اردو زبان میں اور نہ ہندی بھاشا میں مقدس لوقا کی انجیل پر کوئی تفسیر دستیاب ہو سکتی ہے۔ چونکہ راقم نے بہت سا وقت انجیل مذکور کے مطالعہ پر صرف کیا ہے اور نیز اس کتاب کو اپنی بائبل کلاس میں کئی بار پڑھایا ہے لہذا میں نے یہ جرأت کی ہے کہ میں خود اس پر تفسیر لکھنے کا بیڑا اٹھاؤں۔ تنبیہ لوقا تیار کرنے میں راقم نے مستشرق کتب سے مدد لی ہے خصوصاً پلیمر صاحب اور لاگرانج صاحب (PLUMMER - LAGRANGE) کی تفسیروں سے بہت کچھ خزانہ علم حاصل کیا گیا ہے۔

رب العزت کی درگاہ عالیہ میں میری یہ دعا ہے کہ وہ کتاب ہذا کو خداوند یسوع مسیح کی مقدس زندگی اور نیک کاموں کے سمجھنے کا وسیلہ بنائے۔

خادم الناس - ولیم میچن

المعرضہ - اگست ۱۹۵۷ء

کُتُبِ مُسْتَوْجِبِ الشُّوْبِ

۲۰۱۵



فہرست مضامین تفسیر لُوطا

صفحہ	۱۔ تمہید	۳
۵	۲۔ ویسپاچہ	۵
۸	فصل اول - انجیل کیا ہے ؟	۸
۱۲	فصل دوم - انجیل متفقہ	۱۲
۱۶	فصل سوم - مصنف	۱۶
۱۹	فصل چہارم - تاریخ تصنیف	۱۹
۱۸	فصل پنجم - مکتبہ بعلبک	۱۸
۲۰	فصل ششم - متن	۲۰
۲۶	فصل ہفتم - خاص مضامین	۲۶
	۳۔ تفسیر :-	

صفحہ	باب ۱ - انجیل لُوطا کی تمہید	صفحہ	باب ۱۳ - توبہ کی تحریک
۱۹۹	باب ۲ - مسیحی دہ عالم کی پیدائش	۲۰۹	باب ۱۴ - ہندو کے بعض کو
۲۰۹	باب ۳ - رتبہ انبیا کا فرقہ ہونا	۲۱۹	باب ۱۵ - جن تمثیلات
۲۲۵	باب ۴ - رتبہ انبیا کی انبیا	۲۲۵	باب ۱۶ - بے ایمانوں کی تمثیل
۲۴۳	باب ۵ - پہلے رسولوں کی بلور	۲۴۳	باب ۱۷ - معافی کا حکم
۲۴۱	باب ۶ - مسیح کی بابت غریبوں کی شکایتیں	۲۴۱	باب ۱۸ - بے ایمانوں کی تمثیل
۲۵۱	باب ۷ - صوبہ دار کے نوکر کو شفا بخش	۲۵۱	باب ۱۹ - زکائی کی توبہ
۲۶۳	باب ۸ - مقدس کو قول کی قدرت	۲۶۳	باب ۲۰ - ہر گناہ پر توبہ کا سوا
۲۶۳	باب ۹ - رسولوں کو تبلیغی ذوروں کی پھندا	۲۶۳	باب ۲۱ - یسوع کی دو طرحیاں
۲۸۲	باب ۱۰ - مسیحی صدور کو خدمت کیلئے بھیجا	۲۸۲	باب ۲۲ - سازش
۳۰۱	باب ۱۱ - دعا سے رہائی	۳۰۱	باب ۲۳ - ہر وطن کے سامنے بھی پیش
۳۱۴	باب ۱۲ - آئندہ کے ظہور کی تعلیم دینا	۳۱۴	باب ۲۴ - خالی قبر

دیسپاچہ

فصل اول

انجیل کیا ہے ؟

نئے عہد نامہ میں جو کتابیں شروع میں پائی جاتی ہیں انہیں کہلاتی ہیں۔ عموماً ہم ان کو 'مٹی کی انجیل' یا 'مقدس مٹی کی انجیل' وغیرہ کہتے ہیں لیکن حق تو یہ ہے کہ ان کو 'ہمارے خداوند شروع مسیح کی انجیل' جو مقدس مٹی کی معرفت لکھی گئی، وغیرہ الفاظ سے موسوم کرنا چاہیے کیونکہ انجیل مرخص کی ہے نہ لوقا کی بلکہ ہمارے خداوند مسیح کے اہم کی ہے۔

لفظ 'انجیل' ایک یونانی لفظ کا مترتب ہے۔ یہ لفظ یونانی حرف میں یوں لکھا جاتا ہے $\alpha\gamma\alpha\lambda\lambda\alpha$ ۔ یہ جس کے پوائے تلفظ سے کوئی واقف نہیں۔ اس کا مطلب خوشخبری ہے۔ عربی زبان میں حرف گے نہیں ہوتا اس کی جگہ 'ج' استعمال ہوتا ہے مثلاً گیسری ایل سے لفظ جبرائیل بنا وغیرہ وغیرہ۔ کوئی انجیل خداوند شروع مسیح کی سوانح عمری نہیں کہلاتی جا سکتی۔ سوانح عمری میں تاریخ ولادت، بچپن اور جوانی کے احوال، تعلیم، تربیت، فطرت، رجحانات، ترقیات وغیرہ مفصل طور پر بیان کئے جاتے ہیں۔ پھر ہمیشہ شادی، شادی آبادی (اگر شادی کی جائے) اگر وراثت کے اثرات اور ملک کے دیگر لوگوں سے تعلقات، ماں باپ کی تاریخ وفات، پسلی تمام زندگی کے واقعات سلسلہ وار لکھے جاتے ہیں۔ انہیں اربعہ اس موضوع کی کتابیں نہیں ہیں بیشک لوقا کی انجیل میں تو تاریخ عالم سے کچھ تعلقات بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً باب ۳۔ آیات ۲۰-۲۳۔ ان سے وقت پیدائش کا کچھ پتہ چلتا ہے۔ نیز

دوسرے باب میں انجیل نویس نے خداوند یسوع المسیح کے لوگوں کا ایک واقعہ بیان کیا ہے۔ آیات ۴ سے ۵ تک، اور مرقس کی انجیل میں چھٹا باب بیان کیا گیا ہے کہ وہ بڑھی کا کام کیا کرتا تھا۔ وہ سوانح عمری میں جو باتیں بیان ہوتی ہیں ان میں سے بہت ہی کم انچیل اربعہ میں بیان کی گئی ہیں۔

کسی شخص کے سوانح حیات اس غرض سے لکھے جاتے ہیں کہ قاریں کرام کسی مشہور و مقتدر انسان کی زندگی کے مختلف حالات سے واقفیت حاصل کریں۔ مگر انجیل مقدس کا مقصد کچھ اور ہے۔ مقدس گوتھار رسول نے قلمبند کیا ہے کہ یسوع نے اور بہت سے معجزے شگروں کے سامنے دکھائے جو اس کتاب میں لکھے نہیں گئے لیکن یہ اس لیے لکھے گئے کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی خدا کا بیٹا ہے اور ایمان لا کر اس کے نام سے زندگی پاؤ۔ اسی طرح مقدس مرقس رسول نے لکھا "یسوع مسیح ابن خدا کی قومش خبری کا شروع دیوختا ۲۰: ۲ اور ۲۱: ۱ مرقس ۱: ۱۔ مقدس گوتھار جب انجیل بنا لکھنے کا سبب تھیقلس کو بتاتے ہیں تو یوں فرما رہے ہوتے ہیں "تا کہ جن باتوں کی تو نے تعلیم پائی ان کی سچائی تجھے معلوم ہو جائے۔"

انچیل اربعہ کے لکے جانے کا خاص الغا مقصد یہ ہے کہ قاریں دیکھنا المسیح پر ایمان لائیں۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت نہیں کہ بہت سی باتیں جو ہمیں بہت دلچسپ لگیں لکھی جائیں۔ مثلاً ہمارے خداوند کی صورت و شکل آپ کی پر شک و خوراک، قدر و قامت۔ آپ کا عام گفتگو کرنے کا طریق یا جب تک آپ بڑھی کا کام کرتے رہے تو آپ کی زبان کیسے چلتی تھی مقدس یوسف جس نے آپ کی پرورش کی تھی کب فوت ہوئے؟ آپ کے بھائیوں کے پیشے کیا تھے؟ کیا یہ بھائی آپ کے سگے بھائی تھے کہ چچا زاد یا ماموں زاد۔ غرض وہ تمام باتیں جو عموماً سوانح عمری میں مرقوم ہوتی ہیں۔ لیکن انجیل نظریہ سے ایسی باتیں ہماری سخات کے لئے ضروری نہیں ہیں۔ سخات کے لئے ضروری باتیں یہ ہیں۔ مسیح کی تعلیم آپ کی نصیحتیں اور احکام۔ آپ کے معجزات اور خاص طور پر آپ کی موت کے اسباب اور آپ کی گرفتاری اور معلوب ہونے کے احوال۔ آپ کی خیامت و عروج مبارک۔ روح القدس کا نزول۔ آپ کی آمد ثانی کے وعدے۔

مسیحیوں کے فرائض زندگی، نجات کا ایمان سے لگھوں، تمام نسل انسانی کی بلا جملہ اصطلاح و پسند، اور عشقہ ربانی کا قائم کیا جانے۔ یہ باتیں ہونا چاہئیں مگر وہ تمام باتیں ایک ہی انجیل میں نہیں ملتی ہیں مگر یہ ایک سے نجات کا کافی علم حاصل ہوتا ہے اور راہ نجات کا کافی وہ افی پتہ چلتا ہے۔ مقدس لوقا نے بھی سوال کو ہی نہیں لکھی، بلکہ انجیل مقدس قلمبند کی ہے۔

لفظ مُصَنَّف پر نوٹ :-

بعض اوقات جب کسی الہامی کتاب اور اس کے مصنف کا ذکر ہوتا ہے تو لوگ لفظ مُصَنَّف پر اس سبب سے اعتراض کرتے ہیں کہ مُصَنَّف اپنے علم اور اپنی عقل کے ذور سے لکھتا ہے۔ اس کے برعکس وہ لفظ مُصَنَّف یا مُصَنِّف لکھنے والا پسند کرتے ہیں۔ اس کتاب میں راقم نے لفظ مُصَنَّف استعمال کیا ہے لیکن اس سے ناظرین یہ خیال نہ کریں کہ مجھے کتاب ہذا کے الہامی ہونے میں شک ہے۔

کُتُبِ مُسْتَوْجِبِ الثَّوَابِ

۲۰۱۵



فصل دوم

اناجیل متفقہ

ہب ہم چاروں اناجیل کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ پہلی تین کا طرز تحریر اور سب سے اوپر روشنی کا اور ہے۔ پوچھی انجیل میں بہت کم تفسیلیں ہیں، حالانکہ اچھے پڑھنے اور انکوڑ کے درخت کے بیانات شاید تفسیل کلاٹ جا سکتے ہیں۔ اگوست ۱۱: ۱۳-۱۵ (۲-۱۵) پھر خداوند کی تقریریں دوسرے ڈھنگ کی ہیں۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ ان میں سے اکثر باتیں یروشلیم کے فقیہوں کے سامنے کی گئیں تھیں۔ لیکن پیٹے باب میں جس تقریر کا بیان ہے اس کے بارے میں یہ مفروضہ ہے کہ وہ کفر بخوم کے ایک عبادت خانہ میں کی گئی تھی حالانکہ ممکن ہے کہ وہاں کفر بخوم کے فقیہ نہ لڑتے تھے مگر ہوں۔ اس کے علاوہ یوحنا وکیل کی انجیل میں ہمارے خداوند بار بار اپنے آپ کو "بیٹا" کہتے ہیں اور پہلی تین اناجیل میں لفظ "بیٹے" کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں متی ۱۱: ۲۷، لوقا ۱۵: ۲۲، نیز مرقس ۱۴: ۱۶) متی ۱۱: ۲۷ کے بارے میں جس میں لکھا ہے "کوئی بیٹے کو نہیں جانتا سوا باپ کے" انجی کسی عالم نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ یہ گوجنا کے آسمان کا گرتا ہوا ستارہ ہے۔ اگرچہ پہلی تین اناجیل میں لفظی فرق ہے تو بھی عموماً یہ تینوں کتابیں ایک ہی طریق کی ہیں اور اس لئے اناجیل متفقہ کہلاتی ہے۔

ان کا ایک خاص رنگ میں موازنہ کرنا مشہور مندر ہے۔ اگر ہم متی مرقس اور لوقا کی انجیلیں لیں اور کالی روشنائی سے ان آیات کے نیچے لکریں کھینچیں تو تینوں اناجیل میں موجود ہیں اور پھر دوسرے رنگ کی روشنائی سے ان آیات کے نیچے لکریں کھینچیں جو مرقس میں اور صرف متی میں یا لوقا میں موجود ہیں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ مرقس میں ۸: ۱۶ تک ۶۶ آیات ہیں۔ ان میں سے متی نے ۶۰ آیات کو مستعمل کیا ہے حالانکہ بہت سی آیات کو مختصر طور

پر بیان کیا ہے۔ اسی طرح مقدس لوقا نے مقدس مرقس کے مضمون کا ۵۵ فی صدی حصہ استعمال کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ پہلی اور تیسری اناجیل کے مصنفین نے لکھتے وقت مرقس کا ایک طومار سامنے رکھ کر لکھا ہے۔ اناجیل متقدس مرقس کی انجیل سب سے پہلے لکھی گئی تھی +

علاوہ ازیں تیسرے دنک کی روشنائی نے کراس سے متقی اور لوقا کی اناجیل میں ان آیات کے نیچے لکیریں کھینچیں جو دونوں میں ہیں لیکن مرقس میں نہیں ملتیں معلوم ہو جائیگا کہ یہ تقریباً ۲۰۰ آیات ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی گمنام شخص نے خداوند یسوع المسیح کے بارے میں ایک رسالہ لکھا تھا جو اب معدوم ہے پہلی اور تیسری اناجیل کے مصنفین نے اس مواد کو بھی استعمال کیا تھا۔ علامہ مٹوٹا اس گم شدہ رسالہ کو "کیو" (Q) کہتے ہیں۔ یہ محض ایک جرمین لفظ "قول" (quell) یعنی سرچشمہ کا پہلا حرف ہے سالانہ بعض علماء نے اس کو مکالمہ یا ڈیٹائی میں (Logos) کہا ہے۔ کاش کہ اس نسخے کا کوئی حصہ کہیں سے دستیاب ہوتا۔

ان دو سابق مرقس اور کیو (Q) کے علاوہ پہلی اور تیسری اناجیل میں خاص خاص باتیں ملتی جلتی ہیں جو باقی اناجیل میں نہیں پائی جاتیں معلوم ہوتا ہے کہ مصنفین کو انجیلی واقعات کا خاص علم ذاتی طور پر حاصل ہوا تھا۔ لوقا خود بتاتا ہے کہ "ہمتوں نے اس امر پر کرباندگی کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں ان کو ترتیب داد بیان کریں" اور پھر دعویٰ کرتا ہے کہ "اس نے سب باتوں کو شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کیا" (۳: ۱) +

وہ خاص مضامین جو صرف لوقا کی انجیل میں ملتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔ (صرف اہم باتیں نیچے لکھی گئی ہیں)۔

۱۔ یوحنا اصطباغی کی پیدائش کی پیشین گوئی اور اس کی پیدائش (۱: ۵۱ سے ۲: ۲۵ تک) ۵۵ سے ۵۸ تک +

۲۔ خداوند یسوع المسیح کی پیدائش مبارک کی پیشین گوئی۔ (۱: ۲۶ سے ۳: ۳۸)

۳۔ زلیخا سے مبارک کنواری مریم کی ملاقات (۱: ۳۹ سے ۵: ۵۶ تک) +

- ۴ - خداوند یسوع المسیح کی پیدائش مبارک (۱: ۲ سے ۲: ۲ تک) *
- ۵ - خداوند یسوع المسیح کا ختنہ اور مکمل میں پیش کیا جانا۔ (۲: ۲ سے ۲: ۲۹ تک)
- ۶ - ربنا یسوع المسیح کا گم ہو جانا اور مکمل میں پایا جانا (۲: ۲۹ سے ۲: ۵۲ تک)
- ۷ - یوحنا اصطباغی کی تاریخ نبوت (۳: ۱ سے ۳: ۲) *
- ۸ - مقدس یوحنا کا وعظ حسنہ (۳: ۱۰ سے ۳: ۳۸ تک) *
- ۹ - ربنا یسوع المسیح کا نسب نامہ (۳: ۳۸ سے ۳: ۳۸ تک) *
- ۱۰ - سائنس شہر کی بیوہ کے لڑکے کا چلایا جانا (۴: ۱ سے ۴: ۷ تک) *
- ۱۱ - گنتی گار عورت کا ربنا یسوع المسیح کے مبارک پاؤں کو اپنے آنسوؤں سے جھگونا اور بالوں سے پونچھنا (۴: ۳۶ سے ۵: ۵ تک) *
- ۱۲ - اہل سامریہ کا شاگردوں کو قبول نہ کرنا (۵: ۱ سے ۵: ۵۶ تک) *
- ۱۳ - ۷۰ شاگردوں کو گشتی خدمت کے لئے بھیجنا (۱۰: ۱ سے ۱۰: ۲۲ تک) *
- ۱۴ - نیک سامری کی تمثیل (۱۰: ۳۰ سے ۱۰: ۳۷ تک)
- ۱۵ - مار تھا اور مریم کے ذرا ربنا یسوع المسیح کی دعوت (۱۱: ۱۱ سے ۱۱: ۳۸ تک) *
- ۱۶ - دوست کے روٹی مانگنے کی تمثیل (۱۱: ۵ سے ۱۱: ۸ تک) *
- ۱۷ - غریبوں اور فقیروں پر ملامت (۱۱: ۱۱ سے ۱۱: ۳۲ تک) *
- نوٹ :- یہ ملامت کسی قدر سختی باب ۲۳ سے ملتی جلتی ہے تاہم اس میں کافی فرق بھی ہے *
- ۱۸ - یوحنا دولت مند کی تمثیل (۱۲: ۱ سے ۱۲: ۱۲ تک) *
- ۱۹ - ربنا یسوع المسیح کی آمد ثانی کے لئے تیاری کی نصیحت (۱۲: ۳۵ سے ۱۲: ۵۷ تک) *
- ۲۰ - توبہ کی نصیحت اور بے پھل انجیر کے درخت کی تمثیل (۱۳: ۱ سے ۱۳: ۹ تک) *
- ۲۱ - گڑھی عورت کو شفا بخشنا (۱۳: ۱۰ سے ۱۳: ۱۷ تک) *
- ۲۲ - نجات پانا کتنا مشکل ہے (۱۳: ۲۲ سے ۱۳: ۳۰ تک) *
- ۲۳ - جلندر کے مریض کو شفا بخشنا (۱۴: ۱ سے ۱۴: ۶ تک) *
- ۲۴ - جلیسی کی نصیحت و تعلیم (۱۴: ۷ سے ۱۴: ۱۱ تک) *
- ۲۵ - دعوت میں غریب کو بلانے کی نصیحت (۱۴: ۱۲ سے ۱۴: ۳۸ تک) *

- ۲۶ - بطرخی دعوت کی تمثیل (۱۵: ۲۰) سے ۲۴ تک +
- ۲۷ - کھوٹی ہوئی بھڑکھڑا سہ اور سُرف بچے کی تمثیل (۵ باب)
- ۲۸ - بدایات مختار کی تمثیل (۱: ۶) سے ۱۹ تک +
- ۲۹ - دولت مند اور قدر کی تمثیل (۱۹: ۱۹) سے آخر تک +
- ۳۰ - دس کوڑھیوں کو شفا بخشا (۱۱: ۱۷) سے ۱۹ تک +
- ۳۱ - خدا کی یاد شاہد کی آمد (۲۰: ۱۷) سے ۲۳ تک +
- (نوٹ :- یہ بیان کسی تدریس اور مقررے سے ملتا ہے)
- ۳۲ - بے انصاف قاضی کی تمثیل (۱۸: ۱) سے ۸ تک +
- ۳۳ - قریبی اور محضوف بیٹے والے کی تمثیل (۱۸: ۹) سے ۱۴ تک +
- ۳۴ - زکائی کی بلامٹ (۱۸: ۱۲) سے ۱۸ تک +
- ۳۵ - اشیریلوں کی تمثیل (۱۸: ۱۱) سے ۲۷ تک +
- ۳۶ - آخری عشا کے وقت دوسرا بیلا (۱۷: ۲۲) +
- ۳۷ - آنے والی مصیبتوں کے لئے شاگردوں کی تیاری (۲۲: ۳۵) سے ۳۸ تک +
- اب ہم ربنا المیج کی گرفتاری، تعصیب اور قیامت تک پہنچے ہیں اس موقع پر مقدس لوقا کا مضمون بعض حکموں میں چوتھی انجیل سے ملتا ہے۔ مثلاً ۲۰: ۵۰ جو یوحنا ۱۸: ۱۰ سے ملتا ہے۔ یز ۲۳: ۱۲ اور ۳۶۔ ربنا المیج کے مضامین کے بیان میں لوقا کے خاص مضامین حسب ذیل ہیں :-
- ایروادیس کے سامنے یسوع المیج کی پیشی (۲۳: ۵) سے ۲۴ تک) شہر بردار کی عودتوں کو آنے والی تکلیف کی آگاہی۔ (۲۳: ۲۸) سے ۳۱ تک) تائب ڈاکو (۲۳: ۲۹) سے ۳۳ تک) مصلوب ہونے وقت خداوند یسوع المیج کے اعظام میں ذیل کا جان حرف لوقا میں موجود ہے۔ باپ سے لوگوں کے لئے معافی مانگا۔ تائب ڈاکو سے فردوس میں داخل ہونے کا وعدہ۔ ربنا، میج کا اپنی روح کو خدا باپ کے سپرد کرنا +
- المیج کی قیامت کے بیان میں لوقا نے ذیل کی خاص باتیں لکھی ہیں :-
- ناموس کو جانے دے شاگردوں سے یسوع مسیح کا بلنا (۲۳: ۳۵) سے ۳۵

- ۲ - رہنما شوع مسیح کا ساگردوں سے کمرے میں بل (۲۴۰-۲۴۱) سے ۲۴۹ تک ۔
 } کہ کسی قدر اوقات ۲۰ ۱۹ سے ۲۳ تک کے خیال سے لیا ہے ۔ مہریت والا
 } سطور اور تفسیر ملاحظہ فرمائیں ۔
 ۳ - ریت اسبح کا مسطورہ سارک (۲۴۱-۲۵۰ سے ۲۵۳ تک) ۔

فصل سوم

مُصَنَّف

- ۱۔ تیسری انجیل کا مُصَنَّف اعمال کی کتاب کا بھی مُصَنَّف ہے ۔
 - ۲۔ اعمال کی کتاب کا مُصَنَّف مُقَدَّس پوگوس رسوں کا سامعنی تھا ۔
 - ۳۔ یہ سامعنی لوقا تھا ۔
- (۱) چاروں انجیل کے مُصَنِّفین کے نام مَن کے اندر درج ہیں ۔ پس اگر یہ ثابت ہو جائے کہ حقیقت مُقَدَّس لوقا سے تیسری انجیل کو منس لکھا تو اس انجیل پر کوئی دھیتہ نہ لگے گا اور نہ ہی کلیسیا کی رومت عطا ثابت ہوگی کیونکہ ہر زمانہ میں کلیسیا نے ہم آوارہ ہو کر اعلان کیا کہ یہ کتاب مُقَدَّس لوقا کی لکھی ہوئی ہے ۔
- اعمال کی کتاب کے شروع میں مُصَنَّف اپنے پیسے رسالہ کا ذکر کرتا ہے اور دونوں کتابیں خفیہ فلس کے لئے لکھی گئی تھیں ۔ نثر ترجمہ میں بھی جب دونوں کتابوں کا موازنہ کیا جاتا ہے تو طرز بیان میں بہت کچھ موافقت ظاہر ہوتی ہے اور اصل گویا زبان میں یہ بات بخوبی ظاہر ہوجاتی ہے ۔
- علاوہ انہیں دونوں کتابوں کا نقشہ ایک ہی قسم کا ہے ۔ وہل کی باتوں کو بظہر عین دیکھیں ۔۔
- بطرس انجیل لوقا (۱) گلیل میں کام ۔ (۲) گلیل اور یرودشلم کے ۔ ہیں کام ۔
 (۳) یرودشلم میں کام ۔

کرائے کے لیے ایسے مرنے والے لکھے تھے۔ یہ تصور کیا جانے کہ کسی رشتوں نے کھا۔
منزل پھر کی انہیں۔ پوئس کے محل اور تم حنا کے محل۔ سن سن متیں بنے کہ
کوئی شخص اپنی کتاب کے خط چھوٹا نام چھ کر ایسے آدمی کا نام لکھ جو مشہور تھا
اور جس کے بارے میں امانت معلوم نہ تھی۔ تقریباً اعلیٰ کے رست ۹

قدیم مصنفین نے اس اچھل سے، مناس کیا تے مثلاً جیلن شبہہ اور اس کا
منازل طیارش (۲۵۳۸۸) اسکا یہ کا کلیسٹ (۲۵۳۸۸) اور یہ متواتر ذکر
مستف بتاتا ہے کہ مقدس لوقا کا مصنف تھا۔ اور اس (۱۸۷۷۸۵) میں
بھی یہ بتاتا ہے کہ اس کتاب کو مقدس لوقا نے لکھا ہے۔ بن شدادوں کی بنا پر
بلا شک ماننا پڑتا ہے کہ تیسری شخص اور اعمال کی کتاب لوقا ہی کے قلم سے لکھی
گئی تھی۔

مقدس لوقا کو کافی موقع ملا تھا کہ خداوند شروع اس کی زندگی، تعلیم،
پیدائش، موت، قیامت اور صعود کے بارے میں مستند معلومات جمع کرے۔
مقدس پوئس واقعی سچ خداوند کی بات کافی علم رکھنے والے۔ مثال کے طور پر
ناظرین گرنہیوں کے پہلے خط میں ذیل کے حوالہ جات کو ملاحظہ فرمائیں۔ ۲۳: ۱۱
سے ۲۵ تک + ۱۵ سے ۳۱ تک۔ اور مقدس لوقا کافی عرصہ تک مقدس پوئس
کے ساتھ رہا۔ پھر لوقا پوئس کے ساتھ ارض مقدس تک گیا اور فلس مشرق کے
گھر میں رہا۔ (اعمال ۲۱: ۴) غالباً لوقا پوئس کے ساتھ قبضہ تیرہ میں اس وقت تک
مقیم رہا جب تک وہ دونوں مع اسرخس کے جہاز پر سو رہو کر ڈوبا جائے کے لئے
مدد نہ ہوئے۔ یعنی دو سال سے زیادہ عرصہ تک (اعمال ۲۲: ۲۷ + ۲۸) لیکن
اس عرصہ دوران میں مقدس لوقا نے بہت کچھ دریافت کیا ہوگا اور نہ صرف کئی
لوگوں سے پوچھا ہوگا جو خداوند المسیح کی زندگی سے رشتہ المیہ کے متعلق واقف تھے
اور جنہوں نے خداوند سے ملاقات کی اور اس کی تعلیم سنی تھی، بلکہ کچھ ہوئے
رہ گئے بھی دیکھے اور ان کی باتیں لکھیں انہیں (لوقا ۱: ۱ - ۲)۔

لوقا (سروانی) نام ہے، شاید لوقا میں اس کا مصنف ہے۔ پوئس، رسول
کا خط نام کلموں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدس لوقا قوم یہود سے دائرہ

سیاحت میں داخل ہیں جو تھا ملاحظہ فرمائیں۔ یہ آیت ۱۰ اور ۱۱ میں یوں مرقوم
ہے ۱۰ "میں کو سلام کہتا ہے اور ہم اس کا رشتہ کا بھائی مرقوم۔۔۔"
اور ۱۱ "میں کو سلام کہتا ہے۔" مضمونوں میں یہ صرف ہی عداوتی ہوسا کی کہ ہے
میں نے ہم خدمت رہے ہیں "پھر پوچھتوں آپس میں یوں لکھا ہے۔
"ہیں! طیب لوقا اور دیس جس جس سے کہتے ہیں۔ صاف دھرم کے طور سے ظاہر
ہے کہ لوقا اور دیس میں یہودی نہ تھے۔ لوقا کی پرست غیر یہودی طبقہ میں سے
تھا۔ ہمیں یہ بھی علم نہیں کہ وہ قبول مسیحیت سے قبل اس جہت میں سے تھا
جو افسر کی کہ میں عداوت کے لقب سے معقب ہے یہ ایسے غیر یہودی تھے
جو بہت پرستی سے متصف ہو گئے تھے اور یہودیوں کے ساتھ ان کے عبادت گاہوں
میں خود کی عبادت کرتے تھے لیکن ابھی تک رسم ختمہ پر عمل کئے بغیر ہی مرید تھے۔
یعنی اگر افسانہ میں یوں کہنا چاہئے کہ انہوں نے خود کی وحدانیت اور اطلاق حکام
کو قبول کیا تھا لیکن مؤمنی کی یہی شہادت کو قبول نہیں کیا تھا۔
مقدس وقت نے نخل کی مشارکت کے کام میں یوں کی مدد کی تھی کہ وہ فلسفوں
کے خدو میں وہ ہم خدمت نہ کیا۔ ہے کہ ۲۴) وہ اس وقت مقدس یوں کے
ساتھ ساتھ رہا تھا جب کہ اور سب نے کسی نہ کسی وجہ سے آپ کو چھوڑ دیا تھا۔
۲۵) تمہیں ۱۰۴۔

مقدس یوں یوسیبس EUSEBIUS۔ مقرر: ہے کہ لوقا، لفظ کا ماخذ تھا۔
یہ ممکن ہے کہ وہ اس شہر میں بہت سے گونا گویا تھے جن میں سدرت کی گئی تھی احوال
۱۱) ممکن ہے کہ لوقا ان یونانیوں میں سے ایک تھا جو اس وقت ایمان لائے تھے۔

پہلی صدی مسیح میں بدعتوں کا رواج گرہ لگا رہا تھا۔ اس وقت میں ورہلکوں کی
مدد سے جینی نہ توٹتی تھی۔ اس لئے کہ عدل کی سبب لکھی گئی تو لازم آتا ہے
کہ سنہ تک یہ سبب سیدھے طور پر اس آئی ہوگی۔ ہر حال میں اسے کہ نوق کا یہ
رادو تھا کہ اس مسئلہ میں اب اور حلد نہیں کر رہے پاس اس موضوع پر کوئی
ثبوت نہیں ہے۔

یہ اصل اس سے کہ مقتدر نوق کے لہجے کتاب کو بتا رہے تھے
رہنمائی کے لئے مواد حاصل کیا تھا۔ اب سوال پیدا ہونا چاہئے کہ اس کی
احیاء کیا لکھی تھی؟ امبرٹس (۱۸۵۰ء) نے اس بار کو لکھا تھا اور وہ بتاتا
ہے کہ یہ مقتدر بطریق کی شہادت دیتا ہے کہ یہ لکھی گئی تھی۔ لیکن اسے
کہ امبرٹس نے اصلی کی ہو کیونکہ موصوف کے کام کا زمانہ سنہ ۱۸۵۰ء کے بعد
تھا۔ ہر حال میں اسے مقتدر نوق نے کہاں سے لکھی تھی یہ بتایا ہے اور یہ
اعمال میں رد و نسیم کی برابری کا ذکر کیا ہے۔ اصل ۱۱ء میں نوق کے ساتھ ہے
کہ آج کی بیٹی گوئی کہ کال پر ریٹا ہوئی تھی اگر خداوند متعال کی پیشین گوئی (نوق)۔
۱۸۵۰ء کی برڈ شپ شہر میں ہو گیا ہوگی ہوئی تھی تو غالباً اکیلے نوق میں کا
تذکرہ کر دیا۔ پھر اکیلے میں یہ لکھا ہے کہ اس وقت جو بیٹو ہیں جن
پانچوں یہ تھا کہ حاشیہ لکھ کر جب غائب شروع ہوئی تو کسی کو یہ پتہ
(۱۸۵۰ء) شہر کے تھا کہ ان کے بیٹے ہیں۔

بعض علماء کا خیال تھا کہ مقتدر نوق نے پانچویں سوڑ (۱۸۵۰ء) میں
کی تاریخ پر مبنی تھی لیکن اس نظر سے کہ حق میں کوئی شہادت دستیاب نہیں ہوئی
بے شک اگرچہ دونوں نوق درج سبب، چند واقعات کا ذکر کرتے ہیں لیکن
ان کے بیانات اس قدر کسی حد تک جھٹکتے ہیں تو بھی ان میں سہولت سے کسی
نے لکھا ہے کہ اگر نوق نے واقعی و سبب سنہ ۱۸۵۰ء کی تاریخ دیکھی تھی تو اس نے
اس کو فراموش کر دیا تھا۔ پس مقتدر کی تاریخ نصف سنہ کے
بعد انہیں کی تاریخ تصنیف سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔

ان بیانات سے کوئی خاص نتیجہ نکالنا آسان کام نہیں ہے کہ سنہ

یاسٹڈ میں دونوں کتابیں لکھی گئیں ہوں دونوں پندرہویں اور ایک مصلحتی مصنف
تاسانی ان دونوں کتابوں کو چودہ کے عرصہ میں جمع کر سکتا تھا۔

ہمیں قطعی طور سے معلوم نہیں کہ مقدس لوقا نے ان کتابوں کو کہاں لکھا
تھا جیروم JEROME بتاتا ہے کہ دمشق نے اسیہ اور یونانیہ میں لکھا تھا۔ لیکن
جیروم کی جس تفسیر میں یہ بیان درج ہے اس کے بعض نسخوں میں یونانیہ لکھا ہے۔
معلوم نہیں کہ جیروم نے کس شہادت کی بنیاد پر یہاں سے لکھا ہے۔ لیکن اسے کہ یہ کتاب
شہرہ میں لکھی گئی ہو تاہم مدہ متبرکہ کی بنا پر اسوں تنقید کو براہ نظر رکھتے ہوئے
ہم قطعی فیصلہ نہیں دے سکتے کہ لوقا کی انجیل کہاں لکھی گئی تھی۔
یہ امر بھی قابل غور ہے کہ مقدس جیروم کی کتب چوتھی صدی میں تصنیف ہوئی
تھیں۔

فصل پنجم

مکتوب علیہ

تیسری آیت میں اچیل نویس نے "مکتوب تفسیر" کے مصنف کو فہمیدہ کا
لفظ "مکتوب" (یونانی KATAISTOS سے یہ مراد ہے کہ تفسیر کسی اور
مابین از عمدہ پر قائم تھا۔ یہ ایک طرح کا لقب تھا تاکہ رسم کتابت اسے
مقتدر سرکاری مقام کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ یہی لفظ فیکس، کمیشن کے
لئے اعمال کی کتاب میں استعمال ہوا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں ۲۴: ۲۴ و ۲۴: ۲۴
۲۵: ۲۴) حالانکہ اردو محاورہ کے موافق ان عبارت میں اس کا ترجمہ ہمارے
کیا گیا ہے۔

اب قابل غور بات یہ ہے کہ کہ تفسیر کوئی بھی شخص لکھے کہ وہ کوئی
غیر یودی تھا، یا کیا وہ مسیحی تھا، اگر یہ معتد تفسیر نے ایسے موقع پر لکھی

ناموں کی استعمال کی ہے لیکن یہ بحث مقام پر لفظ مختار اس بات کی طرف
استعارہ کرنا ہے کہ وہ جیسی شخص اور نہ کوئی کسی موصی نام کے ساتھ جیسے
اصحاب کا لقب موصیٰ علیٰ طور سے لے موصیٰ اور مطلق طور سے لایمعی اسدال
مقطعہ نام ہے

عاب ہوتے ہیں یہودی یہ تھا عبادہ یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ چونکہ انہیں
مقدس یونانی میں کسی عینی غنی نہیں ہے کہ یہ نام کوئی عبرانی نام ہو۔ ہو سکتا ہے
یہ عظیمہ کا ترجمہ ہو۔ نام اگر اورہ بلا شخص یہودی ہو تو مقدس یونانی
یہ نہیں لکھا کہ عند فطر کاں آیا اس میں یہ ذبح کرنا فرما تھا (لوقا ۲۲) اس قسم
کی ترکیبی تہذیبی کو دشمنی ضرورت لاحق نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں اس موضوع
پر ذیل کی باتیں دلی عور ہیں۔

۱۔ چند مقامات پر عبرانی الفاظ کی بجائے یونانی الفاظ لکھے گئے ہیں۔ مثلاً
قنان کی بجائے زیلاکس۔ گالنتا کی جگہ کلوپڑی +

۲۔ عبرانی لفظ ربی جو رائج الوقت محاورہ تھا اس میں شریف میں بہت کم
استعمال ہوئے۔ اس کے برعکس اس کا ترجمہ استاد اکثر مقامات میں لکھا گیا
ہے۔

۳۔ ناپاک دیو کی رومن (۲۲، ۲۳)۔ لفظ ناپاک اس لئے لکھا گیا کہ یونانی
لوگ پاک و نوتاؤں کو ہی مانے تھے۔

۴۔ پیرا نے عند سے کی پتیس گویوں کے پورے ہونے کے ضمن میں بہت
کم مواد تحریر کیا ہے کیونکہ یہی طور سے یہودی لوگ اس معاملے میں دلچسپی
نہیں رکھتے تھے۔ اس شہادت سے متعلق اور بھی بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کا
تذکرہ کیا جا سکتا ہے لیکن خدوم نے ان چیزوں کو اس مقام پر مسترد کر دیا ہے
کیونکہ اس کا تعلق یونانی زبان سے ہے اور یہ تفسیر بحیل یونانی کے خود ترجمہ
پر ہے۔

خاملاً چند حکم بھی در اس سے کم اور مسیحی دین کی تعلیم میں صحت کی
بھی ۱۴:۱ لیکن بعض قسم کا عیاں ہے کہ انہیں کی تصنیف کے وقت صاحب

موشوں کو محض ایک قیدی کی حیثیت میں تھا اور زیرِ تعلیم تھا یعنی ہیشہ کے لئے تیار کیا گیا تھا اور وہ ابھی ہیشہ یافتہ نہ تھا۔ بعد کا یہ طبقہ یوں استدلال کرتا ہے کہ اعمام کی کتاب کے شروع میں محض "تصفیٰ" ہی لکھا گیا ہے اور اس مقام پر لفظ "مقدس" استعمال نہیں ہوا ہے بلکہ "مقدس" میں مسیحی لوگ و مسوی القاب کا استعمال آپس میں منکر کرتے تھے، لہذا اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ انجیل لوقا کا مدعا کرنے کے بعد "تصفیٰ" نے ہیشہ حاصل کیا تھا، ہم اس استدلال کے متعلق صرف یہ کہنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ یہ خیال ممکنات میں سے ہے۔ یہ امر مشہور ہے کہ لوقا کی انجیل پہلے ایک شخص بنام "تصفیٰ" کے لئے تصنیف ہوئی تھی، ہم یقیناً کامل ہے کہ مقدس لوقا کا شروع ہی سے یہ خیال تھا کہ یہ انجیل دیگر عیسویوں کے ردِ سامانی، مستعادہ کے طریقے ضروریات کا باعث ہوگی۔

فصل ششم

متن

موجودہ زمانے میں کتاب مقدس کے ورق میں غلطی کا بہت کم امکان ہے۔ اس کی خاص انخاص وجہ یہ ہے کہ آج کل کتابوں کے "پرووفز" کی پوری جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ سب سے پہلے پھا پنے والا بہت معمولی کام ہے ایک نسخہ چھاپتا ہے اور بعد ازاں مصنف اس کو اچھی طرح دیکھ کر غلطی کی تصحیح کرتا ہے یا اگر کوئی تحریر زبانِ اردو میں ہے تو کاتب ہر جگہ اس میں تیار ہندو کا نشان مصنف کے پاس بھجوتا ہے جس میں وہ ہر نقطہ نظر سے درست کر رہا ہے۔ جب موجودہ اردو نائیں تیار کی گئی تھیں تو سب سے پہلے اسے معمولی طور پر چھپا کر لکھا گیا تھا اور پھر جانچ پڑتال کے بعد اسے چھپا گیا تھا۔ بائبل کے اس نسخہ کی خوب جانچ کی گئی اور اس کے بعد نہایت ماہر کاتبوں نے اسے سعید کاغذ پر لکھا۔ اگر کسی

صغیر کوئی قطعی نظر نہ تو وہ صفحہ پچیس تک دماغ اور اس سے دوپہ لکھا ہے۔ بہر
کیف کسی بھی حسی صفت کی غلطی کو نظر انداز نہ کرنا۔ اس طرح ہر ماہر کو نوٹ کر اہم
کے درجہ سے چھپیں۔

قدیم زمانے میں تمام کتابیں ہاتھ سے لکھی جاتی تھیں۔ پہلی صدی مسوی میں
کاغذ کی حالت ایک قسم کا سفید کپڑا استعمال ہوتا تھا یہ غزائوں کی کھاؤں سے
تیار کیا جاتا تھا۔ مشہور و معروف کتب کو ماہر کاتبین کاغذوں میں لکھتے تھے۔
بزرگ اس موضوع پر غور کریں کہ شروع میں کسی کتاب میں کس طرح لکھی جاتی تھیں تو
میں پتہ چلتا ہے کہ ان تمام میں کسی طرف کی تعداد مت ہم بھی اور ان کے ہاں
ماہر کاتب بھی بہت کم ہوتے تھے۔ ان کی مذہبی کتب کو کم خواہہ اشخاص لکھتے تھے۔
جہاں یہ دو قرعہ کا تجربہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی مصنف کو نقل کرتا ہے تو اس سے
چند خطوں پر بھی ہو ہی جاتی ہیں۔ نوچہ مستحق ہے اور لکھے والا محاکم جانا
ہے۔ مثلاً کسی ایک خط دو بارہ لکھا جاتا ہے یا کسی کوئی لفظ باسند اخطا نظر انداز
ہو جاتا ہے۔ بعض وقت مشق کی سطروں میں بھی اخطا دوبارہ آتے ہیں اور
لکھتے وقت نقل نویس کی نظر ہانے پہلی سطر کے دوسری سطر پر پڑتی ہے۔ جیسے وہ
ہے کہ ایک دفعہ ایک دفعہ کتاب زیر اشاعت تھی۔ چھاپہ خانہ میں بھی یہی صلی ہوئی
مصنفین غلط دہرائی کی ترتیب تھی اور کتاب صدی بعد میں تھی۔ اسس لفظ کی
وضاحت کے لئے ہم ہندی اقتباس کو اردو کا ہمہ پہنچا کر آ سے یوں پیش نظر کرتے

تھے۔
تو وہ جہاں کے گناہوں کو ٹھائے جاتا ہے ہم پر دم کرنا تو جو جہاں کے گناہوں
کو ٹھائے جاتا ہے ہم پر دم کرنا تو جو جہاں کے گناہوں کو ٹھائے جاتا ہے ہماری
دعا قبول کرے

پیش کی طرح سے شان سے چلی اور اس لفظ پر بڑھ گئی جس پر وہ مراد میں
ماہر نے نتیجہ دیا کہ جو خطوط و حوا کے مابین ہیں، نکل ہی نظر انداز ہو
گئے درجہ پچیس درجہ ہر حصہ ہو کر چار سو پانچ سو صاحب نے بھی
میری غلطی کی جو بہت شخص سے کی تھی اور یوں وہ خطوں کے درجہ سے

اناجیل کو نقل کرنے وقت عام طور پر ایک دراصلی اور حقیقی بعض اولیوں نے مارداہ جیسے قرأت کو نسخہ نقل کی خود ملاوٹ کی تھی اور بعض اوقات جسمانی تکان کے سبب کئی جہن صلف سے لکھ دیتے تھے مثلاً مقدس لوقا سے جبرائیل کو نسخہ تحریر میں لانے وقت ایسے مجمع لفظ کی جگہ مقدس متی کے لفظ توتو، انس لوک، بانا، بنے، سوا، پیر، دھم کر دیتے تھے۔

چنانچہ چند صدیوں میں اناجیل اور نئے عہد نامہ کی دیگر کتابوں کے نسخوں میں بہت سی چھوٹی چھوٹی غلطیاں نظر آنے لگیں۔ قدیم کتاب مقدس کے شواہد جیسے کسی دوسری کتاب کے اتنے بڑے اور عمدہ نسخہ صحت پر صحت ہستی پر کہیں بھی موجود نہیں۔ پیرس کے عہد نامہ کارجرہ یونانی زبان سے متعدد دیگر زبانوں میں کیا گیا، اور ن تراجم کے سسکڑوں سے ہمارے پاس موجود ہیں۔ تاہم لاطینی تراجم سربانی تراجم، مصری تراجم، رینی تراجم، عربی تراجم، فارسی تراجم،

برہما لہ خیال کرنا سراسر غلط ہوگا کہ نئے عہد نامہ کی کتب کے معنیوں و مفہوم مشکوک ہیں۔ جو غلطیاں سرزد ہوئی ہیں ان میں سے بہت سی ایسی خفیف ہیں کہ ان سے ترجمہ میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا۔ یونانی زبان سنسکرت زبان کی طرح ایسی زبان ہے جس میں الفاظ کے آگے پیچھے لگانے سے مطلب میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا اور نسخوں کی غلطیوں میں سے بہت سی غلطیاں اس قسم کی ہیں کہ ان سے کسی مسلمات کے کسی بھی مسئلہ میں کوئی شک و شبہ پیدا نہیں ہوتا اور نہ خود قدر شمع الحوج کی زندگی کے واقعات و تعلیمات پر شک و شبہ کا امکان کسی طرح ہو سکتا ہے۔

اس مقام پر اگر ہم ان اصولات اور طریقوں کا مفصل حال لکھیں تو ڈر ہے کہ کہیں ڈاڑھی سے مونچھیں نہ لپی ہو جائیں اور بحث زیادہ طویل پکڑ لے۔ تاہم اختصاراً اس سلسلہ میں یک خاکہ پیش کرتے ہیں:-

پہلے نسخوں کا مقابلہ کرنے سے اکثر یہ چلتا ہے کہ جو نسخہ فرق ہے اس میں کون کون سی چیزیں نقل نویس کی سہو و غلطی سے ہیں۔ اصول تو یہ ہے کہ قدیم زمانہ کی کسی بھی کتاب کی اصل جو مصنف نے تحریر کی تھی کہیں بھی موجود

ہیں۔ اکثر پرانی کتابوں کے حسب سے پڑھنے سے اس کی تاریخی تصنیف کے بہت بعد لکھے گئے تھے مثلاً سقراط کے ۳۵۰ ق م کے دور میں کا حسب سے لکھا گیا۔
 نسطور مصنف کی موت کے ۱۳۰۰ برس بعد نقل کیا گیا تھا یعنی ۱۱۷۰ ق م کا
 حسب سے پڑھا گیا تھا۔ ۱۳۰۰ برس بعد لکھا گیا تھا۔ یہ ان پرانی کتابوں کے تراجم
 دوسری زبانوں میں بہت کم کئے گئے اور یہ بہت درست ہے کہ تراجم کے گنوہات
 اس کو خود ہیں۔

نسطور حدید کے حسب سے پڑھنے سے چوتھی صدی عیسوی کے پہلے نصف حصہ
 میں لکھے گئے تھے جن میں سے تقریباً ۳۰ پڑھانے لکھے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ
 لاطینی ترجمہ کے ۸۰ سے زیادہ نسخے موجود ہیں۔ پس یہ تحقیق کرنا کہ کتب مقدسہ کے
 مصنفین نے کیا ہی مواد جمع کیا، ایک ممکن و معقول بات ہے۔ لیکن کسی فارسی کو
 یہ حق حاصل نہیں کہ کتب مقدسہ کی سمیت پر کسی قسم کا شک کرے + اسی پر کتب
 ہیں۔ بعض فقرہوں نے نشان کب مشرق جو غلطی انجیل سننے کے بعد لکھی گئی حال
 ق م میں ایک کچھ جو مصری قاعدہ پر جس کو سپاٹس (۶۸۵ ق م) میں لکھا ہو
 ملک مصر کے یہ مد ہوا۔ کہ یہ کاغذ اس وقت باقی رہ گیا ہے اور اس میں چوتھی
 سہول کی پیداوار میں عالم لوگ صوبوں نے پڑھانے فسون کا علم حاصل کیا ہے، طریقہ حق
 سے معلوم کر سکتے ہیں کہ۔ تھے کب لکھے گئے لیونکہ اور انسانی چیزوں اور کاموں کی
 طرح، ہم ان خط و رسم کی ضرورت کا مدراج دینا چاہا ہے۔ اس چوتھی کتاب کے
 حصہ سے کہ ماہ میں جو حصہ۔ اسی حصے کا نام کی وہ متعلق ہیں کہ یہ مسئلہ سے
 پہلے لکھی گئی تھی نتیجہ یہ ملک سے کہ کو متعلق انجیل مذکورہ بلاتا یعنی ملک اس سے نقل
 متصرف ہیں نہیں نئی تھی۔ کب پرانی روایت یہ ہے کہ چوتھی انجیل کی تاریخ تصنیف
 سنہ ۱۰۰۰ ق م سے ۱۰۰۰ ق م کے درمیان ہے۔ اس موضوع پر ملک کی رائے یہ ہے
 کہ تاریخ متفقہ چوتھی انجیل کے ہیں یا شاید ۲۵۰ ق م میں پہلے لکھی گئی تھیں
 ہارٹک (HARTACK) جیسے مشہور عالم نے لکھا ہے کہ نئے عہد نامہ کی کتابوں
 کی حوالہ تاریخ تصنیف نایت کے مطابق بہ اعتبار صحیح ہے۔ یہ رہے کہ ہارنیک
 اعداد رائے کے معاملہ میں آزادی کا پروانہ تھے اور کسی صورت میں وہ دوسروں

کے متعلق موافق تقلیدی رنگ میں اپنی رائے قائم نہیں کرتا تھا خواہ طلبہ کے بزرگ ہی اسے کوئی بات بتاتے۔

ہم دہلی میں سب سے مشہور شخص کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ نہ معلوم پر ہر ایک شخص کے لئے اختصار کی حد تک حروف استعمال ہوتا ہے۔

نسخہ ویٹنی کن اور نسخہ سینا یہ بڑے حروف میں پڑے (۱۶۷۰-۱۷۸۸)

پر لکھا گیا اور پاپ صاحب کے کتب خانہ میں ہے۔ اصل یہ عبرانی الفاظ پر جوہر تیار کئے گئے، ایک ایسا خانہ سے برآمد ہوا اب وہ لندن کے سرکاری عجائب گھر میں موجود ہے۔ یہ دونوں نسخے سہیت ہستی اور مفسرین اور سنت سے علم کا خیال بنے کر یہ نسخے سب سے ستر ہیں اور مستند ہیں۔ یہ دونوں نسخے چھٹی صدی عیسوی میں تھے۔ کچھ گٹے تھے۔

نسخہ اسکندر ریس یہ بھی سنہ ۱۸۷۱ء میں کتب خانہ میں ہے۔ یہ پانچویں صدی کا نسخہ ہے۔ حالانکہ میں لکھا گیا تھا اس میں متن اچھے سے پر مذکورہ بالا نسخوں کے برابر نہیں (اسی نسخوں کی مزید تحقیق کے لئے صرف اب اورچ ڈیپن برکٹ لندن کی کتاب مصحفیت کتب مقدسہ حصہ دوم باب دوم کا مطالعہ کریں)۔

نسخہ سی ایچ پیس کے سرکاری عجائب خانہ میں موجود ہے قدیم زمانہ میں جب وہ دیکھ کر ۱۷۷۷ء یعنی پچھم بعض وقت کتب خانہ ہوتا تھا تو کسی پرانی کتاب میں جو مضامین لکھا ہوا تھا وہ دھوئے سے یا کھرچنے سے مٹا دیا جاتا تھا اور اس پر نئی کتاب لکھی جاتی تھی۔ اس کتاب میں یونانی بائبل لکھی تھی لیکن اس کے مٹانے کے بعد اس پر ایک اور مذہبی کتاب لکھی گئی تو بھی اب تک اس نسخے سے پائل پڑھی جا سکتی ہے لیکن بڑی مشکل سے۔ یہ نسخہ پانچویں صدی عیسوی میں لکھا گیا تھا یعنی سترہویں صدی سے۔

نسخہ ڈی یہ بکس غیر معمولی نسخہ ہے۔ اس میں نہ صرف یونانی مضمون ہے بلکہ اس کے علاوہ اس کا مالک نے یہ بھی لکھا۔ انیسویں کی بات ہے اس نسخے کا دست ساز حصہ ضائع ہو چکا ہے تو بھی چاروں انجیلیں اور اعمال کی سب کا کثیر حصہ باقی ہیں یہ نسخہ کفرج کی یونیورسٹی کے کتب خانہ میں ہے۔ اس نسخہ میں کچھ عجیب بیبلیا

پڑانے پڑے نسخوں کو دریافت کر کے اپنی پاک کتب میں چھپا دیں ہیں کی جس طرح مسیحی کتب خانے نے یہ دوا دے دی ہے جس کے چند نمونے اس قسم کا کام کرتے ہیں۔
 ۱۔ ہذا معلوم ہوا کہ دیگر دوا جس کی کتب کے مقابلہ میں مسیحی کتب خانہ
 کی سہولت پر زیادہ بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔

فصل ہفتم خاص مضامین

اس میں پہلے کہ ہم مقدس لوقا کی تحفہ کی خصوصیات پر غور کریں ہم اس کتاب کی تقسیم کو دیکھیں ہم بائبل میں اس کے چار حصے اعداد گرتے ہیں۔ تہہ ہوا سے پہلے آتی ہے۔

- ۱۔ بحس کتابیں ۵: ۱ سے ۲۰ تک
- ۲۔ شروع الح ۵: ۲۰ سے ۱۱: ۱ تک
- ۳۔ سمیت دوسرے کا گلیلی میں ظاہر ہونا ۱۲: ۱ سے ۲۰: ۱ تک
- ۴۔ گلیلی کے باہر رخا کی مقدس ۲۰: ۱ سے ۲۴: ۱ تک
- ۵۔ شروع الح ۲۴: ۱ سے ۲۴: ۱۰

۶۔ کتاب اور صفحہ ۲۴: ۱۰ سے ۲۴: ۱۰

(۱) لافہ ہادی لاکرانز (LAGRANGE) علامہ کی ہے اور وہی ہی موزوں
 مطلوب ہوئی ہے صاحب موشوف نے اس بحس پر فرانسیسی زبان میں ایک مضمون
 اور مسند تعبیر لکھی ہے۔ مضمون ذیل آؤں میں راجع ہے پیر ۲۴: ۱۰ سے ۲۴: ۱۰
 کی تفسیر (۱) لافہ ہادی لاکرانز (LAGRANGE) علامہ کی ہے)

ششم۔ انجیل ویسی میں مقدس ٹوٹا کا تو رکھی ہو ہے ۱۲۱ اور ۱۱۳۔
مقدس ٹوٹا اور مقدس یونس تیسری انجیل کے یونانی متن میں ۱۵۰ یونان
الفاظ پائے جاتے ہیں جو عدد عدد میں صرف اس مقدس ٹوٹا کی انجیل اور مقدس
یونان رسوں کے مکتوبات میں ملتے ہیں۔

یہ بات سچ ہے کہ مقدس ٹوٹا نے مقدس یونان کے خطوط کے حاصل مسائل پر
نہ تو اپنی انجیل میں اور نہ اعمال کی کتاب میں زور دیا ہے۔ یہ اس کتاب میں اُن کا
اگر کہ سوڑوں نہیں سمجھتے۔ تاہم کچھ پییدہ پییدہ مثالیں نیچے مرقوم ہیں جو اس انجیل
میں اور یونان کے خطوط سے ملتی ہیں۔ اس میں ہم دونوں شخصوں کے خیالات کا
تساوی دیکھتے ہیں۔

مقدس ٹوٹا یا

۳۶۱ - ٹیڈر باب رحیم ہے۔

۱۲۰ - یونان لاکر نجات پائیں۔

مقدس یونس

۲ - گرتھی ۳۱۱ - رحمتوں کا باپ۔

۱ - گرتھی ۳۱۱ - ایمان لانے والی کو

نجات دے۔

توبہ ۵ - ۸ - مژدوری

کا حقدار ہے۔

۷۱ - مژدوری اپنی مژدوری کا حقدار

ہے۔

(۱) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ "مژدوری کا حقدار" ایک شرعی اوصاف معجزہ ہو گیا تھا۔

۱۶۱۰ - جو نہیں مانتا وہ مجھے میں

مانتا اور جو مجھے نہیں مانتا وہ میرے

پیچھے رہے کہ نہیں مانتا۔

۹۰۱۰ - تمہارے نام آسمان پر کھے ہوئے

ہیں۔

۲۹۰۱۱ - اس زمانہ کے لوگ

نشان طلب کرتے ہیں۔

۳۱۰۱۱ - سب کچھ تمہارے لئے پاک

ہو گا۔

فیلی ۳۰۴ - یونان کے نام کتاب حیات

میں درج ہیں۔

۱ - گرتھی ۲۲۰۱ - یہودی نشان چاہتے

ہیں۔

طس ۱۵۰۱ - پاک لوگوں کے لئے

سب چیزیں پاک ہیں۔

مقدس وقا

مقدس پوٹوس

۲۶ء ۵۳ء - تاریخی کا اختصار ہے ۔
 نگلیوں ۱۳ - تاریخی کا قبضہ ۔

یونانی میں ایک ہی لفظ *pothos* ہے ۔

یہ ملت الہیہ من اسس ہے کہ مقدس لوقی نے مقدس پوٹوس کے ساتھ ساتھ رمان
 سے شہرت سے لفظ کا دجیرہ علم حاصل کیا تھا اور ان کا استعمال کیا تھا۔ جب
 ہم یونانی رماندی کو ملحوظ رکھ کر ان لفظ کا مفاط و موازنہ کرتے ہیں تو یہ وضاحت
 اور بھی صاف و صریح نظر آتی ہے ۔

انجیل نوتا کی تفسیر

انجیل کی تمہید

باب اول

آیت ۱ تا ۴

اور چونکہ پہلوں سے یہ کمر بند بھی ہے کہ جو باتیں اس سے وہاں واقع ہوئیں
 اُن کو ترتیب وار بیان کریں اور یہ کہ ان کو اس طرح سے جو سراج سے جو دیکھنے والے
 اور کلام کے یہ وہ ہیں کہ وہ ہم تک نہ پہنچ سکیں اس لئے اس تمیز سے جس میں
 بھی کتب سے اس سے بہت باتوں کا سلسلہ شروع ہے ٹھیک ٹھیک دریافت ہو کہ
 اُن کو تیرے لئے ترتیب سے لکھو تاکہ اس میں اس کی کوئی تہ نہ پائی جائے کہ کچھ لکھ
 دیکھ معلوم ہو جائے۔

آیت ۱-۴ میں بھی ایک معلوم نہیں ہے۔ نہ تو یہ کہ کون کون سے نئے جنوں
 نے خداوندی شہادت کی ایک بدگئی تمام بدعتوں میں اور جو یہ کہ جسے پڑا اٹھایا
 جا لگا۔ اہم نے لکھ کر کے ساتھ میں اس کا تذکرہ کیا ہے نہ مقدس نوتا نے مقدس دوس
 کی سمجھ اور اس کا کہو (۵)۔ جس میں اس سے بدل کیا ہے۔ خفہ دیگر رسائل تھے
 کہ جو تھے تھے اہم ان میں سے یہ بھی عوام تک نہ پہنچ سکیں کہا گیا تھا
 غلطی سے درمیان "کا قلاب" طلب پہلے مسیحی ہے کہ لاکھ دن میں مقدس
 نوتا وہ جہت نہ لے تھا۔ نہ کہ "سری" آیت میں غلط سم سے وہی مراد میں
 اور کوئی دوسرے میں الیہ تلاوت کرے وہ دن غلط سے کوئی دوسرے خیالی احمد کرے،
 "تو ترس" اور "سم" تو اسے جس سے کہہ سکتے ہیں کہ اگرچہ نوتا۔ نہیں لکھا کہ لکھنے

اہوں نے کہ میاں جی میں نہیں کی تو بھی اس بات سے کہ اُس نے خود یہ کام دوبارہ کیا صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُس کی کامیابی کو کمال نہیں سمجھتا تھا خدا کا اثر و سائل نامکمل تھے یا خداوند یسوع کی زندگی و سفر کا یہ حق قصوں کا حصہ ہیں کہ یہ بھی ہے۔
آیت ۲۔ اس آیت میں رسولوں اور ان کے شاہوں اور مددگاروں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے جنہوں نے ربانی مسند کی بنی ہوئی تھی۔

آیت ۳ :- ”مُحَرَّرٌ مُّخَلَّسٌ“ ان الفاظ کی تفسیر دیا چہ میں کی گئی ہے۔
”ٹھیک ٹھیک، رہا ہو کر کے“۔ ”مقدس“ ہونے سے یہ نفروسی سمجھ کہ کوئی دفعہ باقی نہ رہے تاکہ وہ ہم تک رسالت کو صحیح طور پر سمجھ سکے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ رسول نے روح القدس کے احرام سے غرق نہ رہیں لانے کے لئے ہم ان الفاظ میں ”ت“ و ”مفضل“ طور پر مدد دے کر انہیں تفسیر فرمایا ہے۔

”مقدس“ سے ”مقدس“ مرثیہ سے ہی سہل میں سب میں بالخصوص نہیں بلکہ جس کیونکہ وہ ایسا باپ خداوند یسوع کے پیغمبر اور پہلی مسدے سے شروع کرتا ہے، اور جس تک معلوم ہوتا ہے مکالمہ میں تہذیب و تربیت خداوند یسوع مسیح کی تعلیم و چند مہارت سے متعلق ہیں۔ ”ن“ کے علاوہ دیگر باتوں کے متعلق بہت کم بات ہے اطلاق فرمایا گیا ہے۔

”ترتیب سے“ ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ وقت کے مطابق حالات کو ترتیب دینا ہے۔ یہ حال یہ ظاہر ہے کہ مقدس چھٹا ہے ”ت“ میں کوئی تہذیب و تربیت نہیں ہے اور کچھ ۱۴، ۱۵ پر تفسیر، تعلیم پہلی نہیں کہ تفسیر نے بھی کسی قدر یہ طریق اختیار کیا تھا کہ حال اب اس سے کہ ایک یہاں سے اس وقت سے کہ نہیں ہوتا تاہم ”مقدس“ کو تو کیا کو بھی یہ بات معلوم ہو سکتی

آیت ۴ :- اس آیت سے ظاہر ہے کہ ”مخلص“ کو مسیحی جسم دی گئی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسے مانا نہیں حاصل کر سکی جس سے یہ تعلیم رکھ گیا تھا۔ اُس نے مسیحی تعلیم حاصل کر کے سچیت کو صوفی کہا تھا، پیسا کہ اور جیسا کہ سوچ کا پہلے جس مفسرین کا خیال ہے کہ وہ اکیلے ہذا کی ملاقات کے بعد اور اجماع کی کتاب کی اصلاح سے پہلے مسیحیت ہو گیا کیونکہ انہیں تو قاضی اس کے لئے لقب ”محرر“، ”متجرب“ دیا ہے اور عمل کی کتاب کے شروع میں اس کے لئے ”مخلص“ ہی لکھا گیا ہے۔ کہا جاتا

معدلات میں اُس سے رعایا کی مدد کی گئی۔ مستند ڈاکوؤں کو جو ملک میں پھرتے رہتے زیادہ
 سے سے اس کے سر کے سرگرداں رہا۔ عالمگیری نے کر دی اور وہاں عامہ کی خاطر مسئلہ کو دھماکہ
 کرتے دھات سے تعقیب کیا۔ سیکن کی طرف سے علی گڑھ میں گئی کہ لوگ اسے دیکھ کر
 میں کہ یہ بھرپور سمجھتے تھے۔ یہ ہمہ دوس سے کئی ملکات کے ساتھ علی گڑھ تک
 جہاز کرانے سے اس سے ملے۔ تو جو بھیے شڑو کا شرح کرواتا تھا، قمر کو بنوایا
 تھا۔ اور اس کو جب غمہ ہو گیا، ادا تھا یہ کو خوش کرنے کے لیے اس سے
 اس نے مدد کا نام بھی دیا تھا۔ اُس سے دیکھ کر ملک کے نئی ملک شہر میں کی مدد
 اور دیکھی فری نہیں کی تھی۔ ہر حال ان تمام قابل شخصیتوں کی مدد
 وہ ایک شہر داران کے اور اپنے دوستوں کو ملکہ ایک ہمدردانہ دہلی کو جن
 یہ سے شک ہو گیا تھا۔ اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
 اس شک پر مدد نہ دیا تھا۔ اس دور میں اُس سے اپنے سے ملے۔
 مل کر یا اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے اس کی طرف سے
 شادی و عرس جیسے مناسکتی اور وہیں سے دہلی کا ذکر کیا جاتا ہے۔

یہ دوسرے شخصیتیں ہیں جن کی ہمدردیوں اور اُن کی اُترتوں اور مسئلہ
 اور ترقی کے۔ (۱) سائنس خیریت مسئلہ قبل مسیح تاریخ ۱۰۰۰ء سے قبل مسیح
 آخری تاریخ پر مشتمل ہیں ہونا چاہیے کہ چونکہ مسیحی فلسفہ کے نام سے اس کے دہلی تک
 سب کو دیکھ کر اس کے نام سے۔ مسیحی نظام لغو ہو چکی تھی۔ مسیحی
 مذہب کو دیکھ کر اس کے نام سے۔ مسیحی نظام لغو ہو چکی تھی۔ مسیحی
 میں کی تھی کہ یہاں تک کہ اس کے نام سے۔ مسیحی نظام لغو ہو چکی تھی۔ مسیحی
 میں کی تھی کہ یہاں تک کہ اس کے نام سے۔ مسیحی نظام لغو ہو چکی تھی۔ مسیحی

آپیدہ کا فرق

کہ ۱۰۰۰ء میں جب نے خیریت کے نام سے۔ مسیحی نظام لغو ہو چکی تھی۔ مسیحی
 میں کی تھی کہ یہاں تک کہ اس کے نام سے۔ مسیحی نظام لغو ہو چکی تھی۔ مسیحی
 میں کی تھی کہ یہاں تک کہ اس کے نام سے۔ مسیحی نظام لغو ہو چکی تھی۔ مسیحی
 میں کی تھی کہ یہاں تک کہ اس کے نام سے۔ مسیحی نظام لغو ہو چکی تھی۔ مسیحی

”کابن“۔ رُکِیَہ نُود کا جس معاہدے بنی لادھی کا دمی اور اُس کی بیوی سینج بھی نہ عرف کسی قبیلہ میں سے تھی بلکہ اردن کی ولاد میں سے تھی۔
 ”احکام و قوانین“۔ ن دونوں لفظ میں بہت کم فرق ہے۔ ”قوانین“ زیادہ عام لفظ ہے اور ”احکام“ قوانین کا ایک حصہ ہیں۔
 ”وہ دونوں“۔ راستباز بھی ظنی ہے۔ یعنی۔ فقط تحریر شدہ احکام کو کہتے ہیں بلکہ ان کا حال جیسے معلم مدرسہ و غیرت اور ماہیت سے۔
 ”لے عیب“۔ اس لفظ کا مطلب ہے نہ دھنس نہ نہ کوئی انسان بے گناہ نہیں ہو سکتا مگر شرعی احکام کے اعتبار سے اُن پر کوئی الزام نہیں لگا سکتا۔
 ”آیت ۷“۔ ”پیشینامہ“ یعنی ”مثنوی“ کہتے ہیں یا کچھ مثنوی ایک شاعر اور شاعر کا شان سے کہا گیا ہے (دیکھو آیت ۲۵، ۱۰، سیوان ۱: ۱) سے کہ

پیشرو کی پیدائش کی پیشینگوئی

آیت ۲۵ تا ۳۸

(۸) جب وہ خدا کے حضور اپنے غریب کی۔ ری پر گنت کا کام جو مروت سے تھا تو ایسا تھا۔ (۹) کہ کائنات کے دستور کے موافق اُس کے نام کا فرد نکلا۔ خداوند کے مقدس میں جاکر جو شہنشاہ بنے۔ (۱۰) اور لوگوں کی ساری صواب خوشیوں کے لیے اس کا نام رکھا۔ (۱۱) کہ خداوند کا فرشتہ جو شہنشاہ کے مدد کی اپنی طرف نکلا اور اُس کو دکھائی دیا۔ (۱۲) اور دیکھا دیکھ کر گھبرا یا اور اُس پر دشت چھ گئی (۱۳) مروت سے اُس سے کہا کہ نہ کرنا! چونکہ تیری رعایاں اپنی دیر سے تیری بیوی اسٹیج کے مشابہ ہو گئی ہیں اُس کا نام ”نوح“ رکھا۔ (۱۴) اور تجھے خوش و خوشی میں مروت سے لوگ اُس کی پیدائش کے سبب سے خوش ہوں گے۔ (۱۵) کیونکہ وہ خداوند کے حضور میں برگ ہوگا اور برگہ سے کوئی اور نہ رہے گا اور اپنی ماں کے بیٹے ہی سے روح القدس سے جدا ہو جائے گا۔ (۱۶) اور بہت سے بنی اسرائیل کو خداوند کی طرف حواری کا خدا بنے پھرے گا۔ (۱۷) اور وہ دیکھو! وہ روح اور نوحیت میں اُس کے آگے آگے چلے گا۔ وہ لوگوں کے دل اور لاد کی طرف اور مافراؤں کو راستہ۔ دل کی دانی پر پہلے کی طرف پھرے گا اور خداوند کے لیے ایک

شہد و ہمتا کرے۔ (۱۶) رتوادیے دشت سے کہا میں اس وقت کوئی طرف نہ ہوں ۔
 کیونکہ میں لوٹ جاؤں اور میری سوی ڈیوہہ ہے۔ (۱۷) دوسرے ۳۳ برس اس سے
 کہ میں برسوں میں خدا کے حضور کھڑا رہتا ہوں اور میں نے کبھی جاگنا نہیں سیکھا
 سے کلا۔ (۱۸) اور کھانوں کی ڈیوہہ میں ۲۱ درختوں میں دن تک یہ باتیں
 وضع رہیں تو پیکار نہ کیا اور بول نہ لے گا۔ اس لئے کہ کوسے پری مانوں کا حواس نے
 نہ تھا۔ (۱۹) سوئی میں نے کہا۔ (۲۰) اور ڈیوہہ کی راہ دیکھے اور عجیب کرنے
 سے۔ (۲۱) یہ مقدس میں کہوں اور بول (۲۲) جب وہ باہر گیا تو ان سے کہیں نہ سکا پس
 انہوں نے معلوم کیا کہ اس سے مقدس میں روکا دیکھی ہے اور وہ ان سے اتارے کرتا
 تھا۔ (۲۳) وہ گائی ۲۴ بھر رہا تھا کہ جب اس کی خدمت کے دن پورے ہو گئے
 تو وہ نہ کھ کھا۔ (۲۵) ان دنوں کے بعد اس کی سوی الصبیحہ حاملہ ہوئی اور اس نے
 پانچ بیٹے نکالے تھے یہ کہہ کر چھپ گئے رکھا کہ (۲۶) جب خداوند نے میری رؤیائی
 دیکھی اس سے دور کرے کے لئے تھے پھر ہر ایک کی ان دنوں میں اس نے میرے لئے کیا
 بیت ۸۔ (۲۷) کاہنوں کا ہر دینی اپنی مادی بریر و قلم میں حاضر ہوا کرتا تھا تاکہ کائنات
 کے کام انجام دے۔

بیت ۹۔ (۲۸) تمام دھماکے وقت ایک کاہن بگڑ جاتا تھا اور جو
 کاہن شہر میں رہا وہ کھائے اس لئے اس کاہن کام کے وسط ڈھکڑا لایا جاتا تھا تاکہ
 معبود ہوجائے کہ کوئی کاسی خور جائے گا۔ خور دی کا نشان کھا جاتا ہے اور جب
 صاف کر کے والے خور کے دھوئیں کو اٹھاتا دیکھے تھ تو دھماکے کرنے لگے تھے ۔
 کسی کاہن کو یہ سہو فری دیا نہیں مل سکتی تھی۔ ان کا شہدہ انسا تھا کہ بہت سے
 کاہن نے کبھی دیاں گاہ نہ کھڑا سے نہیں پائے تھے ۔

مقدس ۔ ایک جگہ جہاں ایک بہت بڑی عمارت تھی جس میں ایک درجہ
 عرص تھا۔ اس کے اندر سہائیں کا عرص تھا جو ۲۲۔ ۲۳ فٹ کی مندی پر بنا ہوا
 تھا۔ کوئی دیر نہ ہوئی اس کے اندر نہیں جانے پاتا تھا۔ اس میں کس کے وہ جیتے تھے
 یعنی مسنونہ ۱۔ کاہن اور ۱۶۱ کاہن۔ تیسرا صلی کاہنوں کا تھا۔ اس کے اندر
 ایک بیتل کا بڑا عرص تھا جس پر آئیں قرابیل گرد والی حالت تھیں ۔ ہر ایک بیتل

کا حوض جس میں کاپیوں وغیرہ کرتے تھے جو دون طرف کاسوں کے کمرے تھے
 اس کے وہ بے حد میں تھا۔ ایک گھر تھا، جس کی کھڑکیوں میں سے بھی
 اس کے اندر رہا۔ یہ تھا۔ سحر کی ٹیٹا گاہ۔ مدر کی روٹی کی سرور ٹیٹا
 تو موٹے کی بھی اس کے گے ہک میری تمام میں کے اور میری بیوی
 مقام بھی کہلا، تھے دو مردے تھے رستے تھے۔ ان کے درمیان ایک ہڈ کا
 تھا اس کے بعد سرور۔ راجہ سال میں ایک ہی مار دیا ہوا تھا یعنی کفارہ کے
 روئے احوال میں عہد کا پھیلنا ایک دن میں میں رہا لیکن اس وقت
 برآمد ہوا تھا جب ہو کہ ہر نے پروتیم ہو کر لیا تھا اور کھ میں کا ذکر جو
 آیت ۱۱۔ "فیشہ" فرشتوں کا۔ کر حکم حکم کلام میں کہ ہے لیکن ان کے
 مارے میں میں نہت کم ہاگ ہے۔ گوئی نظر، ANGELS کے معنی سمجھاؤ
 ہے۔ اب دی لوگ ان مقرب فرشتوں کو جن کے نام قرآن میں دئے گئے ہیں مائے
 جبرائیل میکائیل قابیل عزرائیل ملک الموت، سر اجیل ان میں سرور
 عزرائیل اور میکائیل کے نام پڑے اور تھے عہد ہوں میں آئے میں طوطی کتاب
 میں رفائیل کا ذکر ہے۔ مکاشفہ میں صاف فرشتوں کا ذکر ہے۔ یہ خدا کے حبیب
 کھڑے رہتے ہیں۔ اس لئے مقرب فرشتے کہلاتے ہیں۔ (مکاشفہ ۱۰)
 آیت ۱۲۔ "تیری دعا" معلوم ہونا ہے کہ زکریہ بے خدا سے اونا دانائی تھی۔
 آیت ۱۶۔ ظاہر ہے کہ ہولے۔ مائٹ ٹراکھیں ہوگا
 آیت ۱۵۔ مایا کیا کہ یہ آدمی ایک نظیر ہوگا، ایسے شخص کے بارے میں خود حکم
 خدا کی طرف سے دئے گئے تھے وہ گنتی کی کتاب میں معلوم ہے۔ مائٹ
 اور سموئل نظیر تھے
 سر "روح القدس" سے بھی جا بٹکا۔ وہ نے اور دیگر مشورہات کی سب سے خدا
 کے روح کی قوت سے معمور ہوگا۔
 آیت ۱۷۔ "ایسیاہ کی روح" دیکھئے ملاکی ۵: ۱۱ اس وعدہ کا مطلب یہ
 معلوم ہوتا ہے کہ مائٹ سب سے ہوگا ملاکی کی یہ تین گوئی کہ خدا اور کے
 ان سے بہتر ہیں ایساہ نبی کو سمجھوں گا۔ پوری کرے گا۔ ہم سے خداوند سے خود

نوح کی موت کے حدیث یا تھا کہ یہی اللہ ہے جس کا نبی نے ذکر کیا تھا۔

سے ۱۲ انگ و مرقس ۱۳: ۹ اور ۱۳: ۱۰

”والدوں کے دل“ قوم کی رُوحوں پر حال میں آپ بچوں کی تربیت کی
 فترتوں کو چھوٹے گھر والوں میں سے بعض بڑی ولا سے فحش بھی سن رہے
 تھے تو خدا کا مقصد یہی سرور اسی کی صدمہ کرنا اور ایسے بھٹکے ٹھیکے لوگوں کو

ماہ راست پرانا (تخلی ۳: ۳) ۸

آیت ۱۸۔ ”براہم نے یہی سواں کہ“ (سداثق ۵ ۸)
 ”کیونکہ میں پورے ہوں۔“ گویا فرسے کو ان باتوں کی خبر نہیں اور خود
 بے نصیبی کا فیصلہ نہیں کر رہا کہ

آیت ۱۹۔ ”خوشی و غم سے یہ بات متاثر ہے جس کے سبب سے زکراہ
 کو نہ چاہیے تھا۔“

آیت ۲۰۔ ”بطور سزا کے۔ زکراہ کو لگا ہو گیا اور اس نے کمر کا جب تک سچ
 پیدا نہ ہوا۔“

آیت ۲۲۔ ”ایسی ہی ہے اپنے آپ کو کسوں چھو یا ۹ شاہد سے حال سے کہ
 جب تک یہ نہ ہو کہ وہ حامل ہے باہر نہ جائے تاکہ پھر اپنے ماتھے پر پروں پر پروں
 سے ہنسی نہ سنے۔ پانچ ماہ کے بعد اس کی صحیح صحیح حالت ہو گئی۔“

منجی دوعالم کی پیدائش کی پیشینگوئی

آیت ۲۶ تا ۳۸

۳۶۔ ”تھے جیسے جس خیرات درخت خدا کی طرف سے نکلنے کے ایک سہریں میں کا۔“ (تقریر
 صا ایک کہاری کے پاس بھیجا گیا اور ۱۷) جس کی منگنی داؤد کے گھرانے کے ایک مرد
 یوسف نام سے ہوئی تھی اور اس کیوری کا ۷ م ترمیم تھا۔ ۱۸۔ ”درخت سے اس کے

یاس اندر اگر کس سلام بھیجے کہ جس پر وصل ہو یہ احمد و دیر سے ساتھ سے (۲۹) وہ
 اس سے کہتے تھے اگلی ادھو سے ہی کہ کس سلام سے۔ ۳۰ فرشتے اس سے
 کہا کہ تم اس وقت کہ کوئی حد کی طرف سے تھو یہ وصل ہوا ہے (۲۹) اور کچھ تو وہ
 سوئی درت سے بیٹ ہوگا۔ اس کا نام یسوع رکھو۔ (۳۱) وہ رنگ ہوگا اور خدا کا
 کاٹ کسٹا ہوگا اور خداوند خدا اس کے باپ داؤد کا حب ہے دیگا۔ (۳۲) اور وہ
 لفظوں کے گھر سے پر ایک پلاسی کرے گا اور اس کی بادشاہی کا آخر ہوگا (۳۳)
 مرے سے فستہ سے کہا۔ کوئی ہوگا جس میں مرد و بیوی جانی، ۳۵، اور فرشتے کے خواب
 اس سے کہنا کہ روح القدس تھو ہمیں۔ دگا اور خدا کے قدرت تھو پر سب ڈالے
 گی۔ در اس سب سے وہ خود خدا کا بچا کلائے گا (۳۶) اور دیکھ۔ یہی رسد
 اسٹیج کے بھی بڑھا رہیں مٹ ہوئے والا ہے اور اب اس کو جو تھو کلاں بھی تھا نہ نہ
 ہے۔ (۳۷) کیونکہ تو قول خدا کی طرف سے ہے وہ سرے تا سرے ہوگا (۳۸) تم نے کہہ دیا
 خدا کی جدی ہوں میرے لئے ترے قول کے تھو جس جو سب دتھو اس کے پاس سے جو

پتھر سے دینے والے کی پیدائش اس کی رسد اس کی رسد سے۔ صبح کی پیدائش آدم
 کے حلقہ کی تھی۔ نہ تھے "الجزیرہ خدا کا جہاز جو حلقہ۔ جو نے سے ملکہ سے پیدا
 ہوئے تھے اور مسلائی آدم سے واسطہ ہے۔ اس کا لقب اس آدم ہے۔

آیت ۲۶۔ "تھو تھے میرے میں" بھی اسٹیج کے حد ہو جانے کے بعد
 "کھلیں"۔ یہ میرے نصیب۔ "شر روتون اللہ تنکا کے تہاں کا ملک تھا۔ کھلی
 بلا سر شاہ متوہ نے ملک کو فتح کر کے وہاں کے باشندوں میں سے تھو سے آدمیوں
 کو اپنے ملک میں پھنکار دیکر لوگوں کو ان کی ملکوں میں بسا یا خدا سی دھ سے ملک
 "عروسوں کا کھلی" کہلائے دگا تھا۔ مٹی۔ ۱۵ اس میں دن کے شر اور تھو سے
 کا ذکر کھلی نہا میں یا جاتا ہے شامل تھے کفر عوم۔ اس کا تالا مافہ

ناصہ کا ذکر عام نوزخوں کی کتابوں میں نہیں ملتا۔ وہ جس کا سبب تھا آج کا
 رہاں میں اسے نصیب کر۔ سکتے ہیں۔ ان شہ۔ یہ سوسے کی وہ۔ اس کا نام کفر عوم
 اس مسماں بڑا کہ ہیں ٹھیک طور سے معلوم نہیں کہ وہ کہاں آباد تھا لیکن ناصہ ابھی تک

موجود اور آباد ہے۔ وہابی حکومت تھی۔ کہ مائتہ سے کوئی چھوڑ نسل سکی ہے۔ وہ دیکھو
یوٹنا (۱۳۹۰ء)

۱۔ ایک کنویری جھلن تھید سندھ سے شہر تک کے وقت سے تمام
مسیحی مانتے تھے کہ خداوند یسوع مسیح ایک سوری ہے۔ بدلتے ہوئے حالانکہ وہیں تک پہنچ
چکا ہے آپ کے رشتوں نے اس مسئلہ پر ذور نہیں کیا تھا اور نہ پیر فرشتہ دیوں کے
درومیں اس کا اثر بھی نہیں کیا تھا۔ (اس کی وجہ غائب ہے کہ اس زمانہ کے
مٹ پڑتوں کے ہاں مٹ سے سندھ سے اس کے دیوی دوتاؤں کی مانت میں کئے
جائے تھے مثلاً ایک دوتا ایک عورت کے ساتھ مباشرت کر کے ایک بیٹے کا پ
ہو گیا کسی آدمی نے کسی عورت کے ساتھ مباشرت کر کے ایک بیٹے کا پ
مٹ پڑا۔ لوگ خداوند یسوع کی بدلتوں کے واقعہ کو ایسا ہی راسخانی نہ سمجھ سکتے تھے۔
چونکہ انجیل کے بعض شعروں میں (۱۳۹۰ء) یوں مرقوم ہے: "خداوند شوان
سے یہ جسم کی جہت سے۔ اس کے ارادہ سے ملک خدا سے پیدا ہوا۔ آریس وہ
طالعہ باش (JANUARY) اور حال میں (BURNET) اور چند اور مفسرین
سمجھا تھا کہ اس آیت میں صلیب واحد صحیح ہے۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ کسی کاتب نے جو
مفسر اور حمل اور ولادت کو ذکر مسیحیوں کی طرح بات تھا۔ یہ سمجھا اور صلیب صحیح طبعی سے
اس شخص میں لکھا گیا جس کی وہ اصل کڑا تھا۔

مسیحی مسلمات میں سے بعض مسائل نکات کے لئے ضروری ہیں مثلاً ہماری
خداوند یسوع مسیح کی اویسیت اور انسانیت، مفسرین حمل اور ولادت۔ مفسرین نے
کہ مرقی یا یوٹنا کی انجیل کی ولادت سے کوئی غیر مسیحی املاں لاکر نکات پسندے مگر اس
دوا انجیلوں میں مسیح کی ولادت کا صاف صاف ذکر نہیں ملتا۔ مگر حال آپ کی ولادت
نساک ایک اہم مسئلہ ہے۔ لوگ اس پر متراش کرتے ہیں۔ اس موضوع پر ذیل کے
سبب قابل ذکر ہیں۔

اور یوٹنا اور مرقی کی املاں میں مسیح کی ولادت کے بارے میں۔ املاں میں
سب سے زیادہ عمر کی رنگ میں لگے ہوئے ہیں۔ جہاں تک کہ عائشہ عذراہی (رحمہ اللہ)
بیان سے ترجمہ کئے گئے ہیں۔ تمام عہد جدید کا کوئی درختہ اس قدر عمدہ خلق سے

نہیں ملتا۔ ہرالی لوگ کنو آپس کی زیادہ مدرنس کرے جسے وراثت پرستوں کے لیے واسیات نقص اُن سے بہت دور تھے،

دوم یہ امر بہت مناسب اور موافق ہے کہ مسیحی دین علم کی ولادت مبارک شجرانہ طور سے ہو، اگرچہ یہ کہنا صحیح ہے کہ خدا ایسے شخص میں مجتہد ہیں جو سکھانے کی پیدائش عوام امت کی سی پیدائش ہو، — ہمیں اس بات کا جتنی علم نہیں تاہم بشوع المسیح کی مہرراندہ ولادت میں مناسبت پائی جاتی ہے،

سوم۔ خداوند کی ذوق الطہرت ولادت غیر مسجوں کے لئے طہر کرنا بہت ہے بہر حال تقریباً جتنے لوگوں نے خداوند المسیح کے ذریعہ سے گناہوں سے بچت اور آپ کی موت اور قربانیت کے دیگر فوائد حاصل کئے ہیں وہ باطنی اس مسئلہ کو مانتے ہیں، کیونکہ یہ پھر نہایت ہی مٹ صحت معلوم ہوئی ہے،

چہارم۔ برسات یعنی طوفان کی جاسکتی ہے کہ اگر تباہی ایک کبوتری سے بد رہ جوتے تو یہ بے باب کے ولادت کا حیاں کسی بھی بیوادی کے درمیان نہ آتا

پنجم۔ اپنے عقیدے کے مدافعی کہتے ہیں میں ایمان رکھتا ہوں اُس کے اکلوتے بیٹے خداوند بشوع المسیح پر جو ہمارا خداوند ہے وہ کنواری عذرا سے پیدا ہوا۔ مسیح کی معرفت کہتے ہیں کہ سائنس کے علم کے سبب سے وہ اس ذوق الطہرت ولادت کو کیا کسی بھی شجرہ کو مانے کے لئے تیار ہیں و قد اشد کذب اس کے خلاف ہیں، یہ وہ دلائل خام ہیں،

اول۔ اس کے مانتے ہیں شک پیدا کرنے کے لئے سائنس کے علم کی ضرورت نہیں۔ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ پیر باب کے متہیدائیں جو تا مفہدین یوسف جن کے ساتھ مبارک کنواری مہر کی شادی ہونے والی تھی اس متہید کو۔ کچھ کے حسب اُنس قدر کی طرف سے آگاہی نہ ہوئی (مئی ۱۹۰۱ اور ۲۰۰۲)

دوم۔ نوابع قدرت و حقیقت اسے قاعدے ہیں جو اس لوں سے شجرہ کی تہا پر معلوم کیے ہیں لیکن مذکورہ بالا ماحرستہ ہر شجرہ نہیں ہوئے۔ سہ۔ یہ سائنس دانہ۔ معنی و انسان پھر و تہی والد کے پیدا نہیں ہوتا، لیکن اُس شخص کی مات حو سبھی عقیدہ کے مطابق خدا نے محکم اور مہمٹی عام ہے اور جو تمام دور و رنج میں منظر

ہے محض نخرہ کچھ بھی نہیں بنا سکتا ۔

معلوم ہوا ہے کہ مٹی کے پتھر یا پتھر کا سال مقدس یوسف کے نقطہ نظر سے
ناجائز تھا اور مقدس یوحنا کا سال تہیہ مقدس کے نقطہ نظر سے قبلہ کیا گیا تھا۔
یہی رہس تا یا گیا کہ مقدس کنواری تیرہ نے کب دفاتر ذاتی (یا کلیسا کے مذہم کے اعجاز
کے مطابق مزاج مریم ASSERTION کہ ہوا ہے ممکن ہے کہ مقدس یوحنا کی ملاقات
مقدسہ مریم سے اور آپ کے دوستوں سے فلسطین میں ہوئی تھی اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی
شخص نے ان باتوں کا بیان غلط کر رکھا ہو یا مقدس مٹی اور مقدس گوتا کے بات
خدا کا نام میں لیکن متفقہ نہیں ۔

"داؤد کے گھرانے کے ایک مرد یوسف یونانی زبان سے لفظی ترجموں ہوگا
"داؤد کے گھر" ہے "ا" اور ممکن ہے کہ یہ لفظ کنواری سے تعلق رکھتے ہوں ۔
یہ بھی نہیں ہے کہ لفظ یوسف سے متعلق ہیں جیسے باب ۲ آیت ۴ سے ظاہر ہے کہ
یوسف داؤد کے گھرانے اور نسل کا تھا ۔ اوکھو آیت ۴ پر تفسیر ۔

"مٹائی" بھی ایک شادی نہیں ہی تھی

آیت ۲۸ ۔ بعض نسخوں میں یہ الفاظ بھی ملتے جلتے ہیں "یوسفوں میں مبارک
ہے لیکن یہ الفاظ بہترین نسخوں میں ہیں جیسے قاسم نقل یوسفوں نے ان الفاظ کو
آیت ۲۴ سے حذف کیا ۔

آیت ۲۴ ۔ "یوسف" نفس ہوا ہے "دیکھئے آیت ۲۸ ۔

آیت ۳۱ ۔ "وہ نہ ہوگی" یعنی شادی سے پیشتر ۔

"یسوع" دیکھو مٹی ۱۰ ، یسوع وہی نام ہے جو میرا نے خدا میں شروع کیا
تھا ۔ جس طرح وہ ایک دوسرے سے متباعد ہوتے ہیں اس نام کا مطلب ہے
باہر (خدا) دیکھا ۔ خدا بچا ہے والا ہے دوسرے معنی مٹی کی دیکھو بالا آیت کی
یہ یہ لیتا بہتر ہے ۔

خدا تعالیٰ کا نام "یونانی" سب سے اعلیٰ کا تھا "لیکن جس لفظ کا
ترجہ ہے وہ یونانیوں میں خدا کا ایک نام بنانا تھا ۔ "یونانی" گوئی یسوع کے
"یوحنا" کے بعد یوسی ہوئی کہ یہ ایسی مٹی میں عام طور پر ابن داؤد کے نام سے مشہور

آیت ۳۸ اگر یہ فریاد کو نہ مسموم نہ تھا کہ اس شخص پر حمل کے سبب سے دماغی
مشکلات اور غلط فہمیاں پیدا ہوں گی ۱۰ مئی ۱۹۵۸ء تو یہی وہ خدا کے حکم کو قبول

المشیع سے مریم مقدسہ کی ملاقات

آیات ۳۹ تا ۴۵

۳۹ آیت ہی ذیل میں صلیبی اور صلیبی سے پہاڑی ملک میں ہنود اور کے ایک
شہر کو گئی (۳۹) اور ان کے گھر میں داخل ہو کر بپتیج کو سلام کیا (۴۱) اور بپتیج
بپتیج کے ماتم کا سواہر تھا تو اس کو کہتے تھے اس کے پیش میں اچھل پڑا اور مسیح صلیب
اٹھارے سے بھر گئی (۴۲) اور چند دن بعد پکار کر کہنے لگی کہ بپتیج میں مبارک اور
تیرے بٹ کا حمل مبارک ہے (۴۳) اور اچھل برقص کہاں سے ہو کر میرے گھر میں
کی ماں میرے پاس آئی (۴۴) کیونکہ جبکہ جو کسی پیر سے سلام کی آواز میرے کان میں پہنچی
مجھ سے خوشی کے سر سے پیش میں اچھل پڑا (۴۵) اور مبارک بنے وہ عوامان
میں کیونکہ وہ اپنی خداوند کی طاقت سے اس سے کوئی گنتی نہیں دہ پوری مولیٰ گی

آیت ۴۶ - میں اس شہر کا نام مستحکم نہیں۔ بعض جھلا کا گناہ ہے کہ مذکور
ہاں شہر خیرت تھا اس لئے کہ یہ کاموں کا شہر تھا اگر یہ محض ایک خدا ہے۔ المشیع
مریم مقدسہ کی رشتہ دار تھی یہ شہر دہی یا تو اس سبب سے موسس کی تھی کہ المشیع کے
باپ دودا میں کوئی تہذیبی نسب کا یہ ہے کہ باپ دودا میں سے کوئی ہارون کی
کور دین سے بھی ممکن ہے کہ یہ کہہ سکیں اس میں شکی کی المشیع کی ماں دودا کے
گھر سے کی تھی۔ اچھل مقدس میں میں جہر کہ میں تامل گیا

آیت ۴۷ اور ۴۸ مسیح نے دودا پہنچاں باپ کے بیٹے کا میں کے رحم میں پیدا
میں کی ہوئے الی ماں کی تہذیب دہی کی وجہ سے بننے اچھل میں یہ تہذیب بتایا گیا
کہ تم مقدس سے اس موسس رکھو کہ تھا۔ تاہم آپ نے المشیع کو اپنی آمد کے
متعلق کسی شخص کے ذریعہ کوئی خط بھیجا ہو گا۔ یہ کچھ لکھا تھا۔ دیگر اطلاع دے

عموماً دو مصرعہ ہوتے ہیں۔ دونوں لمبائی میں قریب قریب برابر ہوتے ہیں پر خاص بات یہ ہے کہ دونوں کے مصداق مساوی ہوتے ہیں۔ لہٰذا وہی سادہ دوسرے الفاظ میں ادا کی جاتی ہے۔ اُس کی مانند ایک اور بات بیان کی جاتی ہے یہاں اُس کے برعکس ایک بات لکھی جاتی ہے۔

مثلاً: ۲۰۲۲ - وہ تجھے ہری ہری چراگاہوں میں بٹھاتا ہے
وہ تجھے راحت کے چشموں کے پاس لے جاتا ہے

۲۰۵۱ - میری بادی کو تجھ سے دھو ڈال

ورمیں گم ہوں سے تجھے پاک کر

زیور ۲۰۷۵ - جو ترے منتظر ہیں میں کوئی شہ نہ ہوگا

یہ جو ماضی بے وفائی کرتے ہیں وہی شرمندہ ہونگے

قرمہ کے گیب میں جیسا ملاوت سے معلوم ہوگا دونوں قسم کی ترتیبیں

پائی جاتی ہیں

اس قسم کی سمجھ میں رہتی ہے کہ جب اُن کا ترجمہ لکھا جاتا ہے تو اُن کی خاصیت جانی نہیں رہتی لیکن جب خاص باطن و آئینہ درخشاں درجہ ہوتی ہیں تو ترجمہ کرنے پر نظم دوسری زبان میں نہ رہتی ہے، نظم کا منظم ترجمہ کرنا مشکل ہے

پھر کہ مریم مہر سے ساعری جتنی بھی ہے اور غور کر۔ بڑا ہوگا کہ اس عورت کو نہ۔ اے سچائی میں سوئے کے لئے جیسا تھا وہ ضرور ضرور نہ صرف خد نرس اور اگر میں بھی ملکہ پر عطا سے وہ کامل تمام یہ کہ جتنی خوبوں اور عقل سے بھی معجز بھی۔ عدد وہ رہے۔ تبس سے مریم مہر اور انبا کے مہدیوں کے معلوم حقیقت کو راسخ یعنی یہی اور طرانی نظم بنانا اگر ہر ایک کا کام ہے تو بھی یہ مشکل نہیں جبکہ وہ علم کہ یہ ممکن ہے کہ اگر میں نے ایک مرغوب علم کو یہ کہ حسب حال بدل دیا ہو اور کھو گیا ہو

آیت ۴۴ - شہائی لکھی ہے یہ گویا کا لفظی ترجمہ پڑا ہے

آیت ۴۴ - یہ ہے کہ یہ دوستوں میں حال کو راسخ میں کوئی فرق نہیں

عبرانی نسخہ ہی کے قوعد کے سبب سے لفظ بدل دیا گیا ہے۔
 ”مکمل“ یہاں نہ مہر بچانے والا ستر ہے کہ نہ درحقیقت منجی اسی اہی ہے جو
 نجات کو کہتے اور بشارت کے لئے اس عہد کا استغفار ٹھیک ہے لیکن خدا کے لئے
 اس عہد کا استغفار ہوا نہیں۔ نیز اس کے مطلب کو کوئی بڑا حصہ والا غلط سمجھ گیا۔
 آیت ۴۸۔ ”یستحالی مریم نے اپنے آپ کو خداوند کی بندی کہا ہے
 وہ اس خدا کے حضور پردہ لپیٹ جا رہی ہے۔ نیز اگرچہ مریم کا عقلی یزانی متاثر نہیں
 اور خدا مان سے تھا تو بھی دنیاوی درجہ اور افتد رکی رو سے وہ لپیٹ جا رہی ہے۔“
 ”اور دیکھ“ بہر ترجمہ ہے ”کہو کہ دیکھ“

”یت کا یہ حصہ کہ“ اب سے دیکھ رہا نہ کے لوگ مجھ کو مبارک کہیں گے۔“
 ایک مضمون کوئی ہے جو مریم مقدسہ میں پوری ہوئی
 آیت ۴۹۔ ”اس قادر نے بہر خدا کے ایک نام ہے جو یسوعیوں میں
 مروج تھا۔“

آیت ۵۰۔ ”ڈالتے ہیں“ اور دو قسم کا ہوتا ہے یعنی علامہ ادریس نے۔ خدا
 پرستوں کا خوف پسند سمجھتا ہے۔ جبرائیل میں خدا ترس یا خدا سے ہر سوال مذہبی
 آدمی کی ایک تعریف تھا۔ دیکھو روبرو ۳۳۔ ۱۷ آیت اور خاص کر ۱۳ آیت جہاں یہ
 ظہر کو جاتا ہے کہ خدا ان کو جو اس سے ڈالتے ہیں فرشتہ شمار کرتا ہے۔
 آیت ۵۱۔ ”یہاں“ معرودوں کو غلط ترجمہ ہو گا کہ یونانی میں اس بات پر
 زور دیا جاتا ہے کہ یہ لوگ اپنے خیال میں بڑے تھے۔

دیکھو روبرو ۳۳۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔

آیات ۵۱ تا ۵۴۔ ”پرانے عہد میں منقود مقاموں میں خدا کی توحید میں
 لئے کی جاتی تھے کہ وہ خدا کی سزا دیتا ہے اور دراصل مطہروں کو بچانے کے لئے
 اس کی تشریف سے۔“ دیکھو روبرو ۳۹ آیت ۱۵ اور ۱۶ سے ۲۲ تک۔

آیات ۵۴۔ ۵۵۔ ”سرا میں سے خدا کے وعدے اسحٰی کی پیدائش سے پورا
 ہوتے تھے۔ درجہ اسحٰی کی ایک زندگی کلام صیہی موت جہاں سے صیہی اور یسوع
 القدس کے ۶۰ ہونے سے مکمل ہو گئے۔“

پیشرو کی پیدائش

آیت ۵۶ تا ۶۶

۵۶ اور تم تجہیں جینے کے قرب اُس کے ساتھ رکھ کر اپنے گھر کو لوٹ گئی۔ (۵۶) اور
ابنحی کے وضع حمل کا وقت آیا تھا اور اُس کے منہ پر ۵۷ اور اُس کے پڑوسیوں اور
قسمداروں نے یہ سُن کر کہ خداوند نے اُس پر بڑی رحمت کی اُس کے ساتھ خوشی منائی
۵۸ اور اُنہیں میں سے ایک نے کوٹھہڑ کے کاغذ گرنے کے لئے اُس کا نام اُس کے باپ
کے نام پر رکھا دیکھے گئے ۶۰ مگر اُس کی زبان نے کہا نہیں کہ اُس کا نام اُس کا چاہئے
۶۱ اُنہوں نے اُس سے کہا کہ میرے بیٹے میں کسی کا یہ نام نہیں رہے گا وہ انہوں نے اُس کے
باپ کو اس کا کہنا کہ اُس کا نام کیا کہتے ہیں ہے؟ ۶۲ اُس نے سختی منگا کر دیکھا
کہ اُس کا نام پوچھتا ہے اور سب نے سخت کیا۔ ۶۳ اُسی نام اُس کا مُردہ اور اُن کے
گئی اور اُن کے اُدھر کے حکمران ۶۴ اُس کے اُس کے سب رہتے ہیں اور
دست چھٹ گئی اور سُو دوسرا نام ہادی ملک میں ان سب باتوں کا جرح چلا گیا۔
۶۵ اور سب سے داؤد کے اُن کو دل میں سوچ کر کہا، تو نہ لو کا کس موئے ملا ہے،
کیونکہ خداوند کا نام اُس پر رکھا۔

آیت ۶۷ تا ۷۵۔ مُقدس نبی نے من آئب کو اس مقام پر یسائ میں وجہ سے کہا
کہ اُس نے تم کو مُقدس کی بات پر اس قسم کرنا چاہا، میں اُس کے کوٹھہڑ پر مضبوط
نہ کیا کہ یہی طرح مُقدس نے اُسے پوچھا اِصطفا کی کے خداوند میں مُقدس ہوئے کا
دُرُوح کے متعلق کہہ کے سناں سے مُقدس ۷۱ ۷۲ ۷۳ اور ۷۴ وقت کے اعتبار سے
معلوم ہوا کہ اُس نے مُقدس واس میں گئی تھیں جب تک اُس کے دل کا نام
نہیں ہوا تھا، ایسے موقع پر یہ مُقدس کا اُس کے گھر میں رہا، اور اُس کا
موت اُس کے بعد ہے کہ راجہ نے اُس کا نام پوچھا پیدائش کے سناں کے بعد
والدہ کے سے سرکھیں تھیں اُس نے مُقدس کا نام پوچھا، اور اُس سے بیٹے کا نام
کو دینا چلی گئی ہو۔

آیت ۷۶ تا ۸۱۔ ملک ہندوستان میں جس اُردو زبان لوی جان ہے

بیٹے کا نام سُنت کم حورث میں باپ کے نام پر رکھا جاتا ہے تو بھی بعض مسابک میں اس کا بُت رواج ہے مثلاً انگلستان کے بادشاہوں کی شہرت سے یہ عجمی ظاہر ہے۔ تین ہتھی۔ تین ایکڑ و دھڑ لگانا سخت نشین ہوئے اور سرابک کا نام باپ کے نام پر رکھا گیا تھا۔ یہ بھی دیکھ جاتا ہے کہ زکریا اور الیشع کے پرلہ مسوں نے حیل کیا کہ اگر بچے کا باپ کے نام پر نام نہ رکھا جائے تو ضرور کُچے کے کسی مرد کے نام پر رکھنا چاہیے۔

آیت ۶۳ "سُخِی" علیاً اس پر موم لگایا گیا تھا۔ لکھنے کے بعد سخی کو جس پر ایک نوکیلے آلہ سے لکھتے تھے گرم کر کے لکھے ہوئے مضمون کو مٹاتے تھے تاکہ سختی پھر کام آئے۔ کاغذ جہاں گا اور سُنت کہہ سکتا ہو یا نہ یہ مضمون مونا ہے۔

یوحنا یہ نام خیرامیل کے کہنے کے مطابق رکھا گیا تھا یہ نام یہودیوں میں سُنت استعمال ہوتا تھا۔ عسائوہ عبرانی نام سُتوانان کا مُخفف جس کے معنی ہیں خُذ نے عقل یا شغف رکھی۔ یہ نام خُذ کی طرف سے رکھا گیا تھا۔ اس نے وہ حقیقت بیان کرتا ہے کہ یہ کاخُذ کے فصل سے پیدا ہوا۔ "خُذ و خُذ کا تھ اُس پر تھا۔"

آیات ۶۵-۶۶ پھر یوحنا ایک بیان کو صحت پر مبنی اس کے کہ دوسرے کو شُرُوح کرے حالانکہ مضمون ہوتا ہے کہ زکریا سے ہنگام اسی وقت کہا تھا جب اُسے یونانی کی عظمت حاصل ہوئی لیکن اُس کا بچہ اس کے بعد ہوا۔

زکریا کا گیت

آیات ۶۷ تا ۸۰

۶۷ "خُذ اُس کا باپ زکریہ روح القدس سے ہم گیا اور نبوت کی۔ ہ سے کہنے لگا کہ (۷۸) خُذ تم اسریل کے خُذ کی حمد ہو کیونکہ اُس نے یہی اُمت پر توجہ کر کے اُس پر بھیجا کہ ادا ہو (۷۹) ہم داؤد کے گھر لے آئے ہیں ہمارے لئے نجات کا بیدار نگار (۸۰) جب اُس نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کہا تھا جو

کو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ (۷۱) یعنی ہم کو ہمارے دشمنوں سے ادریب
کیسے رکھنے والوں کے ہاتھ سے بچات تھی۔ (۷۲) تاکہ ہمارے باپ، بیوی، بھائی، بھائی
اور اپنے پاک و بد کو یاد فرماتے۔ (۷۳) یعنی اُس قسم کو جو اُس نے ہمارے باپ برآلام
سے کھائی تھی (۷۴) کہ وہ ہمیں یہ حساب کرے گا کہ اپنے دشمنوں کے ہاتھ سے
جھوٹ کر (۷۵) اس کے حضور پاکیزگی اور راستبازی سے بھرپور فُرس کی عادت
کریں۔ (۷۶) اور اُسے ڈرے تو خدا تعالیٰ کا ہی کہلاؤ گا کیونکہ تو خدا کی راہ میں سب
کرنے کو اُس کے آگے اگے چلیگا۔ (۷۷) کہ اُس کی مُنت کو بچات کا علم بچتے جو اُن کو
گناہوں کی مُعافی سے حاصل ہو۔ (۷۸) یہ ہمارے خدا کی عین رحمت سے ہوگا جس کے
سبب سے عام بد کا تھنا ہم پر ظُور کرے گا۔ (۷۹) تاکہ اُن کو جو مدھیرے اور موت
کے سایہ میں بیٹھے ہیں روسی بخسے اور ہمارے قدموں کو صاف ستھری کی راہ پر ڈالے۔ (۸۰)
اور وہ بڑا کارِ رحمت و رُوح میں عزت پائے گا اور امتزاج میں ظاہر ہونے کے دن تک
مشغول رہے گا۔

روحیت بھی سچی عبادت میں استعمال ہوتا ہے۔ انٹلیکس اور بعض میسجورڈسٹ
عبادت خانوں میں شیع کی نماز کے وقت دوسرے ورد کے بعد پڑھا یا گایا جاتا ہے۔
بعض نام کا خیال ہے کہ مَدَس کو خدا سے بہ موقع نہیں سمجھی گئی تھی کہ اُن میں قرآن
مُحَدَثہ ذکر کیا اور صفوں سے مشغوب کی ہے۔ یہ خیال بغیرِ حجت ہے۔ اگر یہ سچی ٹیپ
موتے توان ہیں خدا و مددِ شمع و اسمع کا صاف ذکر ہوگا۔ واصل یہ طرزی نیست ہیں تہ
کہ رُوحی سے نجات کی مدد کی۔ موت و دنیا سے کچھ بھی بہرہ نہیں جیت۔
دُعا کے عذاب میں وہ سب میں ٹیپ کو تیار کیا تھا جب دُعا کو شہادت کی حالت
میں تھا تاکہ "تو تہ کی پند اس کے وقت کے"

آیت ۷۶۔ رُوحِ اقدس سے بھر گیا اور نبوت کی راہ سے کہا۔
نبوت کا مطلب محض نہیں مٹتی ہیں جس ملک خدا کا پیغام تھا، اور اُس کی مرضی
نہ برآ ہے "آدمی رُوحِ اقدس کی حرکت کے سبب سے خدا کی طرف سے
بول رہے۔" (۱۶۱) بطرس

آیت ۷۸۔ "تو یہ کر کے" خدا کی توجہ کا ذکر تاکہ کلام میں دُعا ہی میں

ہوتا ہے سزا کے لئے اور مرد کے لئے، ۱۹ مہر موت ۲۵:۱ دیرمیاہ ۱۴ ط
اس خیال کا ترجمہ یک ہی لفظ میں نہیں ہوا، بلکہ زبان اردو کے محاورہ کے مطابق
کئی طرح دیا گیا ہے۔ مثلاً توہ کرنا (حبیب مہاں) کبھی نگاہ کرنا۔ کبھی بھر
لیٹ۔ کبھی یاد کرنا وغیرہ وغیرہ۔

”خُطُّبَا رَا دِیَا“ فدیہ دیا۔ سچایا۔ بیوں کا دستور تھا کہ جن بانوں کی تہِ خیر
 دے جسے، اُس میں وہ اکثر قص ماہی من میاں کہتے تھے کہ گویا خدا کا کلام پورا ہوا۔
 خُطُّبَا رَا اب شروع ہو گیا تھا کیونکہ فدیہ دینے والے کا پیشرو اب پیدا ہو چکا
 تھا اہم سوت کی حیثیت سے زکریا کہتے تھے کہ یہ کلام پورا ہو گا۔
 آیت ۶۹۔ ”وَاقُوْهُ“ زکریہ سبم کرتا ہے کہ وہ معذودہ و مذکورہ یعنی اور اس
 کی مدد محنت مہر و دُوبی کی تسلی سے ہیں۔

”سینگ“ یہ عرفانی حادہ ہے۔ سینگ کا مطلب ہے زور، ثبوت۔ یہ تشبیہ
 ساڈا اور خاص کر جنگی سانڈ کے سینگ سے ہے۔ یہاں اشارہ اُن ہسنگوں کی طرف
 ہیں جنہوں نے جہاد کے چاروں گوشوں پر دنگٹے ٹھٹھے تھے۔ احوال ۲۰۲۴ء
 آیت ۷۱۔ ذکر قبہ کا بیان ہونے کے سبب سے ہسنگوں کی پٹنیں گویوں سے ضرور
 اچھی طرح وقف تھیں۔

”دنیا کے شروع میں۔۔۔ لفظی ترجمہ ہے۔ اس سے پہلے عابِ معنی ہیں۔“ نے سے۔
 بیت ۱۷: ”وہی دُشمن ہے ظلم کے سب سے بڑا کی عبادت میں عللِ تہذیب
 ہوئے۔“

آیت ۷۲۔ ”بیمار سے باپ دادا پر رحم کرے۔“ ایسا معصوم ہوتا ہے کہ یہ
 کرہ کا عقیدہ تھا کہ سودیوں کے باپ دادا اس رحمت سے واقف میں جس کا ثرور
 ملک کی اولاد پر ہو گا۔

۱۰۰ عید کا شعل عید کی کتاب سے ہے۔ عید نامہ جس کا ذکر چوتھے عید نامے میں ہے۔
 ۱۰۱ عید کے بارے میں مذکور ہے اور شعل کی وساطت سے دوسرا نام ہے۔
 ۱۰۲ عید کا شعل عید کی کتاب سے ہے۔ عید نامہ جس کا ذکر چوتھے عید نامے میں ہے۔
 ۱۰۳ عید کا شعل عید کی کتاب سے ہے۔ عید نامہ جس کا ذکر چوتھے عید نامے میں ہے۔

کیا گیا ہے۔ یہ دونوں عہد خدا کے فضل سے پہلے ہی اسرا میں قوم سے پھر تمام بچاؤ سے
سے کئے گئے ہیں۔ نیا عہد بنانے عہد کی تکمیل ہے۔ اس سلسلے میں غیر نبیوں کا دور
باب پڑھنا چاہئے۔

آیت ۷۵۔ ”پاکیزگی سے“۔ یعنی اپنے آپ کو خدا کے لئے مخصوص کر کے۔ یہ
نیا ہی چیز ہے۔

”استبازی“ یعنی یک جہاں گو۔ وہ عمارت ہے جو اس بنیاد پر تعمیر کی جاتی
ہے۔

آیت ۷۶۔ اب ذکر وہ سچے سے مخاطب ہوتا ہے۔ اور یہ عیاضہ ہی کی پیش گوئی
یہ ذکر کے بتاتا ہے کہ یوحنا کا خاص کام مہیچا دو عالم کی تیاری ہے۔ (سبحانہ ۳۰۔ ۳۱)
سے ۵ تک دینر دیکھو وقت ۵۱۳۔

آیات ۷۷ و ۷۸۔ ”نجات کا علم“ یوحنا بناب خود نجات دینے والا نہ
ہوگا۔ آپ کا کام لوگوں کو نجات کی معافی کا سلسلہ دے کر طائر ہونے والے مہیچے
کی آمد کی خبر دینا ہوگا۔

”علم بالانقاہ“ کا آفتاب طلوع ہوگا۔ ان الفاظ کا اشارہ مسیح کی طرف ہے۔
آیت ۷۹۔ اس آیت میں ایک پیشین گوئی ہے کہ نجات تمام بنی آدم کے
لئے ہوگی۔ ان نجات پانے والے لوگوں میں سے اکثر پہلے بہت پرستی اور خدا سے
نواظفت کے اندھیرے میں تھے لیکن صد جہف کہ ان میں سے کمزور ابھی تک
اس بلا میں مبتلا ہیں۔

آیت ۸۰۔ ”جنگلوں میں“ یوحنا کے لئے یہ بھی انتظام تھا کہ وہ انسانی
یادی سے دور اپنے تعبد العین کی طرف روحانی طور سے اپنی زندگی حلاوت میں
دعا و مراقبہ میں اور خدا کی وفات میں صرف کرے اور نیز پورے عہد نامہ کی تلاوت
کیا کرے۔

باب

منہجی دعو عالم کی پیدائش

آیاتِ اٹام

۱۔ اُن دنوں میں ایسا ہو کر قیصر اؤگستس کی طرف سے یہ حکم جاری ہوا اگر ساری
دُنیا کے لوگوں کے نام لکھے جائیں (۱) یہ پہلی اسم نویسی سوزہ کے حاکم کو رہائش کے
عہد میں ہوئی۔ ۲۔ حسبِ لوگ نام لکھوا دے کے لٹے اپنے اپنے سر پہ لگے (۳)
سین ٹوسٹ بھی گلتن کے شہر تھوے سے دوڑ کے شہر میتلم کو گیا جو تو دوسری نئے میں
نظر کو دیکھ دیکھ کے گھراے دروازہ سے نکلا۔ (۴) تاہم یہی مسٹر درم کے ساتھ جو حامد
کھنیا نام لکھوا لٹے (۵) سو وہ وہاں تھے تو یہاں لٹے اُس کے صحیح حسن کا وہ آجپنی
دے دے اُس کا پہلا ٹکڑا بیٹا سدھوا در اُس نے اُس کو کپڑے میں لٹھ مار کر پی میں
رکھ کر کواٹن کے قلعے میں جگہ تھی۔

اہمیت اس ساری دنیا پر ان اعلیٰ طاقت تمام رُوئے زمین و آسمان پر
لوگ اور اُن کی سلطنت کے اندر جو یوں بند بوق دھرم رہے تھے اس تھا۔ جو
رُوئی سلطنت کے معنی میں استعمال کرے تھے اور واقعی تو ادا و نام سلطنت رُوئے
کے کنارے کنارے سبھی میں، مثال کے طور پر کسی سمجھی جاتی تھی۔ اؤگستس نے
صرف اپنی عہد داری کے بارے میں حکم جاری کیا تھا دیکھو کہ اس کا یہ اثر تھا کہ
میں ہم سب رُوئی سلطنت کا جفتہ تھے اور ہم دیکھ رہے تھے کہ ایک ایک
نہ میں کا سب سے بڑا رُوئے سلطنت کے بعض حصوں کو جو سلطنت کے کنارے
پر راج تھے جس نے اس خاندان سے جلدی شری و سببوں کو شریوں کرے ہے اس
سبب نہیں ہوئے تھے ماحب، اس میں گئے دیکھوں میں مقبوضہ دیتے تھے مکان
موسموں کے لئے لازمی تھا کہ مصر کے حکام کو ماس

نام لکھے جائیں یہ مردم شناری تھی۔ سارے دنیا کی حقیقت سے معلوم

آیت ۳۰ - "اچھے اچھے تہ کو گئے" یہ میری دلیس کے انتظام کے مطابق ہوا
نیکو سر رکھ رہے ہیں۔ یہی دینی سرزمین کے سر پر ہمارے بکھوئے۔

آیت ۳۱ - "یوسف اور مریم مقدسہ نصرہ کے رہتے رہے تھے" یہ ہم پر ہوا
کے قیدی کی سرزمین میں تھا اور "سی شہر سے" اور "نصرہ" انہیں دیکھا تھا۔ حالانکہ
مریم کے وضع حمل کے وقت نصرہ میں ایک ہی تھا، وہی دونوں کو جان پڑا۔

"پہلو ٹھاٹھا" یہ الفاظ اس قسم کے لئے لکھے گئے تھے کہ ملاوٹ کرنے والے
کو چھپ چل جائے کہ کوئی اور مریم کو وہ قربانی گدہ نہی پڑی جس کا حکم موسیٰ شریعت میں
درج ہے۔ آیات ۲۶-۲۷ (۲۵-۲۶) ان الفاظ سے ہمیں یہ یاد رکھنا کہ مقدسہ مریم کے دل اور
پیشے بھی پر شوائع سے محفوظ رہیں۔ بہت سے مسیحی مانتے ہیں کہ مریم نام مرگ
کو بھی یہی نیکیں پاک کلام میں کہہ مارے ہیں کچھ بھی ہیں، (دیکھئے صفحہ ۲۵۱) مز
نوٹ: ۱۰ کی تفسیر دیکھی جاوے۔

آیت ۳۱ - اس مقدمہ کو بتا ہے کہ مومن شہادت کی وجہ سے بہت سے لوگ ہیں
تعمیل یا حق ہو گئے ہوتے تھے اس نے یسوع کی پیدائش (مسیح) موسیٰ خانہ میں ہوئی اور
وہاں کی چرنی سے باپائی کا کاروبار دیا۔ دیکھئے بادشاہ نے نفس کی حالت میں پیدا ہو کر اس
مات کا جوٹ یا روٹی خدا کو دیا کہ خیروں کا ساتھی ہے۔ وہ خود غلام ہے۔

چرواہوں پر پیدائش کا اظہار

آیات ۸ تا ۱۰

(۸) اسی علاقہ میں چرواہے تھے جو رات کو میدان میں رہ کر اپنے گھوک کی نگہبانی کر رہے
تھے (۹) وہ خداوند کا فرشتہ ان کے پاس آئے اور خداوند کا ملاں ان کے چوہرہ دیکھا
وردہ نہایت ڈر گئے۔ (۱۰) فرشتہ نے ان سے کہ "اور تم کیونکہ میں تمہیں بڑی خوشی
کی بشارت دیتا ہوں جو صاری اُمت کے واسطے ہوگی۔" (۱۱) کہ آج خداوند کے شہر میں ہمارے
لئے ایک متقی پیدا ہوئے یعنی مسیح خداوند۔ (۱۲) اور اس کا نام رکھے گئے یہ انسان ہے کہ
شم بہت بچہ دیکھ رہے ہیں لہذا اور چرنی میں پڑا ہو پاؤ گئے۔ (۱۳) اور ایک من فرشتہ نے
ساتھ سانی لشکر کی گردہ خدا کی حمد کرتی اور یہ کسی ظاہر ہوئی کہ (۱۴) ہم بالہ خدا کی

آیت ۹۔ ”خداوند کا فرشتہ“ اس فرشتے کا نام ہس بتایا گیا۔ ممکن ہے کہ فرشتہ مذکور حزائیل ہو جس کا مسیح کی پیدائش سے خاص تعلق تھا اور وہی صحابی ہو۔
 ”خداوند کا حلال“ وہ آسمانی نور جو وہب خدا کی پاک موجودگی کا ظہار ہے۔
 (۲۔ گزشتہ ۱۸۳ و ۱۸۴ رکن ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲)

آیت ۱۰۔ ”ساری اُمرت کے واسطے“۔ اس دند کا پہلا کام اور پیغام نبی اسرائیل کے لئے تھا۔ لیکن صبح کہ ”نہن سے اُسے رد کیا“ (متی ۲۰: ۱۷) خدا آج عیسائیں خصوصاً رومی، اس شرط پر دی جن ہیں کہ مخلوق خدا ان کو حاصل کر کے ان کے موفقی یہی زندگی بسر کرے۔

”ڈورومنت“ (دیکھئے ۱۳: ۱، ۱۴: ۱)

آیت ۱۱۔ ”شیخ خداوند“ یہ عاوردہ واکس سے عہد نامہ میں میں بلنا۔ دوسرے ترجمہ ممکن ہے چوں ہوں یعنی مسیح خداوند۔ ایک مسیح جو خداوند ہے ان میں فرق بہت کم ہے۔

آیت ۱۲۔ ”لٹن“۔ ”پچھو مکاشفہ“ سے ہنگ جہاں یہ بتایا ہے کہ خدا کی مصیبتوں کی کتاب پر امام عام میں سے کوئی جستی سے کوئی تودرک۔ اس پر نگاہ بھی نہیں کر سکتی تھی۔ مگر بتایا گیا کہ ”تودہ“ کے قیید کا تیرس کے کھوسے کے لئے لایا ہے۔ پھر بھی کہا دیکھنا ہے کہ ایک بڑا ہے اور وہ بھی کو باورج کا ہوا ترہت جس پر کوس لکھنے میں خدا کی کردی آدمیوں کے رور سے زیادہ دور آور ہے۔ (اگر تھی ۷۵۰)۔
 ”مٹی عام بڑی کڑی میں آئے ہیں۔ اور افلاس کی زندگی بسر کر کے کے بعد خرمناک رہتے رہے۔ یہ کلیساؤں نیادی عرت۔ دوست اور احمدا کی جویاں نہ ہونی چاہئے۔

آیت ۱۳۔ ایک ”وگیت“ ہے۔ ”یعنی گیت نہیں بلکہ آسمانی گیت ہے۔ بہت سی کلیسیاؤں میں پاک شرک کی غریب کے تر میں استعمال ہوتا ہے۔

”جن سے وہا معنی ہے“۔ ”سایہ ہتر ترجمہ“ ہے ”ملک تبت“ میں ”شیخ“ اگر یونانی EUDORIAS مصنفی۔ ”نیک تبتی“ خدا کی طرف اشارہ کرتا ہے و جس کا ترجمہ ہتر ہے لیکن۔ ”عطریادہ“ و ”نسائی صفت“ کے لئے مستعمل ہوا ہے۔
 آیت ۱۴ و ۱۵۔ جہز ہوں سے ”ہر ش کر لوگ دنگ رہ گئے“ پر جہز ہوں

سے اُن ہی کی مانند پست دل لوگوں نے یہ نخر پائی اور اُنوں پر بات زیادہ وسیع
حقیقۃً تک نہ پھیلی۔

آیت ۱۹۔ ”مریم ان باتوں کو اپنے دل میں مکھڑ غور کرنی رہی“ یہ جملہ
ایک دلیل بھی ہے کہ نبوت بھی کہ مقدس نوحہ کو ان سب باتوں کی ضرورت نہ مریم کی
دستِ حق سے حاصل ہوئی تھی یا تو یہ راستہ ہم مقدس سے یا کسی ایسی عورت
کی وساطت سے جس پر مریم مقدس نے ان باتوں کو ظاہر کیا تھا۔

ربنا المسیح کا ختنہ

آیت ۲۱

”پھر وہ دن پورے ہوئے اور اُس کے ختنہ کا وقت آیا تو اُس کا نام یسوع
رکھا گیا جو فرشتہ نے اُس کے پیٹ میں بڑے سے پہلے رکھا تھا۔“

آیت ۲۱۔ ”پھر اُن ہی دن کا وقت دہندہ دسویں ماہ اور اس رسم سے خدا
کی اُمت میں داخل ہوا جس سے ہم وک داخل ہوتے تھے (بچہ اس عمر میں گناہ
نہیں کر سکتا۔۔۔) فرشتوں کے اعلان کے مطابق یسوع کی حیثیت نہ علی
وہ وہاں پہنچے ہیں ایک اور نئی وراثت لڑکائی تھی کہ ختنہ کی ضرورت تھی۔
وہ ختنہ گاہوں کے ساتھ لگنا گیا“ اسی طرح باب وہ بچہ کامیابی کو تھا تو یسوع
نے چاکر پوچھا سے بہت سے لیا۔ دیکھئے عیسیٰ ۲: ۱۷ و غلٹیوں ۴: ۱۵ یہ ختنہ نجات
جس خوں کا پہلی دفعہ ہوا، جانا جسے کلیس میں بروقت بطور توجہ کے ارجنری کو
منادیا جاتا ہے۔“

”نام یسوع رکھا گیا“ جیسا کہ ہم نے نوٹ کیا ہے۔ دیکھئے وہ نے کے معنی دیکھا
ہے۔ ”یہ لوگوں کے نام اُن کے ختنہ کے وقت رکھے جاتے تھے۔“

یسوع کا میکمل میں پیش کیا جانا

شمعون کا گیت
آیت ۲۲ تا ۳۴

۲۲۔ پھر جب موسیٰ کی سرپرست کے مہر میں سے پاک ہونے کے دن پورے ہو گئے تو وہ اس کو بنو سلیم میں لائے تاکہ خداوند کے آگے حاضر کریں۔ ۲۳۔ (جس کا خداوند کی شریعت میں لکھا ہے کہ ہر پاک ہو چکا خداوند کے لئے معذرت طلب کرے گا) ۲۴۔ اور خداوند کی سرپرست کے اس میں سے مہر میں فرمائی رہے کہ تمہاری کا ایک خوراک کیٹور کے دو پیچہ ۱۱۔ ۲۵۔ اور دیکھو سرور شمس۔ شمعوں نام ایک آدمی تھا ورڈ آدی مامبر۔ اور خدا ترس اور اسرائیل کی حق کا مسطر تھا اور روح القدس اس پر تھا۔ ۲۶۔ اور اس کو روح القدس سے آگاہی ہوئی تھی کہ جب تک وہ وہ دند کے بیچ وہ پیکر سے موب کو دیکھتا۔ ۲۷۔ اور روح کی بدلت سے مشکل میں آتا اور جس وقت ماں اپ اس لڑکے کو نہ رہا۔ ۲۸۔ تاکہ اس کے لئے شریعت کے دستور پر عمل کریں۔ ۲۹۔ تاکہ اس سے یہی ہو جس سے یہاں کی حد رکھ کے کہا کہ ۳۰۔ تاکہ اب تو یہی عارم تو پہنوں کے مہر میں سماعتی سے رخصت کرتا ہے۔ ۳۱۔ (۳۲۔ کیونکہ میری سماعتوں نے یہی خیانت دیکھی ہے۔ ۳۳۔ اور وہ اس سے اس میں سے خداوند کی ہے۔ ۳۴۔ تاکہ میری اس کو وہی دیتے والا نور اور میری امت اسرائیل کا جلال ہے۔

آیت ۲۲۔ اُن کے پاک ہونے کے دن پورے ہو گئے۔ موسیٰ شریعت کے مطابق طہارت مان کی ہوئی تھی (احبار ۶: ۱۲) اس لئے تاکہ اس نے ان کا یہ مطلب ہو گا کہ ان میں سے اس میں بسلو گئے کہ لئے کفارہ دیا جائے۔ خروج ۱۳ میں یہاں اور ترجمہ میں یہ لفظ ہیں "میں ہوں کہ کفارہ دیا جائے۔" تو میں اس کا ترجمہ ہے KATHARISME سے جس کے معنی طہارت کے ہیں۔ یہ کفارہ میری طہارت اور یہ بشرع کے کفارہ کا وقت تھا۔ رافائیل - ۱۸۶۵ء۔ یہی ممکن ہے کہ یوسف درمزم مقدسوں کی طرف اشارہ ہے۔ (پتھر)

آیت ۲۳۔ خروج ۲۹: ۱۲ د ۳۱: ۱۷۔

آیت ۲۴۔ "میں تمہاری کا ایک جوڑا"۔ یہ وہی طہارت کی دینی تھی کہ کفارہ کا کفارہ جوہ شعل تھا۔ رافائیل - ۱۸۶۵ء۔ دین سدس بدہ گوارا تھا۔ دیکھ کر

آیت ۲۵۔ شمعوں یہ تپاں کاں۔ یہاں ایک۔ یہاں۔ یہاں۔ یہاں۔ یہاں۔

مک بنی اسرائیل نے عام طور پر شوع کو اپنا نجات دہندہ بنا لیا۔
 آیت ۳۳۔ "یوسف کو" متقی ۱۱ اور مریم کو سناگ بھاکہ بہ راکہ سا
 موگا بیکر اسوں نے اس مکہ کو ابھی طرح سے نہیں سمجھ تھا۔ یہی لئے وہ شمعوں
 کی باتیں تعجب سے شے ہے۔

آیت ۳۴۔ "جس کی مخالفت کی جائیگی" شوع کی خدمت کے ترسانہ
 ہی سے قریبی کہ عظیمہ عموماً اُس کی مخالفت کرنے لگے اور آج تک سرعک میں مسیح کے
 مخالف کثرت سے رہتے ہیں۔ اسی لئے۔ "اعاد آید" کہہ شروع میں آئے ہیں۔ یہ
 اسرائیل میں ہستوں کے گرنے اور بچنے کے لئے یہ شوع کو نہ کہ اس سے
 لایچہ مقرر ہوا "ٹھپیں لگنے کا پھر اور ٹھوکر کھانے کی چٹاں ہوگئے" رعب ۱۰
 شوع نے خود فرما۔ "جوئی اُس پتھر پر گرے گا اُس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں
 گے" سکس جس پر وہ گرے گا اُسے پس ڈینگا "یوق ۲۰ پر رعب ۱۰ ملاحظہ فرمائیں۔
 آیت ۳۵۔ "تری جان بھی توور سے چھد جائیگی" یہ پیشین گوئی اُس
 وقت سے پوری ہوئی تھی جب سے لوگوں نے یہ کہیں کی صحافت شروع کر دی اور شوع کے
 مصوب ہوئے وقت تک یہ پیش گوئی خاص طور سے پوری ہوئی ہی۔ اور یہ صحت منج
 اور اسوس مراد ہے اس رعب جس سے یہ معلوم ہو کہ موت چھنے گی۔

"دلیوں کے خیال کھل جائیں" اس کا حلق حاصل کر ۳۶ میں آپ سے ہے
 جب شوع مسیح سے مل کر پڑا ہے تو انسان کے دل کی حقیقت کا ہر پہلو کھائی چکا
 تو وہ فتح کو منوں کرتا ہے یا اُس سے دود ہو جاتا ہے۔

حشاہ نبیہ

آیات ۳۶ تا ۳۸

(۳۶) اور آخر کے نصیر میں سے حشاہ نام فتوآن کی بیٹی ایک بہت بھلی شہ نسبت
 عمر رسدہ بھی اور اس نے اپنے گواروں کے بعد سات برس ایک شوہر کے ساتھ رہے
 تھے (۳۷) وہ چودہ سی برس سے بیوہ تھی وہ ایک سے بڑا نہ ہوا کسی حکم کے واسطے
 روزوں اور عادی کے ساتھ عدوت کیا کرتی تھی (۳۸) وہ وہ کسی گھڑی دیوانہ ذکر کیا گیا

شکر کو بھی اس سب سے تو بڑھ سمجھتے تھے کہ یہ سب سے اعلیٰ ہے اس کا نام
انہیں کرنے لگے۔

آیت ۳۶۔ وہی وحی تھی جس سے وہی وحی تھی کہ اس نے اس کی عمر سنائی
کی ہوگی تو اس وحی سے وہی وحی کی ہوگی جو کہ وہی وحی سے وہی وحی سے
سلاطین اور راجوں کی سیلویوں کی مانند احوال ۲۰۲۰ء کے بعد یہی وحی سے وہی وحی سے
کے اندر نظائر نہ ملے گی ہر کرنی سنائی ۸ آیت ۳۸۔ اگر مالک خدا کی پریت ہے
تو یہ عظیم کا چٹھکا رائیہن افلاک کا وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے
آیت ۲۵۔ چونکہ عقائد سیکل ہیں نہ جتنی تھی نہ ان کے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے
والوں سے بات چیت کرتی بھی تھی لیکن وہ لوگ جو یہاں تک کہ ان کے منظر تھے
وہ سب خدا پرست ہونے کے سبب سے نہ وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے

ناصرۃ کو لوٹنا ربنا یسوع المسیح کا بچپن

آیات ۳۹ و ۴۰

۳۹۔ اور جب وہ خداوند کی فریاد کے تحت اپنی سب کچھ کو چھوڑ کر اپنی اپنے شہر ناصرۃ
کو پھر گئے۔ ۴۰۔ اور وہاں پر وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے
آیت ۳۹۔ وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے
عام اور مقدس صدامان کا معرکہ کو بھگوانہ وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے
نے کو مقدس کوئی نے مٹی کی کھل میں رہی تھی اور کٹر تھا کا خفا ہے کہ انہیں
مقدس میں سے پہلی انجیل (جیسی وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے)
کے بعد بھی گئی تھی نہ تب ہی بھی یہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے
مسیح کا وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے
ہو، خدا کی عبادت میں وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے
تلاش کر کے دوسرا وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے
عہد نامہ میں مٹی کے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے
وجہ ہوگی کہ مٹی کی کھل کو انہیں کرے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے وہی وحی سے

سے قریب قریب ہمیشہ اُس کی عمارت کو مختصر کر دیا۔ مُقدس موقعاں کچھ کچھ کم انداز
کر لئے پڑے۔ سدا سدا میں کا یہ جہاں ہر جگہ اُس کی ساری کائی تھا
واقعات کا سلسلہ پوچھ لپٹتا ہے۔

۱۔ یسوع کی پیدائش کی سنیں کوئی یہ ۳۰ عرصہ مُقدسہ البتہ سے مُطابق کرنی
ہے۔ ۳۰ عرصہ مُقدسہ کے واسطے جانتے کے بعد یوسف پر فرسہ ظاہر ہو کر حقیقت کا
مکشف کرتا ہے۔ ۱۳۰ عرصہ مُقدسہ یوسف کے گھر میں رہتے کے لئے جاری ہے۔ ۱۵
یوسف اور عرصہ مُقدسہ بیت لحم پہنچا ہے جس میں ۶ یسوع کی پیدائش کے میل میں مصر
سوں۔ بیت لحم کو وہاں لائے کے بعد یسوع کی پیدائش کا تھا اور مُقدسہ خاندان کا مصر میں بھی
جانا۔ ۸ مصر سے نکلنے پر وہاں پھر بیت لحم پہنچا۔ ۲۰ عرصہ کا فیصلہ کر کے ناقصہ میں حاکم رہتے
ہیں۔ (گوڈے۔ GODET)

آیت ۳۰۔ چونکہ یسوع نساہ کامل تھا اسی لئے وہ اور لوگوں کی طرح عدد
قامت اور عرصہ میں ٹھہرنا چاہا۔ اُس کی ترقی نہ گماہ ماکوئی بُری تھی نہ اچھی۔

یسوع المسیح کا بیکل میں رہ جانا

آیات ۳۱ تا ۵۲

۳۱ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۳۲ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۳۳ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۳۴ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۳۵ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۳۶ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۳۷ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۳۸ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۳۹ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۴۰ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۴۱ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۴۲ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۴۳ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۴۴ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۴۵ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۴۶ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۴۷ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۴۸ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۴۹ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۵۰ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۵۱ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔ ۵۲ اُس کے ماں باپ پر برس پڑا۔

تھے کہ تم کو معلوم نہ تھا کہ مجھے ہے باپ کے ہاں ہوں، مقرر ہے کہ (۵) مگر جوت اس نے اُن سے کہی اُسے وہ نہ سمجھے۔ (۵۱) اور وہ اُن کے ساتھ وہ نہ ہو کر نہ رہا جس کو وہ اُن کے تابع رہا اور اُس کی اس نے نہ سب باتیں ایسے دل میں رکھیں (۵۲) اور یہ سب حکمت اور قدر قامت تھی اور خدا کی اور نشان کی مقبولیت میں تھی کرتا گیا

شرعی طور سے نہ تھا کہ یہودی سال میں ہاں ہر سال میں حاضر ہوں یعنی یہودی کی عہد عید ضیاء اور عید فصح اور عید صبح کے موقع پر کے موقع پر جب کوئی بڑا کام ہو اس کا موقع تھا تو اس کے موقع پر جہاں کہ جہاں تھا کہ وہ خود خود شریعت و پورا کرنے کے قابل ہو گیا ہے اور بن شریعت کہتا تھا اس زمانہ میں ڈاکوئی کا ڈر تھا اور زیارت کرنے والے فلاح کی ضرورت میں بھیجا کرے۔

آیت ۳۲۔ عید کے ساتوں دن پورے کر کے کوٹنے کے لئے یوسف اور مریم کا فضل میں چھ گئے۔

آیت ۳۳۔ غالباً تم مقدسہ قافہ میں عورتوں کے ساتھ بھی اور یوسف قافہ کے دوسرے حصہ میں تھا جس سے فرار دار اور قابل عسار ہونے کے معنی کوئی فکر نہ تھی۔ یہ مقدسہ ہے یہ سمجھا ہو گا کہ وہ یوسف کے ساتھ ہے اور یوسف نے جہاں کیا ہو گا۔ شروع مرتبہ قدر کے ساتھ ہے۔ رات کو جب خدا کا کھانا کھائے کے لئے سب گھر سے جمع ہوئے تو اس میں بڑا کام ہوا۔

آیت ۳۴۔ بنی رور کے بعد غانا ایک دی سفر کا جس کی نام کو بڑا کام نہیں بلکہ ایک دیوسف اور مریم مقدسہ ڈھونڈنے ہوئے ہوئے اور تیسرے دی انہوں سے شروع کو ڈھونڈنے ڈھونڈتے ہر سال ہی میں دیا۔

”استادوں کے بیچ میں۔ استاد ہیکل میں سیکھایا کرتے تھے عیسایہ شروع بعد اس سکھایا کرتا تھا۔ (مقی ۲۱ ۲۳)۔

”میتے اور اُن سے سوال کرتے ہوئے پوچھا۔ اما لب لبم کی حیثیت سے ہے۔“
 آیت ۳۵۔ ”دنک تھے۔“ رور کا عقار۔ رور کے لیے اسے اسی سالہ باتیں کرتا رہا کہ سب کو معلوم ہو گیا کہ سب کا بھی سی دیتے، جسے اس میں نہیں کیا۔ اور اسے کہ شروع غرض سمجھ اور چال چلن کے نقطہ اسے نظر سے درجہ کہاں تک پہنچا دیا تھا۔

وہ کامل بڑکا تھا ۔

آیت ۴۸ - مرنے والے شخص کو زندہ کرنا ہے کہ وہ دونوں فکر اور رنج کے ساتھ
اسے تلاش کرتے رہے ۔

آیت ۴۹ - کیوں ڈھونڈتے تھے ؟ یاد رہے کہ اردو دور ہندی کا یہ
معاذہ جس کے موافق بعض کیوں ان کے ریاستہائے کے لئے استعمال ہوتا ہے یونانی میں
مذبح نہ تھا (جیسا انگریزی میں مذبح نہیں) یہ لفظ زیادہ تر استغفار کے لئے آتا ہے ۔
مطلب یہ ہے ۔ تمہارا بچہ ڈھونڈنے کا کیا مطلب تھا ؟

”اپنے باپ کے ہاں ہونا ضرور تھا“ یہ خیال جو بعضوں نے تصور کر لیا کہ
یسوع کو محض بیٹسہ کے ذمت اپنی حیثیت کا احساس مؤخطی طور پر غلط ہے کیونکہ
بارہ برس کی عمر میں اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس کا باپ خدا ہے ۔

آیت ۵۰ - ”ان کے نالغ رہا“ اسے دل آپ کا فرمانبردار بڑکا تھا ۔ اور ان کے
حکم کی تعمیل کرتا تھا ۔

آیت ۵۱ - یسوع کے روکین کے بارے میں اور کچھ معلوم نہیں ۔
”حکمت“ - یہ علم نہیں بلکہ معلومات کے صحیح استعمال اور تمام حالتوں میں شکیں
فیصلہ کرنے کی لیاقت ہے ۔

”خدا کی مقبولیت میں ترقی“ - یسوع کامل بڑکا تھا لیکن کاملیت وہ قسم کی موتی
ہے جس کا ہر فرد ویت کے رنگ میں جھٹکے ذلت الہی کی کاملیت ڈوسا مطلب ہے عیب
ہونا ہے ۔ مثلاً چھوٹی گولائی اور سائیت ٹری گولائی دونوں کامل ہو سکتی ہیں ۔ عمریوں کے
خط میں لکھا ہے ۔ ”مادہ بودیشا ہوئے کے اس نے دکھ اٹھا“ بڑھا کر مرداری کیسی ۔
(عبرانیوں ۱: ۱۵)

حصہ دوم

رَبَّنَا یَسُوعَ کا مُقرر ہونا

باب سوم

یوحنا کی خدمت کے آغاز کی تاریخ

آیات ۲۰

ا۔ برٹش قیصر کی حکومت کے یہاں رہیں مگر جب بپتیسٹ پیرشس پروردہ کا حکم تھا اور میر دوس گھنٹ کا اور جس کا بھی فیصلہ اوتارہ اور ترخوئی تیں کا اور تیں پہلے کا حکم بعد رمل اور حثہ اور کا افسار و راہن تھے اس وقت خدا کا کلام میدان میں آتا ہے یوحنا پر تاس ہو ۔

جیسا پہلے باب کی یا پتوین آیت میں مقدس لوقہ مقدس یوحنا کی خدمت کی تاریخ بتا رہے تھے عہد نامے کی تواریخ کے مطابق ہے ۔ یہاں کہیں کوئی نہیں ہوا ۔ یہاں کلام کی سچائی کی ایک دلیل ہے کوئی شخص کہ میں سکتا کہ ہم چند ہی حیرت کی تاریخ کوئی کیا بھی ہو مگر اس کے لئے کہ اسل کوئی نام کہانی نہیں ۔ یہ حلال پر سنے رہا ہے میں تاریخ کھانا میں مگر اس کے لئے کہ ایک مشکل دیکھتے ہیں ۔

آیت ا۔ برٹش قیصر کی حکومت کے سہ رہیں برس ۔ اوسن فہرہ سکھ ہیں جو اس مسئلہ میں تریق میں عہد مقرر ہوا کہ کوئی شخص نہ تھا اور اس وقت سے تریق کو حکومت میں شریعت حاصل ہوئی ۔ یہاں پورا سا عہد پر معلوم ہیں کہ تریق کی حکومت کا شروع کس سال سے ہونا چاہتا تھا ۔ یہ مسئلہ

ہے بولکہ پھر نہ ہرے کہ یوحنا کی خدمت سلسلہ میں شروع ہوئی تھی۔ اس باب کی ۲۲ آیت میں بتایا گیا ہے کہ جب شروع نے تعلیم دینی شروع کی تو اُس کی عمر دس تیس برس کی تھی۔ (محرمانہ) ۳ برس ۳۳ یا ۳۴ برس کا عمر تقریباً ۳۵ کیلپاں سمست بنے) یسوع کی پیدائش پیردس اعظم کی موت سے پہلے ہوئی تھی۔ یوحنا کی خدمت کے آغاز کے وقت شروع کی رہ گئی تھی

پنطیس سیلاطس۔ یہودی تھا اور اپنے نامور خاندان کا بہتم و جبراع تھا۔ تو پیدائش سے یہ قیصر نے اُس کو اچھا منصب بخشا تھا۔ لیسوس قد یہودیہ کا حاکم مقرر ہوا۔ اُس کی حکومت ۶۸ء اتھی حکومت۔ علی احمدہ سیلاطس شروع کے حاکم کے تحت تھا لیکن عموماً اسے موصوں برابری حاکم زادہ دست بدازی میں کرتا تھا۔ قاعدہ یہ تھا کہ پیردس کے عہدہ تک پہنچنے سے پہلے آدمی فوج میں ایک علی عہدہ دار رہتا تھا اور یہ عہدہ کل کے کرپل کے عہدہ کے برابر ہوتا تھا۔ فرمیسس شروع سیلاطس کی ملت تھا جسے کہ وہ سخت آدمی تھا۔ وہ یہودیہ کے لوگ اُسے نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ ہر حال عام طور پر اُس کا مطہم حکومت زادہ خواب نہ تھا کہ چونکہ پیردس نے دس برس کے عہدہ تک اُس کو یہودیہ کا حکم دیا تھا۔

”پیردس۔ پیردس تھا اس قد نو پیردس اعظم ایک میں تھا۔ بطریق چار حصوں میں منقسم تھا۔ اس کا ایک حصہ تھائی تھا۔ سب اس کا بادشاہ۔ تقدیر ہو تھا تاہم تو قیصر کے تحت تھا۔ اس کا خیال یہیں جب کہ لندراں ہاں دروازہ تھا۔ تھا۔ قیصر پیردس اعظم کے سچوں میں سے سب سے اچھا تھا۔ نرنوں اس کے رب کی طرف تھا۔ پیر نے عہد نامہ میں اس کا نام بھی ہے۔“

”لیساٹاس اُپیشے کا حاکم تھا۔ اس شخص کا ذکر تواریخ میں اور کئی جہں ملتا اور بعض موجدیل کا خیال ہے کہ تواریخ نے غلطی کی بیان تو بعض موجدیل کہتے ہیں۔ لیکن کار و استطاعت کو سامان اس کا انہی کہتا ہے ایک تہہ و نہایت شہادت پیردس کا دم ہے اور اس پر یہ گندہ کیا ہو ہے کہ وہ یوحنا کی ملک کا حاکم تھا۔ آیت ۲۷ حشا اور کافی۔ تورات میں یہ ایت ملے کہ یہ دربار میں

موت تک مرد و کاہن رہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ اس حکم پر عمل کیا جاتا تھا یا نہیں۔ ہم محض اتنا جانتے ہیں کہ عرصہ دراز سے مذہب ہوں یا جاگوں کا دستور تھا۔ یہ اپنی ذاتی خوشی کی مصلحت کے توسط رکھتے ہوئے جب مناسب سمجھتے یہ مرد و کاہن کو برطرف کر کے ہارون کی نسل کے دوسرے آدمیوں کو ان عہدوں پر مقرر کر دیتے تھے۔ (کاہنی عہدوں سے رومی حاکم حسب خواہش فائدہ اٹھاتے تھے) درحقیقت ایک سے زیادہ مرد و کاہن ہوں ہو سکتے تھے جس کے بعد کسی شخص حواء کو سردار کاہن مانتے رہے جسے درجہ پست کا بیٹھا جس کو تو وہیں نے مقرر کیا تو اس کا ہلکا ہلکا دس لکھ اس کا اثر و شوق کافی تھا۔ اسی لئے یہ فرض ہے کہ یہ دونوں سردار کاہن تھے۔

یوحنا کا بیٹہ اور تعلیم

آیات ۳ تا ۴

۳۔ اور وہ یروشلیم کے واسطے گرد و لواح میں جا کر گناہوں کی معافی کے لئے توبہ کے بیٹہ کی مساعی کرے (گلا۔ ۴) حسب بیعتہ بنی کے کلام کی کتاب میں لکھا ہے کہ یہاں میں پکاراں و سے کی گواہی ہے کہ عہد و دہ کی راہ تیار کرو۔ اُس کے راستے سے مدھے شاؤ۔ ۵۔ ہر ایک گناہی مرد و کاہن کے لئے اور ہر ایک پہاڑ اور شہر حاکم جائے گا اور جو شہر ہے رہدھا اور جو انجی چکا ہے جو اور راستہ بنیگا۔ ۶۔ اور ہم سرخدا کی سخت دیکھے گا۔ ۷۔ پس جو لوگ اُس سے پیٹتے ہیں کو نکل کر آئے ہمدہ اُن سے کہتا ہے اسے سب کے بچے یا تمہیں کہیں نے بدیا کر آئے وہ سے عصب سے بھاگو، ۸۔ پس وہ کے موش پھل ناؤ اور اپنے وہیں ہیں یہ کہنا شروع نہ کر کہ انرا ہم ہر باپ ہے کہ نہ کہ میں کہ سے کہتا ہوں کہ خدا ان بھروسے سے اراہم کے لئے اولا۔ ہر کر سہ ہے ۹۔ وراپ تو دشمنوں کی ٹریٹھا ڈا رکھتے ہیں جو درخ۔ اچھ ممل میں لاناؤ کال او آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ ۱۰۔ ہوں سے اُس سے پوچھا ہے کہ کہ ۱۱۔ اُس سے وہ وہیں اُس سے کہتا ہیں کے پاس دوڑتے ہوں دو اُس کو جس کے اس مہو بانٹ سے، درجس کے پاس کھاتا ہو، بھی اس ہی کرے

سے تب کاٹے گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ مزا بہک ہی قہر ہے۔
آیت ۱۱۔ "مفسدس یوتخاتنا" ہے کہ جس کے ماس ضرورت زندگی سے زیادہ
 مال یا کچھ ہی ہے تو دوزخ کی مذکورہ ایک اعلیٰ شروع ہی ہے کہ ہم لوگوں کی
 جسمانی ضروریات کو ڈر کریں۔ ہمارے خداوند سے جو ۱۱:۲۵ یعنی ۲۵:۲۵ کے
آیات ۱۲ و ۱۳۔ "محصول لینے والے"۔ اس نادر میں محضوں کے کام کی
 اور معنی بھی اور بڑے بڑے۔ سرمایہ دار تاہر اس کا ٹھکانہ لینے سے اور پھر فوج
 حاصل کرنے کے بعد ٹھکانے کے حصص پر بڑے شہسداروں کے ہاتھ پڑ گئے۔
 رہا کہ ٹھکانہ حصول مستور کرنا مشکل ہونا تھا۔ ورنہ محصول سے لے کر خارج
 اٹھاتے تھے۔ یہ پاکہ محصول ان کا دوسرے دوسروں کی طرف سے جمع کیا جاتا تھا یہ شری
 مر کی بات تھی کہ ایک کسروم ملک ہنود کی عوامی ضروریات و روحانی
 کی عوامی بلکہ تفریح کے پاس بھی مانی تھی۔ ہنر و دیس مپاس مانتا۔ دشاہ تھا۔ رندی
 حکومت کا مانتی تھا اس نے اس کا محصول بھی مکروہ سمجھا جاتا تھا۔ لیکن پوختا جس
 کتاب اس پیشہ کو ترک کرو و ملک العالی سے محصول لینے کو۔

آیت ۱۴۔ "سب رسول"۔ پوچھا۔ یہ دینی یا ہی ہے۔ انہوں نے
 فوج کے۔ دینی مسابہ ہنودی و رست قدرت تھے اور انہوں نے اس سے ہنس
 ہی کہ پوختا کے پاس آئے ہوئے۔ اس وقت دینی یا ہی لوگوں کا بھی ہم کرنے تھے
 اور محصول سے دلوں کی فوج کا۔ دیتے تھے۔ پوختا یہ نہیں کہا کہ تو یہ محصول
 خیر و دو ملک یہ کسا کہ ظلم کرو۔ جھوٹا رام رکھاؤ۔

نجات دہندہ کی آمد کی پیشین گوئی اور میر و دیں کا ظلم
آیات ۱۵ تا ۲۰

یہاں جب ٹوٹا تھا اور سب ہے۔ پھر دوسری قوم کی آمد سوچتے ہیں
 کہ یہ دوسری قوم ہے یا نہیں (۱۵) کو تو جتا ہے اس سب سے ۱۶:۱۵ میں دیکھیں
 پانی سے پتھر پڑاؤں ٹھہرے۔ ہر درت دہالے دلائے ہیں اس کی بھی
 کا سہرہ کھوتے۔ کے دن نہیں دیکھیں روح القدس اور آگ سے ہتھ دے گا

میں، اپنے بھائی کے گھر میں میں اعضا تو میں نے ہر دو باس کو دے دیا کہ وہ اپنے مشورہ کو چھوڑ کر اس سے شادی کر لے۔ اتنی زبردستی کی غیلوں میں یہ موضوع زیادہ مفصل طور سے بیان کیا گیا ہے۔ مورتی کو نہیں بتاتا ہے کہ ہر دو باس کو ڈرک کر بھٹنا اس معاملہ میں لغات کا باعث ہو گا یہی وجہ تھی کہ اس نے بھٹنا کو قید میں ڈال دیا۔ غالباً دونوں بیانات درست ہیں۔ مقدس کو قانون باب کی نو بیست میں بھٹنا کے قتل کا ذکر کرتا ہے۔

یہاں یسوع کا بیٹسمہ

آیات ۲۱ و ۲۲

(۲۱) جب سب لوگوں نے بیٹسمہ سے یسوع نہیں پہچانے کہ وہ مارتھا تھا تو اب بڑا کہ اس میں کچھ گمراہی اور زحمت میں حصہ لینی ضرورت تھی کہ بھٹنا کی مانتا اس پر نازل ہوا اور اس میں آوری کہ وہ میرا پیارا بھائی ہے۔ بھٹنا سے بھٹنا بھٹنا آیت ۲۱۔ باب ۲۱ میں لوگوں نے بیٹسمہ میں۔ معلوم ہوتا ہے کہ بھٹنا بھٹنا کم ہو گئی تھی۔ یعنی بھٹنا کا کام ختم ہو گیا تھا۔ چوتھی اچھل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کام کافی عرصہ تک جاری رہا تھا ۱۲۳ سے ۱۲۴ تک۔ اتنی ہی بھٹنا میں ذکر ہے کہ بھٹنا نے یسوع کو بیٹسمہ دینا دیکھ لیا کہ اُسے ہی اپنے بھٹنا میں خیال کیا (۱۲۴) اور آج کل بھی بھٹنا کی عادت رہنے دے کے وہ میں ہی سے اس پیدا ہوتا ہے کہ یسوع نے کیوں بیٹسمہ کیا۔ اس کے جواب میں اس کے مختلف جوابات ہیں۔ بعضوں کا خیال ہے کہ یسوع نے بھٹنا کے نام کی وجہ سے بھٹنا بعض یہ سوچتے ہیں کہ یسوع یہ حالت تھا کہ بھٹنا اس بات کا انداز کرے کہ میں جو کہنے دلا ہے وہی بعض عکس کا یہ خیال ہے کہ یسوع نے بیٹسمہ کیا ہے یہ دیکھا جاوے کہ اُس نے اس وقت سے اپنا گھر چھوڑ کر عہدہ خدمت شروع کر دی تھی۔ ہماری نگاہ میں درست خیال یہ ہے کہ بھٹنا دو جہل نے رسم اصطلاح سے ہے کہ بھٹنا کے لئے بھٹنا کیا بھٹنا میں اس طریق سے یہ ہمیں کوئی پوری ہوئی کہ وہ بھٹنا میں گیا تھا۔ یسوع ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲،

گوہ نے حتی المقدور ہر چیز کی دریافت کرنے میں قصد کو کسب کی بھی۔ مگر وہ ہے
نسب ناموں کی بڑی قدر کرتے تھے خاص کر وہ درج جن کی نسبت کسی اعلیٰ درج سے
ہو جاتی۔ مثال کے طور پر جو سیفیں مزارح اپنے نسب نامہ کا ذکر کرتا تھا کہ وہ
کرمس کا نسب نامہ ہیکل میں محفوظ رہا تھا۔ حالانکہ یہی سہارا کے ہوگ ہے
نسب ناموں کی بے حد حفاظت کیا کرتے تھے اور کوفاتے اپنی سیدہ خطیفات
کے سلسلہ میں بڑے شرف کا نسب نامہ ضرور دیکھ رہا تھا۔

آیات ۲۷ تا ۲۸۔ پہلی انجیل کے برعکس کوفاتے سے یہ دکھنا چاہا کہ یسوع
مسیح تمام ہی نوع انسان کا سچا و ہندہ ہے۔ اس لئے اس سے بڑا نام سے
چلے کا نسب نامہ عیسا عذرا متقی سے معلوم ہو سکتا ہے لکھا ہے اور آدم تک
پہنچا ہے۔ بابا آدم کو وہ خدا کا بیٹا اس لئے تامل ہے کہ خدا نے اسے خلق کیا تھا۔

رنگ سے ساگر دون یاں میں سے یک سینہ پر ضرور غلبہ کی ہوگا
 آیت ۱ - زوج کی بدابت سے - شیوع کی آرائش کوئی نجات بات نہ
 بھی اپنے خاص کام کے شروع میں شیوع کو سوجھ بڑا ہوگا کہ اس غنیمت کام یعنی دنیا
 کو گنہ سے بچنے کا کام کس اصول پر کیا جائے - وہ عرصہ دراز تک سنان میں
 گنہ کرنا اور وہاں اور وہاں مشغول رہنا - لہذا اس سے پہلے اس نے مار
 یا - اپنے کام پر غور کیا ہوگا اور اُسے اندر سے اڑا پڑا ہوگا کہ کام کیسے طرح کرے
 آیت ۲ - سنس سنس ہوتی ہے بھی مدح و ستائش کہ ہے - مرنے سے شہانہ دکھنے سے
 مطلب یہ ہے - ایس اور اس کے مرنے کا کرنا عہد نامہ میں لائے -
 (مقتضی ۱۲۵ - ۱۳۱) عام خیال ہے کہ اُنہوں نے خدا کے خلاف لغو بات کی تھی اور
 بہت سے نکالے گئے تھے حالانکہ پاک کلام میں اس کی بات کوئی خاص غلطی نہیں
 (دیکھو نوٹ ۱۸ - ۱۱۸) ان ٹری ریلوں کو ٹرٹ طاقت حاصل کیے لکس ٹی کو جاکے
 بروہر زور آور کھیں نہیں مان چاہئے :-

"کچھ نہ کھایا ... اُسے بھوک ملی" - علوم میں ہے کہ متاع و رزق
 میں ایسا عرق بھاکہ کھانے پینے کی مدد نہ ہو - بھی - ہر میں بھوک سے ملے گی
 آیت ۳ - اگر کوئی خدا کا پیشا ہے - سب سے بڑا مہینہ - یہ کہ وہ میں
 شک پیدا کرے گی کو سنسن کرتا ہے - (مقامہ کس بعد اس ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ سے ایس
 نے وہ آور ٹی ہوگی جو شیوع کے پیشہ کے وقت خدا کی طرف سے آئی تھی وہ ۱۶۳
 وہ شیوع کی تہائی اور بھوک کو دیں کے طور پر منس رہا ہے - "کی تو داعی - اب اللہ سے
 دیکھئے میں اب میں مصوم ہوتا"

"اس پتھر سے کہہ کہ روٹی بن جائے" سوال پیدا ہوا ہے کہ اس کرنے میں
 کیا عیب تھا؟ شیوع اس سے کہہ کو خیر رکھے تو اچھا - اس سے انسانی نہ کی نہ کرنی
 بھی مختصرانہ طور سے روٹی بنانا اس علف کے اس رفک میں - مردہ سی قدرت کو
 پتہ نہ تھا کہ لے نہیں استعمال کرتا تھا

آیت ۴ - شیوع نے اس کتاب کی ایک ایک سے اس کتاب کو دور کیا -
 (۲۸) غلط بات یہ ہے کہ متوں آرائشوں کو اسی کتاب کی کتاب سے دیکھو

کہی جی سکتا تھا اگر تو خدا کا بیٹا ہے (۷) سب لوگوں کے سامنے ایسا منہ کر دے تاکہ وہ دنگ ہو کر رہے۔ اس نے یہ مختار ہوا۔ شیوع نے استف ۶ کا اقتباس پیش کیا۔ اس آیت میں کہ یہ مطلب ہے کہ خدا کو آزمانا، تمہیں عبادت شیوع نہ ملے۔ آسمانی نشان دکھائے سے گریز کیا کرنا تھا۔ امتی ۱۰: ۳۹ میں کہ مفسر یہ لکھا کہ وہ گناہ مند سے خدا کی بات ہی کو نہیں کریں اور اس سے ہٹا رہا۔ اس نے کہ بعض متجو بہ کر دے سے خدا پر ہاں لائن ہم اس بات پر غور کریں کہ اہل آدم سے شیطانی سازشوں کو اس طور طریق سے روکیا تھا جس طور طریق سے انسان اس سے رو کر سکتا ہے اسی رُوح کی تلواریں جو خدا کا کلام ہے۔

امیتس لعن نے شیوع کو اس کے کام سے متعلق آزمایا تھا اور ایسی جہانکی سے آزمایا تھا کہ وہ جو سر تا پا عضویت تھا۔ اسے اپنے جنگل میں کھنسا کر ایسا گرائے کہ وہ خدا کی مرضی پوری کرنے سے قاصر ہے۔

آیت ۱۳ ”تم آزمائشیں کر چکے“ یعنی آزمائشیں شیوع کے کام کے متعلق تھیں کیونکہ امیتس شیوع سے صرف کچھ عرصہ کے لئے ہی جدا ہوا تھا۔ اس نے خداوند کو آزمایا تھا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے خداوند نے اس سے کہا کہ ”وہ جو میری آزمائشوں میں میرے ساتھ رہے۔“ (۲۴: ۲۸) شیوع شیوع میں اپلیٹس نے خداوند کو ستر بار دکھا کہ آزمایا تھا لیکن تری ہفت میں رہا۔ فق کا میں خوف آمد۔

حصہ سوم

نجات دہندہ کا گلیل میں ظاہر ہونا

رَبَّنَا یَسُوعَ کے کام کا آغاز

آیات ۱۳ تا ۱۵

۱۳۔ پھر مَیْسُوعُ روح کی قوت سے ہر اُن کو گھل کوٹھا اور سارے گرد و نواح میں اُس کی شہرت پھیل گئی۔ ۱۴۔ اور وہ اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا رہا اور سب اُس کی بڑائی کرتے رہے۔

اصل میں یسوع کے کام کا کوئی مَیْسُوع نہیں تھا۔ مگر صرف مُقَدَّس لُوقَا کے بیان میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ مُقَدَّس یُوحَنَّا کی مجلس میں بتایا گیا ہے کہ یسوع نے اس سے پہلے یہودہ میں کام کیا۔ رُوحِ ۲ (۲۳ و ۲۲) مُقَدَّس یُوحَنَّا ہی خانائے گھل کے مجموعے کا ذکر کرتا ہے اور پھر یسوع کے دو بارہ گلیل میں آنے کا حال بتاتا ہے۔ رُوحِ ۴ (۴۵۰)۔ یسوع کا دُعا بھی واقعہ ہوگا۔ اس باب کی ۳۴ آیت سے ظاہر ہے کہ یسوع نے کفرسوم میں ٹھہرے دکھائے تھے۔ مقابہ کوڑے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہیل کی آیت ۱۶ سے ۳۰ تک نہ کوڑا ملا۔ حرہ ۳۱ میں کہیں جس کا ذکر مکی در قرآن کی آیتوں میں ہے (مٹی ۳)۔ ۵۴ سے ۵۸ تک، مرقس ۶ سے ۶ تک، اور ان انجیلوں میں تاثر کا ذکر نہیں۔ فقط یہ کہ وہ اپنے وطن میں ایسی گھل کے علاقہ

میں تاصرفہ میں رَبَّنَا یَسُوعَ کا قبول نہ کیا جانا

آیات ۱۶ تا ۱۸

۱۶۔ اور وہ تاصرفہ میں آیا جہاں اُس سے بددش پائی بھی اور اپنے دستوں کے

جب غیر یہودی مسیحی ہونے لگے تو اسرائیلی مسیحیوں میں اس بات پر بے حد بحث و
 مباحثہ ہوا، کہ آپ کی کوئی کرا کر موسوی سرعب کو نہاد نہ تھا یا نہیں اقبال
 کے مندرجہ ذیل باب میں مرقوم ہے کہ وقت بعد کی ہدایت سے عیسائی کے بعد
 کہ جو حکام دینی سمجھے گئے آپ میں حدت کی پسندی ضابطہ میں بھی سبکی و سہولت
 کی ہے آپ نے اہل کوشیجی عبادت کی مادگاری میں مانتے لگے ۱۷۱ھ میں ۲۷۱۱
 ۲۷۱۱ھ میں ۱۰۰ کوئی شخص شریعت کے احکام کے درپے سے سمات نہیں پایا گیا
 ۱۰۰۰ کیوں ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ چنانچہ ہم کو بھی پیشہ کر غریبیت کے نوہالی مقصد
 کو پورا کریں اور ایک دن کو خدا کی عبادت اور اپنے خداوند کی قیامت کی یادگاری کے
 لئے مخصوص کریں اور جو عیسائی کو یہودی طور پر پورا کریں ۵

عبادات حائے نور میں ان عبادت حائوں کے متعلق تذکرہ در حکم ہیں۔
 جب اسرائیلی وک بائیں میں اسیر ہوئے تو قوم کو فدا و اور خاص گزوریں اور غیوں
 کے صحیفے رچھے اُس زمانہ میں موجود تھے اسکا نے کے لئے عبادت خانے قائم کرے
 دیے۔ یہ وہ شہیم کی بریادی کے بعد دستہ بہت سے عبادت خانے بنائے گئے۔
 عبادت خانہ کے لئے یونانی لفظ SUNAGOGUE ہے۔ اور انگریزی میں لفظ
SYNAGOGUE معنی ہے جس کے معنی جمع ہونا یا اجتماع کے ہیں ۵

پھر عیسائی کے لئے لکھا "چوا" اور یہ سمجھا کہ جب مشنروں نے عبادت خانہ
 میں آنا تھا تو اس سے پاک کلام پڑھنے اور حفظ پانچین کوئے کی درخواست کی
 جالی میں ۱۵۶۲ھ میں توبیت سے رد پڑھا جانا تھا پھر یہ کہ صحیفوں
 سے اس سے پہلے شریعت کی توبت بھیجیں مکی تھی۔ اسکا آپ سے اکثر اس قسم کی
 درخواستیں ہوتی رہتی تھیں کہ آپ حفظ فرمائیں ۱۰

آیت ۱۰ - یہ زیادہ کا وہ مقام نکالا کہ وہ کا پڑھا عبادت خانہ یہودی پڑھا
 معنی ہوا چندہ متح کے دم سے مسلسل قائم ہو گیا تھا۔ یہ حال اس حدت کو یستہ
 کہ جو یہ سے پڑھا عبادت خانہ مقرر تھا۔

کتاب سے مرقوم ہے کہ ایک کلام نے طہار یک صدوق یا اس کی میں مرقوم
 ہے کہ عیسائی کو طہار کھوں کہ وہ نکات پڑا۔ وہ مقام نکالا کہ عیسائی غائب ہوا

ہیں کہ یسوع ۔ میں مرقم کو حسب مصلحت ۷۵۰ سکہ سے اس روز کی نی در دھڑکا تھا
 آیات ۱۸ و ۱۹ (متی ۲۶) معلوم پہنچاتا کہ یسوع نے اس کو دے دیا
 یوں اٹھل ہیں یہی تھی کہ آپ نے یہ نظریہ لکھا تھا۔ یسوع نے اس حکم کے
 زمانہ میں درود پڑھا تھا اور نہ ہی اس موقع پر احساس کا ترجمہ بھی کیا ہوگا۔ مرقم
 رہا اس وقت عیسائیوں کو پس نہ آیا اور لڑھکے کے بعد مطلب عام زبان میں
 سمجھا جاتا تھا۔ یہی دلیل دہائی رہا ہے۔

”روحِ شہید پر جسے بھی حقد ہفتے پہنچے اس کے ہر کے وہ روحِ مقدس
 یسوع پر مانل جو بھی ۲۱۰۳ و مرقم ۱ (دو جہا ۳۲۱)

”مغربیوں کو خوشخبری کو نہ یسوع کی ایک مبارک حقد نصبت ہے۔ ہندوستان
 میں جو لوگ یہ سکاٹ کر رہے ہیں کہ بھڑوں اور دیگر پنج ذات والوں کو کہ ت سے
 خدا میں رہا جاتے وہ خداوند کی اس جہاں کو نظر نہ کر دے میں۔
 مسیحیوں کو تو ایسی سکاٹ ہیں کرنی چاہیے۔ ہم یہ بھی کہ صاحبِ حقدیت
 اور متمول لوگوں کو بھی سکاٹ کی اسدہ دوت ہے۔

”اندھوں کو بینائی“ مسیح نے کئی ایک اندھوں کو بینا کیا تھا جو مشہور بات
 تھی مگر ابھی کہ مسیح خداوند کے مسکن، نور سے کراؤ میں اور مسیح دینا ہے

ان لفظ کا ماحولی (دو جہا ۲۶) مطلب بھی ہے (دو جہا ۲۶) ہم تک
 یسوع دینا کا اور ہے۔ (دو جہا ۲۶) اس کے شاعر بھی اس سے متا بہرہ کر رہی
 کو حالی حقیقت کے موافق و یا دیکھو دے واسے پھر لے ہیں۔ (دو جہا ۱۲)
 ”آزاد کروں“ کہنے ہوئے وہ میں جو یہ ظلم پہنچا ہے۔ ورنہ وہ جو دنیا کی
 مضمینیتوں میں مبتلا ہیں۔

”سالِ معصوں“ یا مقبولیت کا سال۔ غالباً مطلب یہ نہیں کہ یہ سالِ خدا کو پس
 ہے بلکہ یہ کہ اس سال میں خدا کو۔ کہے وہوں کو خاص رحمت سے متا کن ہے۔ اس
 سے یہ مراد نہیں۔ یسوع نے صرف ایک ہی سال کام کیا تھا کہ سال کے معنی یہ کہ
 ہیں علاوہ اس مسیح نے عام کا سال ان معصوں میں خاص تھا کہ اس میں لوگ
 میں سال کا قصد کرے جسے کہ کس لفظ کا ۵ سے اس کو یکھیں گے۔ غالباً پہلے

ضرر پہنچائے اُس میں سے نکل گئی۔ (۳۶) اور سبب چران ہو کر اُس میں کہنے لگے کہ
یہ کیسا کلام ہے کہ تکررہ، احسان اور قدرت سے ناپاک موعوں کو حکم دیتا ہے اور
وہ نکل جاتی ہیں (۳۷) اور گرد و نواح میں سر جگہ اُس کی دھوم مچ گئی۔

آیت ۳۱۔ چونکہ ٹوٹا ہے اسی میں ایک فریودی شخص کے لئے کبھی جس
ہولستہ میں کی سر میں سے وہ نکل گیا۔ اس لئے اسے یہ بتانا پڑا کہ کفر نجوم کلام
میں ہر اُس وادے کی کسی درخت میں اور مندر میں ایک زمانہ حال میں یہیں
کھلیک طور پر معلوم بھی ہیں کہ یہ کہاں واقع تھی کیونکہ آج کل سوائے کھنڈرات کے
اُس کا کوئی بھی مانی سرور دیکھئے (۱۵)

"سبوت کے دن" یعنی عبادت گاہیں۔

آیت ۳۲۔ خدا کے ساتھ۔ یہی یسوع ہم مشفقوں کی طرح ہیں سکھاتا
تھا اور دینے والوں کی راہیں کر رہے تھے۔ ہمارے آقا یسوع مسیح سے دانی علم
سے دوسروں کو متاثر کرتے تھے، یہی لئے عوام لے پھاں لے کر آئے، خدا کے ساتھ
آیت ۳۳۔ "نا پاک دیوا کی روح" یعنی اپنا پاک روح جو ایک دیوتا

سے نکل نکلتا ہے لوگ کہتے ہیں کہ ناپاک روح کوئی ہستی میں اس طرح کی جنت
ہو جو اب میں۔۔۔ اقول۔ بعض وہ یہ ہو۔ نہ کی حقیقت ہے، اس باب کا دلا کہ تہ ذرا
دوم بعض یہ دیکھئے کہ عمہ ماہرن آں طرح و۔ یہاں لوگ ان خیالات کے معتقد
ہیں اور ان کے درمیان جہد کر اور بھلا پھونک کر سے والے منت بہار مانا
اٹھتے اور لوگوں پر بڑا مضر و مصلحت حاصل کرتے ہیں مسموم۔ بعض علم کی رشتہ
یہ ہے کہ آپ مانتے تھے کہ فی زمانہ اس باب کی ضرورت تھی کہ آپ ہاتھوں کے خیال
کے موافق عمل کریں تاکہ زیادہ سالی سے وہ شفا پائیں۔ لیکن یاد رہے کہ جب ہم
عام انسانوں میں مقسم ہر دھن دیکھتے ہیں تو غیر مقسم ہر دھن کیوں نہ ہوں گی غیر
بہرہ بھی جانتے ہیں کہ بعض وقت کسی انسان کی شخصیت کے اندر ایک دوسری
شخصیت پیدا ہوتی ہے یا اُس کی شخصیت منقسم ہو جاتی ہے اور توں اُس کے
اندر ایک ہر دھن پیدا ہو جاتی ہے۔ جب ہمارے خداوند سے ہر دھن کا ذکر کیا تو
وہ تو جانی عالم سے ایسے واقعہ تھے کہ کوئی انسان آپ کی طرح ایسا علم نہیں رکھتا

تھا لہذا رام ا ہے کہ ہم انہیں کی باتوں کو پیش کریں، اور ان پر ایمان لائیں۔
آیت ۳۴ - ہمیں تجھ سے کیا کام؟ یہ بدروح تمام بدروحوں کی قائد
ہو کر بولتی ہے۔

”میں تجھے جانتا ہوں۔“ اور تجھ پر ہمدردی میں محبت ہے جس کے وسیلے
ہم کسی شخصیت کی گہرائی تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ محافط اور دشمنی میں بھی
ہی حقیقت ہوتی ہے۔

آیت ۳۵ - ”چپ رہ“ شروع اپنے حق میں بدروحوں کی شہادت نہیں دیتا
تھا۔ مرزا کی انہیں میں مرقم ہے کہ شروع نے بدروحوں کو بولنے نہ دیا کیونکہ وہ اسے
پہچانتی تھیں (مرقس، ۳۲) بدروح سے آدمی کی شخصیت کو چھوڑتے وقت
اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی جس کا مایاب رہ جاتا ہے۔

آیت ۳۶ - ”اختیار اور قدرت“ البسا اختیار جس کا کوئی انکار نہ کر سکا۔
وہ ایسی قدرت جس کے برعکس کوئی طاقتور نہ ہو سکا۔

آیت ۳۷ - شروع اس معجزہ کے سبب سے گرد و فوج میں مستور ہو گیا
لیکن بعد ازاں معلوم ہوا کہ وہ انہوں نے آپ کی تعلیم قبول نہیں کی

کفر نجوم میں دیگر معجزات

آیات ۳۸ تا ۴۱

۳۸، پھر وہ عبادت خانہ سے اٹھ کر شمعوں کے گھر میں داخل ہوا اور شمعوں
کی ساس کو بڑی تپ پڑھی ہوئی تھی اور انہوں نے اس کے لئے اس سے عرض
کی۔ (۳۹) وہ کہتا ہوا کہ اس کی طرف تھکا اور تپ کو چھڑکا اور ترنگی اور وہ اسی دم
اٹھ کر ان کی خدمت کرنے لگی۔ (۴۰) اور شروع کے ڈوبتے وقت وہ صبح لوگ جن کے
ہاں طرح طرح کی بیماریوں کے مریض تھے انہیں اس کے پاس لائے اور اس نے ان
میں سے ہر ایک پر ہاتھ رکھ کر انہیں چھڑا دیا۔ (۴۱) اور بدروحیں بھی چلا کر اور یہ
کہ کہہ کر وہ خدا کا بیٹ ہے انہوں میں سے مکمل تئیں اور وہ انہیں چھڑا دیا اور بولے نہ
دیتا تھا کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ یہ مسیح ہے۔

کی اجیل میں ہے۔ اسی ۱۴، ۱۵ اور ۱۶ آیتوں میں دیکھا گیا ہے کہ جس کی ترمیم سے طہر ہے۔ پہلی جیل میں جو بھی اجیل کا طہر ۱۵ اجالت کو پیش کر لے کی بجائے مضامین کا سلسلہ میں لکھا ہے اور مرقس نے بھی اوقات کے سلسلہ کو جہاں تک بند چلا ہے، نہ نظر میں تھا۔ پہلی دو جیلوں میں جھپوں کو ٹھٹھے کا ڈرہیں۔ کوئی نے غائب، بی تحقیق کو قتل سے ۱۴، ۱۵، ۱۶ ت معلوم کر کے اُسے قتل کیا۔ غائب کو بھی دیکھ سے۔

یہ مثال نہ درج ہے۔ وہی واقعہ ہے جس کا بیان جو بھی اجیل کے آخری باب میں مذکور ہے۔ جیلوں کے رت کو نہ کھلا سہ جاسے کی ناکامی کو جھپوں کے وقت میں اور کوئی کٹا بہت نہیں پائی جاتی۔ اس کے بعد انھوں نے کہہ دیاں شوع کشی میں ہے اور دیاں شوع کشی پر۔ یہاں سب کو معلوم ہے کہ وہ شوع ہے اور وہ شوع میں شوع نہیں بھلا جاتا۔ یہاں بطرس درج است کرتے ہیں کہ خداوند چلا جائے اور دیاں وہ پانی میں کود کر شوع کے پاس جاتا ہے۔

اجیل میں دو نام لفظ کا لغوی ترجمہ سمندر ہے۔ رومان نام TNAASSAN ہے۔ کوئی نے بالکل صحیح خدا سمندر کیا ہے۔ کوئی کہہ گیا کہ اجیل میں ہے۔ طہر فسی کے اسم کی طرف سے ہے۔ جس نے اجیل کے مقام پر جیل کے لفظ کو ترجیح دی ہے جیل کے کنارے کنارے جسکی یہ ایسی ایسی گٹ وہ جگہں ہیں جہاں سمیر طہر ہو سکتی ہے۔

”گری پٹی بھی نہ بھر کے زیادہ ہو جائے سے شوع پانی من دی نہ کر سکا۔ گینیرت“ یہ جیل گینیرت اور برہمن کی جیل کہلاتی ہے۔

برہمن ایک شہر کا نام ہے۔ وہ جیل کے کنارے واقع ہے۔ گینیرت ایک میدان ہے جو جیل کے مغربی کنارے پر ہے۔

آیت ۳۰۔ ”شہنیں“۔ بھر کے ہاں میں کسی کرنے کی عرض سے شوع نے ایک کشتی کو کھنڈر کے لئے مانا لی غلام معلوم جاتا ہے کہ ہمارا خداوند پاک اور پاکانہ شہن دی کر سکتا تھا اور بہت کم لوگ اُس کی دوا میں ملے۔

آیات ۴ وہ ”گھر سے میں لے چل“ عدم حور پر دوقمر کے جاں استغیٰ کئے
 جاتے تھے۔ ایک چھوٹا جاں جو کن رے سے چسکا جاتا تھا اور تارے کی طرف کھینچی
 لیا جاتا تھا۔ اس قسم کے جال ہندوستان میں اب تک استعمال ہوتے ہیں۔ دوسرا
 قسم کا جال بڑا ہوتا تھا اور گھر سے پانی میں کشتی پر سے ڈال دیا جاتا تھا۔ سمخوں کا
 جاں اسی قسم کا تھا۔ یسوع نے شاید عیسیٰ بنی یہ مصداق لیا کہ رات کو اسیں
 کا سامانی بھٹی لیکن اب پانی میں چھبیسوں کا ایک بڑا غول۔ ممکن ہے کہ یسوع نے
 ایسی قدرت کاملہ سے پھیلویں کو قریب بلایا ہو۔ سمخوں مسیح کے لیے ہر بغیر شک شبہ
 اور میں وقت چلے آئے ہر رضا مند ہو گیا۔

آیات ۵۔ اشارہ کر کے ”دوسری کئی اتنی دوسری پر حق کی آواز نہ بونچ
 سکتی تھی جب خدا تعالیٰ کو کوئی چیز اس کے کام کے لئے دی جاتی ہے تو وہ اکثر اوقات اس کا
 بڑا احداث ہے۔ یسوع نے ایک کشتی۔ مٹی تھی اور فصل اپنی سے دو کشتیاں پھیلوں
 سے بھر گئیں۔“

آیت ۸۔ ”سمخوں پھر اس وقت قاف نے اب تک پھر اس وقت کے روئے جانے
 اور اس کے مطلب کا تذکرہ نہیں کیا مگر یہ نام مشہور تھا۔“

”یسوع کے پاؤں میں گرا“۔ یطرس نے اور سمخ لے دیکھے تھے۔ مثلاً اس کی
 ساس کو شفا سمخ مٹی تھی لیکن اب ایک سمخ لے چنے کی شبیہ کے متعلق دیکھتا ہے جس سے
 اس پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ یہ خیال اس کرنا چاہئے کہ سمخوں بہت تر مٹکا رہا اور فصل
 سمخوں کا پانی کھڑی اور گناہ کو چھاننا اس کی مٹا رہی اور وہ عیسیٰ کی دیں بجے ہو کہ
 روحانی آدمی اپنی کمزوریاں اور غلطیاں یہ سست دنیادار لوگوں کے جلد سست کر لیتے ہیں۔
 آیت ۱۰۔ زہری کے بیٹے۔ یحشون اور یوحنا ان میں یحشون کا نام
 پہلے آتا ہے۔ شاعر وہ بڑا سمخائی تھا مگر غور طلب بات یہ کہ جب جیروڈ میں اگر کیا
 قول نے چاہا کہ بڑے بڑے سمخوں کو قتل کرے تو اس سے یہ فہمیت کو سمخوں کے ساتھ
 کہیں اور اس کو قتل کر دیا۔ اعمال

”اب سے تو آدمیوں کا شکار کیا کریگا۔“ (متی ۴: ۱۱) اور مرقس ۱: ۱۷ میں
 ”آدم گیر“ مقابلہ ماسی گیر کے لکھا ہے

آیت ۱۱۔ میں پوچھی سچیں سے معلوم ہوتا ہے کہ مشقوں اور یوختا عرصہ دراز سے
لیٹوے کے بعد جسم پر وہ نگار اُس کے ساتھ رہتے تھے۔ (روح ۱۲: ۱۳ تا ۱۴)۔

ایک کوڑھی کو شفا بخشا

آیات ۱۲ تا ۱۶

۱۲۔ جب وہ ایک شہر میں تھا تو دیکھ کر کوڑھ سے بھرا ہوا ایک آدمی یسوع کو دیکھ
رہے تھے۔ اور اُس کی منت کرتے ہوئے کہ اے خداوند! اگر تو چاہے تو مجھے
پاک صاف کر سکتا ہے۔ (۱۲) اُس نے ہاتھ بڑھا کر اُسے چھوا اور کہیں چاہتا ہوں،
تو پاک صاف ہو جاؤ اور اُس کا کوڑھ جانا۔ (۱۳) اور اُس نے اُسے تاکید کی کہ
کسی سے نہ کہتا بلکہ جا کر اپنے تئیں کاہن کو دکھا اور جیسا مومن نے مقرر کیا ہے اپنے
پاک صاف ہونے کی بارگاہ شہادت میں تاکہ اُن کے لئے گواہی ہو۔ (۱۴) لیکن اُس کا پرہیز
نہادہ جیسٹ اور بہت سے لوگ جمع ہونے لگے کہ اُس کی نہیں اور ایسا مہیا یوں سے شفا پائیں
(۱۵) مگر وہ جنگلوں میں اٹک جا کر وہاں گیا کرتا تھا۔

آیت ۱۲۔ شہر: یہ کون سا شہر تھا۔ مرقس ۱۔ ۱۱: ۱۱ سے جہاں وہی ٹہرے
ہوئے کیا گیا ہے، اس بات کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔

"کوڑھ سے بھرا ہوا" اگر یہ اسی کوڑھی مرض می تو وہی سخت بیمار تھا
جس کا ذکر پہلے کوڑھوں اور اُس کے ممالک میں ایک اور بیماری کوڑھ سمجھی
جاتی ہے۔ یہ سب مرض ارض ربیع میں ہوا، کمالات ہیں۔

ایک بیماری ہے جو بدست میں عام طور پر نظر آتی ہے۔ اس میں کھان کا
اصلی رنگ جاتا رہتا ہے۔ اس کی علامت وہ سفیدی ہے جو انگڑی میں ہو کر ڈرا
LEUCODERMA کہلاتی ہے۔ مگر یہ مرض نہ تو متعدی ہے اور نہ خطرناک تو
جی تیرا ہے۔ مگر اس کے مصل شہروں اور لینڈوں سے جھکا دینے والے تھے

خدا کا فرمان سورجانی کو بھی بیماری تھی۔ (کیکھو، سلا ۵: ۱۵)۔ یہ ہمیں معلوم نہیں
کہ یہ عارضہ "نی کوڑھ" تھا یا کوئی دوسری بیماری۔ ہر شہر و شہر میں اس آدمی کو جنگلوں
میں رہنا چاہئے تھا۔ مگر خزان ایک بڑا درباری اور بادشاہ کی قرب میں رہنے والا شہر

انسان نہ سوتا تو اس کو کسی جس میں مونا اور بے تک و چہ نہ سوتا اس خطرات کی حالت میں رہتا +

کوڑھ سے بھر سٹوا۔ اگر یہ بیکہ ناممکن کہڑھ تھا تو بھی وہ بڑت بپرو را کہ اگر یہ مسعد کھان کی بیری ہی + سار + سار + کے موقوف و پاک و صاف و بار دیا جاسکتا تھا +

آیت ۱۱۔ چھو "یہ عمل شریعت کے خلاف تھا مگر خداوند کسی شخص پر رحم کا اظہار کرتے تھے وہ اہل کلمہ یا سید نہ ہوتے تھے +

"نہیں چاہتا ہوں" لوزیسی۔ یسوع کی ضرب میں شاہد ہوں کہ یہاں سے وہ اس کی رحمت بہت سی تھا بھلا کر کو جات ہو گئے رک صاف رہتا ہے

"کو پاک صاف ہو جا" اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بپرو عمل کو باطنی تھا + آیت ۱۲۔ "تاکسیں" - پرتو یا جھوٹی کہ آپ نے ایسے الفاظ کیوں

استعمال کئے۔ اس کا سبب شاید یہ تھا کہ اس فقرہ شریعت کے خلاف کوئی کام نہ کرتے تھے جب تک کہ اس اجور نہ دوسرا دوسرا لوگوں میں زیادہ مل چیل سدا نہ ہو کہ

یسوع کو معلوم تھا وہاں ایسے تھے کہ لوگ آپ کو پکڑ کر پستاد اس پر اکوشت کر گئے تھے + ایک ہی خبری روڈ ایک صاف ہو گیا تھا اور صاف دھوا تا سہی ضربت + سم +

آیت ۱۵۔ اس کی اس نے غائب یا زیادہ تر سنی مانے کہہ گئے کیونکہ یہاں ہے۔ کا اس کی زبان و صحت + سم

آیت ۱۶۔ شروع انسان نجوم سے ملک پور دیا کیا تھا +

رہنا المسیح کا ایک مفلوج کو شفا بخشنا

آیات ۱۷ تا ۲۶

یہاں اور ایک وہی ایسا ہوا کہ وہ وحییم سے رات تھا اور فیسی در شیع نے نکلے

وہاں بیٹھے تھے جو ملک کے رہ گئے وہ شہر + یہاں سے آئے تھے اور شہر سے

کی قدرت شفا بخش کو اس کے سامنے ہی + یہاں اور یہ کو کوئی مرد ایک آدھی کو بوسٹونج تھا

چار پائی پر لٹے اور کو شیش کی کہ سے اندر لا کر اس کے اگلے رکھیں ۱۷۱ اور جب محیط

ایسا بن جاتا ہے کہ وہ دیگر لوگوں کو حقدار کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ (کوٹا ۱۸۰۹ء) پوچھا
 ۱۹۰۷ء فرقتی طبغہ اس بات پر زور دیا تھا کہ سر ایشیوں کا حقیقی ہوتا تھا ہے۔ اس
 شایر وہ ہر دو ہیں اور اُس کے حادان و رُہ مسوں کے کڑے مخالف تھے۔ ہر حال
 اگرچہ فرسی لوگ بہت سی عطیوں کے مرکب ہوتے تھے تاہم اُن میں سے بہتر سے
 ونسی واقعی دیندار تھے وہ صدوقیوں کے بھی مخالف تھے ۲۰ ۲۱ آیت تک نصیر کا
 (لاحظہ فرمائیں)۔

آیت ۱۸۔ "کئی مرد" مدرس کی دین سے معلوم ہوا ہے کہ جہاد آدمی تھے۔

(مدرس ۳۰۲)۔

آیت ۱۹۔ "کوٹے برہنہ" کہ "جب شروع تک معلوم کو نہ پہنچا سکے تو وہ
 کوٹے کے اوپر چڑھے اور کپڑوں مٹا کر کھب بھاڑ دی اور ستوں سے مرضی چاروں
 کو نیچے ڈکادیا۔" اس کا بیان بی بی شمعون کے سامنے بھی گئی
 آیت ۲۰۔ "اُس کا بیان دیکھ کر" یعنی نہ فقط مشغول کا ایمان بلکہ اُس کے دوستوں
 کا۔ یہ بھی ان الفاظ میں پایا جاتا ہے ہمارا ایمان ہمارے دوستوں کے لئے مفید
 ثابت ہوا ہے۔

"نہرے گناہ معاف ہوئے" یہ اُس آدمی کا فرج اُس کے گناہوں کا نتیجہ
 تھا درجہ، مرستہ ہے کہ گناہ گار ہوئے کا حصہ میں اکثر مصلحتوں کو شفا مانے سے ہوتا ہے
 آیت ۲۱۔ "گفر" شروع کے رعاظ کفر کے رنگ میں سمجھے گئے ہیں کہ
 اس کا اُحد کے کام میں دخل دیا کفر ہے۔ مثلاً: ۱۸ سے بدلہ دیا کفر میں داخل ہے
 کیونکہ خدا سے فرما ہے کہ "استقامت لیا کام ہے" میں ہی دوسرے گا" ۱۹ دوسرے ۲۰
 اسد ۲۱ ۲۲ ۳۵

آیت ۲۲۔ "شروع" نے عیسیٰ ہم سے مقبول اور غریبوں کے دلی حلال کو
 معلوم کیا۔

آیت ۲۳۔ "آسان" کہ ہے "میں میں گناہوں کو مٹا دے کہ وہ فی مشکل ہے کہ
 شروع سے معاف گناہ اور سب، اگر کوئی شخص نہ ہو گناہوں کی معافی دے سکتا ہے،
 اور یہی طریق کو رد کر سکتا ہے نہ محض کہنا تو آسان ہے کہ معافی کا اعتراف نہ کر سکتا

کیونکہ دیکھئے ۱۔ اسے درج معلوم نہیں کر سکتے کہ واقعی کونسا معاف ہوئے یا نہیں لیکن اس کے برعکس اگر اسی شفا جو جائے اور مرض جن بھر سکے تو شفا کون ہو کر معافی کا ثبوت ہوگا۔

آیت ۲۴۔ ۱۔ اَم۔ شوع اس لقب کو، یہ متعلق اہل کے موقعوں پر استعمال کرتے تھے۔

۱۔ حب آپ اپنے حنیار کا ذکر کرتے تھے۔

۲۔ حب آپ اپنی دیت کا ذکر کرتے تھے۔

۳۔ حب آپ پر درج دئے جہنے کا ذکر کرتے تھے۔

اسے لٹے خدہ در شوع ہے۔ مطلب یہوں چٹا، داں بل۔ ۱۲۔ اس میں آدم کا آدم زاد کا ذکر پایا جاتا ہے خواہ اس کے بادلوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کو شفا میں "سلطنت اور حسرت اور مسکنت" دی گئی سم کو اس بات سے سروکار نہیں کہ واقعی اہل نبی کی کتاب کے پہلے قارئین اس لقب کے متعلق کیا سوچتے تھے لیکن بات صاف ہے کہ شوع کے وقت اس کا معلوم آئے والا مسیح ہی سمجھا جاتا تھا۔ تیسرا رسے آجانی نوع انسان کے مانند ہے میں مسیح "دوسرا آدم" (۱۔ رُمی ۵۔ ۴۵) لیکن میرانی میں ابن آدم کے معنی "انسان" بھی ہو سکتا ہے۔ یہ صفا ۱۱۰: ۵۱ اور ۱۲: ۴ اور حزقی ایل ۵۱: ۸ یہ لقب ایک طرح کی مشیل تھی میں لوگوں کو روحانی سمجھ تھی وہ پہچان سکتے تھے کہ اس کا مطلب "مسیح" ہے لیکن عوام بہ بات نہیں سمجھ سکتے تھے۔ ۱۔ ۸ سے ۱۱ پر تعبیر کیجئے)۔

آیت ۲۶۔ ۱۔ اس میں سے لوگوں میں شکر گزاری، تعجب اور خوف کے جذبات پیدا ہوئے۔ جب لوگوں نے ایسی قدرت دیکھی تو ڈر نے لگے۔ ۱۔ ۱۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دشمن بھی صرف آپ سے مدد رکھتے تھے بلکہ خوف بھی کھاتے تھے (نوٹ ۲)۔

اگر حکومتیں مضبوط رہیں اور جوئی دھوکے نام کو محکمہ بردست تھے اور جوئی دھوکے
 محکمہ تھا وہ پندرہ سو کے درجہ سے مضبوط و بڑا محکمہ رکھے جیسے کہ تھے۔
 بعض وقت بڑے عیسائی دارالاصلاح کو عیسائی محکمہ دیکھ کر شک و شبہ کو بھجوتے تھے
 یہ نظام خاطر خواہ نہ تھا۔ وہ محکمہ در اور اس کے نظام اکثر بہتر نفع اٹھاتے تھے
 اور یہ طریقہ درست کرتے تھے۔ یہ محکمہ ان اور دوسروں کے لئے یا اس کے تحت دوسروں
 کے لئے سامان تھا۔ محکمہ میں اس کے اکثر دوسروں کو گئی ہوتے تھے اور وہ ملک
 کے دشمن سمجھے جاتے تھے۔ یہی وہ ہے کہ دوسروں میں یہ فرقہ محکمہ بننے والے
 اور گھر کا تمام طور پر رہتے۔ عاباً لاوی جوئی کی چیز کی برکت تھا۔

”دیکھا“ اصلی زبان لفظ کے معنی میں عورت دیکھا۔ خداوند لشوع نے پہچانا
 کر دیا۔ یہ جو اپنے درجہ سے پیشہ کے رسول ہونے کے قابل تھے۔ شاید آپ نے
 اپنے آستانے میں عورت سے کلام سننے دیکھا ہوگا۔ آپ نے لادنی کو شاعر ہونے اور
 اس کے ساتھ رہنے اور تبلیغی دوسروں کے لئے دیا تھا۔

آیت ۲۸ ”سب کچھ چھوڑ کر آؤ“ اس نے فوراً ہی لکھا ”روکنا“ جو گئی
 دوسروں کے چھوڑ دیا گیا۔

آیت ۲۹۔ اپنے سر قیوں کو الوداع کہنے سے پہلے لادنی نے ایک نصیحت کا
 اہتمام کیا۔ اور خداوند الشیخ اور آپ کے شاگردوں کو دعوت دی۔ اس اور اصل لادنی
 کا مقصد تھا کہ اپنے دوستوں کو نیشوع سے بلائے۔ یہ لادنی کی پہلی شہادت خدمت تھی۔
 آیت ۳۰۔ ”آج کے فقیر“ (بعض فقیر صدوقی ہوتے تھے) یہ لوگ جہانوں
 میں تھے محکمہ سے کوئی نہیں ادا آئے ہوں۔

فریبی عموماً اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھاتے پیتے تھے۔ عوام کے ساتھ بہت
 موزوں کو پسند نہ تھا۔ بعد محکمہ بننے والوں کا کیا ذکر؟

آیت ۳۱۔ ”دوسروں کو خیاں کرنا“ جو اپنے شہادہ اگر محکمہ بننے والے واقعی
 شہادہ تھے تو ان کو مذہبی محکمہ کی شدت ضرورت تھی۔

آیت ۳۲۔ ”فریبی“ اپنے آپ کو ایسا دیکھتا۔ کچھ تھے کہ ان کو تہہ کی ضرورت
 تھی۔ خداوند سے کسی قدر طنز بات کی تھی۔

آیت ۳۳۔ روزہ کے بارہ میں مباحہ ہوتی ہے، انہیں میں بتایا گیا ہے کہ یوحنا کے نگرانوں نے سوال کیا۔ مرقس نے کہا ہے کہ فرستیوں اور یوحنا کے شاگردوں نے سوال کیا۔ مثنیٰ نے، لفظ فرستیوں کو قلم، تدارک دیا یوحنا نے یوحنا کے شاگردوں کا ذکر چھوڑ دیا، شریعت میں کفارہ کے دن کی بات لکھا ہے: ”تم اپنی جانوں کو دکھ دینا۔ جس کا مطلب یہ تھا روزہ رکھا (دعا ۲۳: ۱۷ اور ۱۷۹) اور کسی خاص دن روزہ

رکھنا لازمی بات نہ تھی۔ مرقس نے دو دن کی ہفتہ روزہ رکھتے تھے (۱۸: ۱۲) یہ روایت بھی کہ کوئی کوہ سینا پر کسی ہجرت کو چڑھا اور ایک پہلے روزہ مرا اس نے پہلے کے دن اور جمعہ کی رات کو فری روزہ رکھتے تھے۔

آیت ۳۴۔ ”برائوں سے الگ“ آپ نے پے آپ کو دہا بٹھرایا۔ (یوحنا ۳: ۲۹)۔ باب درست اور ممکن نہ تھی کہ کسی فردی کے وقت راتوں سے روزہ رکھوایا جائے۔

آیت ۳۵۔ ”دہا بٹھانے سے جدا کیا جائے گا“۔ یوحنا کی موت کی یہی پیش گوئی ہے۔ وہ روزہ رکھیں گے، یعنی خودی طرف سے روزہ رکھیں گے،

آیت ۳۶ و ۳۷۔ نئی تعلیم پرانی لقمہ سے نہیں جاتی جاسکتی ورنہ دونوں خواب سوچائیں گی۔ نئی نئی میں نشہ نہیں ہوتا۔ جسے مشک میں ڈالے جانے کے بعد شہر سے ہوتا ہے اور اس میں ایک گیس یعنی کاربن ڈائی آکسائیڈ (CARBON DI-OXIDE) پیدا ہوتی ہے۔ پرانی مشکیں کمزور ہوتی ہیں۔ اور اس گیس کے زور سے پھٹ جاتی ہیں۔

آیت ۳۹۔ اس کا مطلب یہ ہوا ہے کہ جو لوگ پرانی تعلیم کے عادی ہوئے وہ نئی تعلیم قبول کرنا نہیں چاہتے کیونکہ نئی تعلیم کی سماعت سے ان کے خیالات اور معتقدات غلط نظر آتے ہیں۔

باب ششم

سبت کی بابت فریسیوں کی شکایتیں

آیات ۱ تا ۱۱

۱۔ پھر سبت کے دن توں ہوا کہ وہ کھیسوں میں ہو کر چارہ اٹھ رہا تھا اس کے شاگرد
 ملبس ہو کر نوٹ کر اور ہاتھوں سے کل بن کر کھاتے چلے گئے ۲۔ وہ فریسیوں میں سے
 بعض کچھ گئے تھے وہ کام کیوں کرتے ہو جو سبت کے دن کرنا نہیں ۳۔ ۴۔ شمعوت نے
 جواب میں ان سے کہا کہ تم نے یہ بھی نہیں پڑھا کہ جب داؤد اور اس کے ساتھی ٹیوکے
 تھے تو اس نے کیا کیا۔ ۵۔ وہ کیونکر خدا کے گھر میں کیا اور وہ کی روٹیاں سے کھا اس
 حق کو کھانا کاجوں کے سوا اور کسی کو نہ دیا ہیں، اور ایسے ساتھیوں کو بھی دیں ۶۔ پھر
 اُس نے اُن سے کہا کہ اس آدمی جیسا کہ مانگا ہے۔ ۷۔ اور اُس نے کہا کہ وہ عید کا
 وہ عید تھا جس میں داؤد نے جو کر ختم دے گا وہ وہاں ایک آدمی کھا اس کا نام داؤد
 کہا تھا ۸۔ اور پھر وہ وہی اُس کی ملک میں پھر کرنا سبب کے واسطے کہ وہ اُس سے
 مانگا اس پر لازم لگا ہے کہ وہ اس میں ۹۔ اور اُس کو اُن کے حال معلوم ہو
 ہے اُس آدمی سے جس نے وہ شمعوت کا تھا ۱۰۔ میں کھڑا ہوا وہ اٹھ اٹھا تو
 ۱۱۔ شمعوت نے اُن سے کہا کہ اُس سے یہ تو تھا اُن کی مامت کے دن سے ۱۲۔ یہ
 مادی کرنا حال بھانا ساک کرنا ۱۳۔ اور اُس صبر برقرار رکھے اُس سے ۱۴۔
 پھر اُس نے دھنیا اور اُن کا ہاتھ دھس دیا ۱۵۔ وہ بے سہارہ ہو کر رہا
 ۱۶۔ سے سے کہے گئے یہ شمعوت کے ساتھ کہا کریں ۱۷۔

آیت ۱۸۔ یہودی میں صبر کو ماننے والوں کی شری قدر کرنے
 آئے ہیں صبر شمعوت کے روز غروب آفتاب سے شروع ہوتا تھا اور شمعوت صبر کا عرف
 ہوتا ہے پھر صبر صبح سے روز غروب آفتاب کے وقت ختم ہوا تھا ۱۹۔ سبت
 سے دن سے قسم کا کام کرنے کی اجازت نہ تھی میں یہی کو پانی ماننے اور دودھ پونپتے

کی اجازت تھی

سب سے زیادہ عبادت خالوں میں عبادت ہو کر تھی جس کی شہادت کو
توڑ سنبھالنے کے روز قبل از دہر

توڑ دی تھیں مے ری لقا میں مود متشا کام کی تفصیل دے رہے تھے
کبھی تھی جانا کہ مود اور متشا بیعت کے دن کے بعد تاسف ہو گیا۔ اس چہل
سے نہ چلتا ہے کہ موت سی بیٹوں جو ان میں مرقوم میں ہمارے خداوند کے دھت کی
جان بھٹ مشہوریت کے دن سفر کی مشن کا ماحصلہ یعنی ۱۰ گزہ وغیرہ ۱۰ فرہ
سب سے کونگ ایک دوسرے سے ملنا کیا کرتے تھے اور اسی طرح کا
محضر کھانا کھاتے تھے۔ دست کو کوئی چیز لکائی نہیں جاتی تھی، گویا سب سے
دن ایک ہفتہ و عید کے رنگ میں جاتا تھا اور یودی کو نہ صرف اسے
مانتے تھے بلکہ پسند بھی کرتے تھے۔

ہر حال فقہاء نے بہت بہت بہت کے فاعلوں کو پڑھا کر اس میں
سمت کر دیا تھا یہاں تک کہ یہ قاعدے عوام کے لئے ایک پوجہ ہو گئے تھے۔ لیکن
ان فاعلوں کو نہ ماسافر بیوں اور فقیہوں کے نزدیک پسند تھی۔ اسے اور آپ کی
مخالفت کرنے کا کافی سبب تھا۔

مالس توڑ توڑ کر ڈالنا ظاہر ہے کہ یہ واقعہ وقتی طور سے فصل کی کٹائی کے
مزدک کا تھا۔ درنہ میں بیٹے سے دائے لکھا ہے کہ تبدیل نہ ہوئے کسی یہ واقعہ
ہیٹنے کے شروع میں اس کے فریب ہوا تھا۔

آیت ۲ "جو سب سے دن کرنا روا نہیں" فرسیوں کے نزدیک ماس
توڑ کٹائی میں دخل تھا اور بالوں کو ہاتھوں میں لٹکا گویا دائے تھا۔ لاکہ ہر قسم
کی کاشت کاری صحت کے روز منج تھی

آیت ۳ "یہ بھی نہیں پڑھا" کہ تم سے تا بھی اس پڑھا
"داؤد اور اس کے ساتھی" "داؤد فرمائی" "میشیل ۱۰۱ - ۹"
"نزدیکی روٹیاں" دیکھئے توح ۲۵: ۳۰-۳۱ "ہمارے ۷۲ سے ۹ تک"
یہ مارہ روٹیاں تھیں جو چھوٹی ہوں تھیں (یعنی گردے) بہت کوبہ رہا تھا۔

یکائی حاتی تھیں اور خاص میر پر دو تھاروں میں رکھی جاتی تھیں ان کا سہارا
کاہنوں کے سوا آوروں کے لئے سوا نہ تھا ۔

آیت ۵ - یسوع نے بتا دیا کہ سب ہی اُنہی کے ماتحت ہے ۔

آیت ۶ - کہیں اور بہت کوڑے مٹی کی سیخیل میں گولے لگے ہیں "وہ وہاں سے
چل کر اُن کے عبادت خانہ میں گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ مٹی سب کو
ہوا تھا مگر مرقس نے یہ نہیں لکھا کہ گولے لگے وہ پھر عبادت خانہ میں رہے تو
مٹی ۱۲: ۹ و مرقس ۱۰: ۱۴) ظاہر ہے کہ پہلی اور تیسری تاحصل کے مصنفین نے یہ بیان
مرقس کی سیخیل سے اخذ کیا ہے غالباً ٹوٹا نے سے صحیح طور پر سمجھا تھا

"ایک آدمی جو بعض مغربین کا خیال ہے کہ فریسیوں نے مسیح پر الزام لگانے
کی عرض سے اُس آدمی کو حاضر کیا کہ اگر اس طریق کی کوئی رس نہیں دی گئی ہو تو وہ
یہ کہتا رہا ۔

"پاؤں ٹوکے تھے" بھی کمزور اور بے دلائل پتلا تھا گویا فقط پڑی اور کھل گیا ۔

آیت ۷ - تاک میں تھے "معلوم ہوتا ہے کہ جب فریسیوں اور عیسویوں نے
شو کھ کھ دئے تھے تو وہ شو سنا نہ سکا ۔ سے عور سے دیکھنے لگے کیونکہ
وہ شہسختی تھے کہ یسوع سب سے بڑا تھا اُس آدمی کو اچھا کر کے ماتہ دے دیا اُس پر الزام
نہ دیا جائے اسی فقرہ کے سبب سے بعض علماء نے سمجھا کہ ان لوگوں نے مرثیوں کو خود عام
کیا تھا ۔

آیت ۸ - یسوع اُن کی حرکتوں اور باتوں سے ناواقف نہ تھا ۔

آیت ۹ - آیا سب کے دن آئے۔ یسوع کے سال سے سبائی ظاہر ہوئی کیونکہ
کھلائی نہ کرنا مرنے والے ہے (لوقا ۱۲: ۴۰) فریسیوں کا قاعدہ تھا کہ سبت کے
روز مرثیوں کو دوا دینا جس کا علاج کرتا صرف اس حالت میں روا سمجھتے تھے اُس پر
جان کا خطرہ ہے ۔

حال - بڑے کمزور یسوع کو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ لوگ اُس کو دبا کر دے

چاہتے ہیں کہ اُس کا دوتا ہوا ہو چکا تھا جس کا لہجہ آپ کی سب سے تھا ۔

آیت ۱۰ - اُس نے بڑھاپا دیا ۔ یہ کمزور پاؤں بڑھانے کی کوشش کرنے

سے جس کوئی نے اپنا ایمان ظاہر کیا جب ہاتھ بڑھ گیا وہ کمزور ہاتھ اچھا ہو گیا۔
آیت ۱۱ - آپسے سے یا ہر جگہ ٹوٹے ٹوٹے اور صاحبِ حالت میں ہو کر وہ
 دماغی توازن کھو بیٹھے اور شیوع کے صحاف سازش کر کے کا راہوں کے درمیان میں
 ہوا۔

بارہ رسولوں کا تقرر

آیات ۱۲ تا ۱۹

(۱۲) اور اُن دنوں میں ایسا ہوا کہ وہ پہلا پرہیزگار تو کو نکلا اور شہداء سے دُعا
 کرنے میں ساری رات گزاری۔ جب دن چڑھ گیا تو اُس نے اپنے شاگردوں کو پاس
 بلا کر اُن میں سے بارہ چس پئے در اُن کو رسول کا لقب دیا۔ ۱۴ حتیٰ شمشوں میں
 کا نام اُس نے پطرس بھی رکھا اور اُس کا بھائی اندریاس اور یعقوب اور یوحنا اور
 فلپس اور برٹلمائی۔ ۱۵) در متی اور لویا اور صلی کا بیٹا یعقوب در شمشوں جو پطرس
 کہلاتے تھے۔ ۱۶) اور یعقوب کا بیٹا یھوذا۔ ۱۷) اور یھوذا اسکریوتی جو اُس کا سکر د نے نکلا
 ہوا۔ ۱۸) در وہ اُن کے ساتھ اُنکر بہو رینگہ کر کھڑا ہوا۔ ۱۹) اُس کے شاگردوں کی
 فوری جماعت اور دونوں کی بڑی بھڑائی بھی حسبِ رے یھوذا اور برٹلمائی اور
 شمشوں کے بھری کنارے سے اُس کی منہ سے در اپنی سماعت سے تھا ہالے کے لئے اُس
 کے پاس آئی تھی۔ ۱۸۱) اور جو پاک اوصاف سے دکھائی دے تھے اچھے کئے گئے
 (۱۹) اور سب لوگ اُسے چھوئے کی کوشش کرے تھے سو کہ خوب اُس سے ملتی اور سب
 کو شفا بخشی تھی۔

آیت ۱۲-۱۹۔ رسول کا خطاب مقرر کرنا سب اہم کام تھا۔ اہمیت
 سے پہلے شروع کے ساری رات دُعا میں تزاری گئی ایک کلبوں میں حادہ لڑائی کے
 تقرر کی ترتیب میں اس بات کا ذکر کرتا ہے

آیت ۱۲ - شہداء سب سے در شمشوں کی حادہ لڑائی میں یعنی شمشوں ۲۱ سے ہم
 ہمہ دُعا میں ۱۸۱ سے ۱۹۱ تک اس حادہ لڑائی اور اُنہماں ۱۸۱ میں شہداء نے دُعا
 فرمیں شہداء کی جو لیکن سب کی ترتیب اہمیت میں در شمشوں میں اور
 حالانکہ یہ نام دُعا میں لیکن اہمیت کی سب سے یھوذا اسکریوتی کا نام سب سے درج کیا گیا

مسی اور مرقس کی فرستوں میں سڈب کے بیٹے سو داہ کی سولائے تھی لکھا ہوا ہے
 عسائہ مس سو داہ کا دوسرا نام تھا۔

آیت ۱۶۔ سمعوں جس کو عداوند نے پطرس بھی کہا ہے۔ مطلب یہ نہیں کہ
 یسوع نے اسی وقت اس کا نام بدل رکھا تھا۔ کیونکہ شروع ہی میں جب اندریاس سمعوں
 کو یسوع کے پاس لایا، تو یسوع نے اس کو پطرس (پاکیزا) کہا۔ یوئیس رسل اپنے کنوآ
 میں اکثر سمعوں کو یاد کرتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اور دو نام پطرس لکھنا آسانی
 عطا ہے پطرس جی جتان اس کا یوں ترجمہ ہے۔ رسولوں کی تمام فرستوں میں سمعوں کا
 نام ہے آ، ہے اور یعنی وہ اس کا پیشوا تھا۔

”اندریاس“ اس نے سب سے پہلے سمعوں کو یسوع سے ملایا تھا۔ (دیکھئے یوحنا
 ۱۰: ۴ سے ۱۱: ۴)

”یعقوب اور یوحنا“ یہ برتری کے بیٹے تھے۔ جب ہم مرقس ۱۵: ۴۰ کو پوچھا
 ۱۹: ۲۵ سے بتاتے ہیں وہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس کی اس کا نام سلوئی تھا اور یہ
 مبارک کنو سی مریم کی من بھی، مگر اس امر پر قطعی فیصلہ دینا ناممکن ہے۔ مگر واقعی
 یہ وہی اسحق من یسوع کے قریبی رشتہ دار تھے۔ یوں کی درخواست کہ وہ اپنی لوشات
 میں باقی موعوں پر تعین ہیں جس کا ذکر متی ۱۰: ۲ سے ۲۲ اور مرقس ۱: ۱-۲۵ تا
 ۷ میں ہے۔ آسانی سمجھیں آتی ہے۔

”فلپس“ یہ بہت عید کا باشندہ تھا اور سمعوں اور اندریاس سے اسی شہر کے
 رہنے والے تھے۔ مگر علامہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد میں کورنٹھم میں رہتے تھے (یوحنا ۱۴: ۲۱
 دیکھا ۱۴: ۲۱ اور ۱۴: ۲۸)۔ فلپس کا کئی نام اسمیوں میں ذکر ہے،

”ریمائی“ یہ شخصی نام نہیں۔ اس کا مطلب ہے برائی کا بیٹا۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ
 یہ دو شخص اہل ہے جس کا کر یوحنا کی انجیل میں ہے (۵: ۱۱ سے ۱۱: ۱۱)۔

آیت ۱۵۔ ”متی“ دیکھئے ۵: ۲۷ آیت پر تفسیر۔

”توما“ اس نام کے معنی ہیں وہ دم اور بعض خیال کرتے ہیں کہ یہ اور متی حوواں تھے
 ”زیلوٹس“ غالباً سمعوں جو یسوع عدا داتی میں شامل ہو چکا تھا۔ یہ لوگ اس
 نام کو پسند کرتے تھے۔ اس کا مطلب ہے غیر۔ اور یہ لوگ مذہبوں اور مردوں کے

کو دشمن تھے۔ ان میں سے بعض رُوموں اور اُن کے اطواروں کو قتل کرنے سے بھی
بسن فراتے تھے۔

”یعقوب کا بیٹا ”یوداہ“ یونانی ہے یعنی ”یعقوب کا یوداہ“ ممکن ہے کہ یہ
شخص یعقوب کا بھائی ہو اور اسی نے یوداہ کا خط لکھا تھا جس کا مُصنّف اپنے آپ
کو ”یعقوب کا بھائی“ مانتا ہے۔ یوداہ ۱۱۵ء کو حاکم انجیل میں اس رسول کا ذکر
ہے۔ (۱۲:۱۱۲)۔

”یوداہ“ ۵۰ مسکرونی (۵۰) ”اسکریوتی“ کے سہی و مابا کر توت کا آدمی ہے۔ پتہ
ہے کہ توت کہاں تھا۔

یہ شخص یسوع کا پکڑا ہوا لاپتا۔ جب یسوع نے اُس کو چنا تو وہ یقیناً اچھا
اور قابل آدمی تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ بگڑ گیا۔ در آخر میں اپنے آقا کو دشمن کے ہاتھ
میں دیریا (۲۲:۱۲) پرے لے کر دیکھیں۔

”رسول“ اس لفظ کے معنی ”مُشہر“ ہے یعنی جیسے ہوئے ”یونانی (Apostolos)
یسوع نے ان کو اس لئے چنا کہ وہ جہاں جاسے ان کو بھیجے۔ یہ سب مردوں کو اچھا کرنے
اور بد مردوں کو بد کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ (۱۰:۹) چنانچہ اُنھنے کے بعد ”یوداہ“ نے
”اُن کو بھارتی اور پاسبانی کام کے واسطے بھیجا“ (۱۲:۱۱) اعمال کی کتاب میں کلیسیا
کے رسولوں کا بھی ذکر ہے مثلاً بریاس اور سیلاس۔ یونانی کا دوسرا ہے کہ یسوع نے خود
”اُس کو مقرر کیا“ (۲۲:۱۲) (اعمال ۱۳:۱۲)۔

نئے عہد نامہ میں جیسا اور مذکور ہو چکا ہے رسولوں کی چار فرستیں ہیں۔ پہلی تین
فرستیں ان جیل میں اور چوتھی رسولوں کے اعمال میں پائی جاتی ہے۔ ہمارے اُن فرستوں میں
ایک ہی تعلیم ہے یعنی تین جیسے چار نامہ میں کے درج ہیں۔ ہر جگہ بھی ہم سب رسولوں
کے شروع میں آتے ہیں۔ ”شمعون“ ”پطرس“ ”پائلس“ اور ”حلفی“ کا ہٹا ”یعقوب“۔

جو بھی اعمال میں رسولوں کی کوئی قریب قریب نہیں ہوئی لیکن وہاں چند ایک
رسولوں کا ذکر ہے۔ اس میں اُن کی جن صفات و خواص کا پتہ چلتا ہے وہ انامی ”مُتفقہ“
کے بیان سے ملتی چلی ہیں۔

رسولوں کا شمار کوئی اتنا ہی بات نہیں ہے ہمارے مُتفقہ نے اسرئیل کے بارہ

قبائل کے شہر کے مدافین دلت مارا رسولوں کو مقرر کیا تھا (۱۳۰۰۲۶)۔
آیت ۱۷۔ وہ پہاڑ سے اتر کر ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں ہموار زمین تھی۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ پہاڑ سے اعلیٰ کیسے سدان میں گئے۔ اکثر یہاں ٹروں پر بھی ہموار ٹھہریں لٹا کر لی ہیں۔ زمین کے وعظ کو بغا بلکہ پہاڑی وعظ کے مبدئی وعظ میں کہنا چاہیے۔

”ہٹور اور حینداتہ دو بہت پُراٹے سنہ تھے جو فلسطین کے یحویٰ تہ سے پروانچ تھے۔ اور اُس جتنے میں حورسنگ کے نام سے مشہور تھا قدم زمانہ میں یہ پڑے پڑے تھے۔ شہر تھے۔ (دیکھئے حرقی پل ۱۰۰ ۳ و سبغیاہ ۱۳ ۷) ہٹور کے پادشاہ ہام حیرام نے سلیمان شاہ اسرائیل کے ساتھ صلہ کیا تھا اور جب مکمل بننے لگی تو اُس نے کافی سامان بھیجا کیا تھا (اسلامین باپ، آج کل ہٹور چھوٹی سی لسی ہے اور حینداتہ مسر ہو چکا ہے۔ اس شہر کے باشندے بہت پرست تھے اور نسل دیوتا کو پوجتے تھے۔ بہر حال وہاں کافی یہودی تاجر بھی مقیم تھے۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ جو لوگ وہاں سے آئے وہ یہودی تھے یا غیر یہودی۔“
آیت ۱۹۔ ”چھوٹے کی کوشش کرتے تھے وہ“۔ ہام جہاں ہے کہ شمع الامتقاد لوگ ایسا کرتے ہیں لیکن وہ حقیقت بعض اوقات اس طرح سے لوگوں کو ہٹھا دیتی تھی۔ (۱۴۴۸) اسی طرح عقل کی کتاب میں ذکر ہے کہ لوگ پطرس رسول کے سایہ کو چٹھا بٹھا مانتے تھے۔ (امامان ۱۰: ۱۵)

منجی دو جہان خداوندی مسیح کا مبارک وعظ

برعیاری شاگرد کی صفات و کردار

مبارکبادیاں اور کلمات تہنیت

آیات ۲۰ تا ۲۶

۲۰۔ پھر میں نے اپنے شاگردوں کی طرف نظر کر کے کہا مبارک ہو تم جو غریب ہو کیونکہ خدا کی بادشاہی تمہاری ہے (۲۱) مبارک ہو تم جو بھوکے ہو کیونکہ تمہوہ چوبگے۔

مبارک جو تم جواب دہ تھے ہو کیونکہ جہنم ہو گئے۔ ۲۲۱) جب ہی آدم کے سبب سے لوگ
 تم سے عداوت رکھیں گے اور تمہیں خارج کر دیں گے اور جس جس کریں گے اور تمہارا
 نام مٹا دیں گے اور تمہیں تک ہو گئے۔ ۲۲۲) اُس نے خوش ہوا اور خوشی کے
 مارے اُٹھنا اس لئے کہ دیکھو آسمان پر شہر اور چراغے ہو گئے اُن کے یہ داد داد
 بیوں کے ساتھ ہی ایسا ہی کہ کرتے تھے (۲۲۳) مگر افسوس تم پر جو دہشتہ ہو کہو کہ تم
 اپنی تسلی پاؤ گے (۲۲۴) افسوس تم پر جو اب میں کہہ کہ تمہارے ہو گئے افسوس تم پر جو
 اب سنیے ہو کہو کہ تم کرو گے اور رو گے (۲۲۵) افسوس تم پر جب سب لوگ تمہیں
 بعد کہیں کیونکہ اُن کے یہ داد ادا تھوٹے فہم کے ساتھ ہی ایسا ہی کیا کرتے تھے
 آیت ۲۰ - یہ تعلیم شروع میں خاص طور پر خداوند کے شاگردوں کے لئے ہے۔
 جس بارہ رشوں کے سہ سے میں باتوں کہ جاسکتا ہے کہ یہ تعلیم سب شاگردوں کے
 لئے ہے جس میں سے بارہ رشوں میں مجھے گئے اور تمہارے ہو گئے۔ ۲۱) میں آیت میں
 یسوع الیہ صبا معین سے جو حاضر تھے مخاطب ہوئے لکھا ہے۔ جب ہمیں ان
 شاہک بادیوں پر طوطہ کرتے ہیں اور حق بات کی تباہ کاریوں سے ان کا مقابلہ کرتے
 ہیں تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ ہمارے وہ خطے یا کوئی دوسرا خطہ

- ۱۔ ان دونوں میں بہت کچھ مماثلت ہے۔
- ۲۔ تو تمہارے اس معصوم کو نہ سست مٹی کے بہت ٹھکڑے کیا ہے۔
- ۳۔ یہ معصوم اُس مکالمہ سے لیا گیا تھا جس کے بارہ میں پیتاں بتا رہے تھے کہ
 مٹی نے اُسے تالیف کیا اور جس کا ترجمہ توانائی میں کیا گیا تھا۔
- ۴۔ یہ بات پانچ نوٹ تک پہنچ چکی ہے کہ ہیل انجیل کا سلسلہ زیادہ تر مضمون
 کا سلسلہ ہے۔

۵۔ ہر واعظ اور استاد اور تقریباً ایک ہی تعلیم خدا کا لفظ میں سکھاتا ہے۔
 ۶۔ یہ وعظاریہ انجیل کی تعلیم کی دہشتہ ہے

صحیح فقیر یہ لکھتا ہے کہ دونوں وعظوں کے مضامین مکالمہ سے اخذ کئے گئے
 ہیں تاہم دونوں، جیسے ویسوں نے کہہ، میں قلم امداد کہیں ہیں۔ مثلاً سچی کی انجیل میں

مُبَارک بادلوں کے ساتھ فوس کی باتیں نہیں کہی گئیں۔ پھر مٹی نے عاتماً یسوع کی اور بائیں جو ہمارے دھڑ کی تقسیم کے موافق تقسیم مکالمہ سے خذ کر کے وعظ سے جلا دیں۔ وعظ ایک ہی سے یکس ترتیب دینے میں انجیل نویسوں نے جُداگانہ طریق اختیار کئے ہیں۔

۲۰ سے ۲۳ تک۔ اس آیت کا پہلی اہمیل کی مُبارک بادلوں سے بہرہ منی ہے کہ مٹی نے روحانی اور مذہبی باتوں پر زور دیا ہے۔ درمذکورہ بالا آیات میں عام زندگی کی بات پر زور ہے۔ راقم کا لگتی ہے کہ دونوں فرستیں مکالمہ میں درج تقسیم یعنی پہلے مندرجہ بالا آیت اور پھر مذکورہ آیات جو مٹی میں کہی گئی ہیں چونکہ وجہ مندرجہ بالا سطور میں بیان ہو چکا ہے۔ دونوں اہمیل نویسیں کو جنس کی ضرورت تھی تو ق نے مُبارک بادلوں کی یہ فرست پسند کی اور پہلی اہمیل کے مُصنّف نے دوسری فرست سے احذ کیا۔

”عربیہ“۔ عوام الناس کی نظر میں مہو اُمروں تک خیال کئے جاتے ہیں۔ لیکن خُداوند یسوع مسیح نے مُبارک بادلوں کے نفس معموں میں دُنیوی اولام کو مطلق ثابت کیا ہے۔

”خُدا کی بادشاہی تمہاری ہے“۔ دو وقت دوگ پامانی دُعا دار ہو جاتے ہیں۔ (۱۸) دوست کے بعد سے سے پھر مُبارک حالت سے

آیت ۲۱۔ دُنیوی خیالات کو مطلق قرار دیا اُمودہ ہو۔ جسے اور زندگی کے افکار و حوادث میں خوش رہنا مُبارک خیال کو لیا ہے

آیات ۲۲ و ۲۳۔ ہر دفعہ ہونا دُعا میں مُبارک ہے لیکن ہر دفعہ ہی صرف اُس کے لئے تمہیں ہے جو کبھی ہی متکو اور اہل سے دُنیائی ٹرائی کُرنے سے مخالفت نہیں کرتے۔ (یعقوب ص ۴۱)

آیت ۲۴۔ ۲۵۔ اسوس اُن برج کو دُعا میں مُبارک خیال کرنی ہے۔ دو لہندہ مودہ حال ہے۔ وہ سے ہر دفعہ دوگ دُعا دار۔ لوگوں کو پسند کرتے ہیں اس سے خُداوند اُن پر فوس کرتا ہے۔

یہ اجر جو مُبارک بادلوں میں پائے جاتے ہیں اور یہ غم جو ان آیات میں بیان

کئے جاتے ہیں تب دعوے میں نہیں گئے، اس وقت جب خداوند اسع عدالت کرے گا۔
 آیت ۲۸: ”تم اپنی تسلی پاؤ گے“ کسی تمہارے درمیان میں لگے ہیں اور تم دونوں
 کی خوشی تلاش میں رہتے ہو تمہیں غالی تسلی اور خوشی ہی ملے گی لیکن حقیقی تسلی اور
 خوشی تم سرگزشتیں پاؤ گے۔

قوان مجت

آیات ۲۷ تا ۳۸

(۲۷) ایکس میں تم شیطانی دلوں سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ جو تم
 سے عداوت رکھیں ان کا بھلا کرو (۲۸) ”تم پر نصرت کریں گے“ نئے برکت پاؤ گے۔
 جو تمہاری بے عزتی کریں ان کے لئے بُلا کرو (۲۹) جو تیرے ایک کال پر ملے ہیں، اسے
 دوسرا بھی اس کی طرح پھیر دے اور تیرا چہرہ اُس کو گرتے پڑنے سے بھی منع کرے۔
 (۳۰) جو کوئی تجھ سے، تجھے اُسے دے رہا تو مال لے لے اس سے طلب ذکر (۳۱) اور
 جیسا تم چاہو کہ تمہارے ساتھ کریں تم بھی ان کے ساتھ دیا ہی کرو۔ (۳۲) اگر
 تم اپنے محبت رکھنے والوں ہی سے محبت رکھو تو ان کا کیا احسان ہے؟ کیونکہ گنہگار بھی
 اپنے محبت رکھنے والوں سے محبت رکھتے ہیں۔ (۳۳) اور اگر تم ان ہی کا بھلا کرو جو تمہارا
 بھلا نہیں کرتے، ان کا کیا محبت ہے؟ یہ کہ تمہارا بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ (۳۴) اور اگر تم
 ان ہی کو قرض دینے سے انہیں ہونے کی امید رکھتے ہو تو تمہاری جان سے، تمہارا
 بھی تمہارا دینے والے ہیں تاکہ پورا دینوں کریں (۳۵) مگر تم سے دشمنوں سے محبت
 رکھو اور بھلاؤ اور بغیر اُن کے لئے فرص دو تو تمہارا اجر ملے گا اور تم خداوند کے
 لئے شکر دے گے کیونکہ وہ تمہارے دشمنوں کو بھی مہربان ہے۔ (۳۶) حسب تمہارا باب
 (۳۷) ہے تم بھی جیسا ہو (۳۸) حسب جوئی نہ کرو۔ تمہاری بھی حسب جوئی نہ کی جائے گی تم
 نہ تمہارا۔ تم بھی جو تمہارے لئے عداوت رکھتے ہیں عداوت رکھو۔ تم بھی عداوت رکھو۔ (۳۹) دیا
 کرو تمہیں بھی دیا جائے گا۔ (۴۰) اچھا سرور اب اب کر اور بدکردار اور نہ کر کے تمہارا
 پتہ میں ڈالیں گے کیونکہ اس میں یہ ہے۔ (۴۱) اچھا ہو اس میں نہ ہو۔ (۴۲) اچھا ہے کا
 آیت ۲۷: ”لیکن“ یہاں اس لفظ کا کیا مطلب ہے؟ اس کے دو مطلب نکلیے

دیا جائے وہ اسے کمال ملامت و ترمیم کرے۔

آیت ۲۵ - "مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا" سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی آدمی بھری میں ڈگری حاصل کرے اور بھر اگرچہ غصہ بھی لینا چاہے تو ساگر و پیرے سے مخرج ملے گا۔ اور وہ مخرج ہے کہ محبت ربی بھری میں ہو جاتی ہے۔ اگرچہ مخرجوں سے اس کا رجبہ نہیں کیا ہے۔ لہذا اس میں "اپنا حق میں ڈھونڈنی" ہمیشہ یا اکثر اوقات اپنا حق ڈھونڈنا محبت کے خلاف ہے۔

آیت ۲۶ - "مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا" سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی آدمی بھری میں ڈگری حاصل کرے اور بھر اگرچہ غصہ بھی لینا چاہے تو ساگر و پیرے سے مخرج ملے گا۔ اور وہ مخرج ہے کہ محبت ربی بھری میں ہو جاتی ہے۔ اگرچہ مخرجوں سے اس کا رجبہ نہیں کیا ہے۔ لہذا اس میں "اپنا حق میں ڈھونڈنی" ہمیشہ یا اکثر اوقات اپنا حق ڈھونڈنا محبت کے خلاف ہے۔

آیت ۲۷ - "مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا" سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی آدمی بھری میں ڈگری حاصل کرے اور بھر اگرچہ غصہ بھی لینا چاہے تو ساگر و پیرے سے مخرج ملے گا۔ اور وہ مخرج ہے کہ محبت ربی بھری میں ہو جاتی ہے۔ اگرچہ مخرجوں سے اس کا رجبہ نہیں کیا ہے۔ لہذا اس میں "اپنا حق میں ڈھونڈنی" ہمیشہ یا اکثر اوقات اپنا حق ڈھونڈنا محبت کے خلاف ہے۔

آیت ۲۸ - "مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا" سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی آدمی بھری میں ڈگری حاصل کرے اور بھر اگرچہ غصہ بھی لینا چاہے تو ساگر و پیرے سے مخرج ملے گا۔ اور وہ مخرج ہے کہ محبت ربی بھری میں ہو جاتی ہے۔ اگرچہ مخرجوں سے اس کا رجبہ نہیں کیا ہے۔ لہذا اس میں "اپنا حق میں ڈھونڈنی" ہمیشہ یا اکثر اوقات اپنا حق ڈھونڈنا محبت کے خلاف ہے۔

آیت ۲۹ - "مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا" سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی آدمی بھری میں ڈگری حاصل کرے اور بھر اگرچہ غصہ بھی لینا چاہے تو ساگر و پیرے سے مخرج ملے گا۔ اور وہ مخرج ہے کہ محبت ربی بھری میں ہو جاتی ہے۔ اگرچہ مخرجوں سے اس کا رجبہ نہیں کیا ہے۔ لہذا اس میں "اپنا حق میں ڈھونڈنی" ہمیشہ یا اکثر اوقات اپنا حق ڈھونڈنا محبت کے خلاف ہے۔

آیت ۳۰ - "مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا" سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی آدمی بھری میں ڈگری حاصل کرے اور بھر اگرچہ غصہ بھی لینا چاہے تو ساگر و پیرے سے مخرج ملے گا۔ اور وہ مخرج ہے کہ محبت ربی بھری میں ہو جاتی ہے۔ اگرچہ مخرجوں سے اس کا رجبہ نہیں کیا ہے۔ لہذا اس میں "اپنا حق میں ڈھونڈنی" ہمیشہ یا اکثر اوقات اپنا حق ڈھونڈنا محبت کے خلاف ہے۔

خُدا کے گھر نے کے نوک ہیں اور خدا اپنے شورش کو بروں اور نیکیوں دونوں پر
چمکاتا ہے اور راست بازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے۔ (متی ۵: ۴۵)
آیت ۷۳۔ عیب جوئی نہ کرو۔ اوروں کی نکتہ چینی کرنا بشت عام۔ یہ نکتہ
لیکن یہ بات مسیحی کو نہیں بھائی۔ اس کی جڑ اکثر حسد ہے نہ یہ کہ نکتہ چینی کی
بھتری چاہتا ہے۔

”تمہاری عیب جوئی نہ کی جھٹے گی۔“ ہاں ممکن ہے کہ اب ان ہماری نکتہ چینی
کریں لیکن خدا ایسا نہیں کرے گا۔ نہ پورے آیا ہے۔ اے خداوند۔ اگر تو ہماری
کو حساب میں لائے تو اے خداوند کون حاکم رہ سکے گا؟ (زبور ۱۳۰: ۳)
آیت ۳۸۔ ”دیا کرو“ اس کا ثرا، مرتبہ جاتا ہے۔ یہ پوچھا جس جہت
کہ کو مسایہ نہ بھر کر دیا جائے بلکہ نیکی کرتے وقت اظہار کو بالکل نظر انداز کر دیا جائے
سخاوت ایک انہی صفات ہے۔ خدا سخاوت کرے دلوں کو پیار کرتا ہے کیونکہ وہ
”شفقت میں غنی“ ہے۔ (گیتی ۱۱: ۱۲)

زینا المسیح کے شاگرد کو حلیم اور صابر ہونا اور معرفت حاصل کرنا لازمی ہے آیات ۳۹ تا ۴۵

۳۹۔ اور جس نے ان سے ایک تمثال بھی کی کہ کیا اندھے کو اندھارہ دکھا سکتا
ہے یا وہ دونوں گڑبھڑوں نہ کریں گے؟ شاگرد اپنے استاد سے بڑ نہیں بلکہ ہر ایک
جب کامل ہوا تو اپنے استاد جیسے ہوگا۔ (۴۱) تو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے شے کو
دیکھتے ہیں اور یہی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا؟ (۴۲) اور جب تو اپنی آنکھ کے شہتیر
کو نہیں دیکھتا تو اپنے بھائی سے کہو مگر کہہ سکتا ہے کہ بھائی اس شے کو جو میری آنکھ میں
ہے ہٹا دوں، اسے ہٹا کر اپنے اپنی آنکھ میں سے تو شہتیر نکال پھر اس کے دے دو
تیرے بھائی کی آنکھ میں ہے اچھی طرح دیکھ کر نکال دے گا۔ (۴۳) کیونکہ کوئی اچھا درخت

نہیں تھے۔ میں نے ورد کوئی برا دیکھا ہے سو تبھی میں نے ۱۲۴۔ رحمت
 اے میں نے یہ سنا ہے کہ سوئے تھا میں نے وہ میں نے وہ۔ اور۔ حیات ہی سے
 انور ۱۲۵۱۔ اچھا آدمی سے اس نے مجھے حرا سے تھی۔ یہ وہاں سے۔ آدمی نے
 حرا سے تھی۔ میں نے اس سے۔ لیکن حرا میں کچھ شہ آدمی اس کے شہر سے۔

آیت ۳۹۔ ہم دوسروں کی عیب جوئی۔ ہمیں اس آیت کو عیب سے دور
 ہم خود گرائی۔ ہمیں اس کے اور کوئی درحیالات نے گایا۔ یہی عقیدہ کرتے گاہے بھی
 بُرائی میں پھنسے گا۔

مذہب مسلمان میں گڑھے۔ اور پتھروں کی بُرائی کا میں نہت سے ہائی جاتی ہیں۔
 ان میں گناہ بُتِ ممان ہیں۔ اسی طرح۔ میں کی راہ میں نہت سے گڑھے پائے جاتے
 ہیں۔ (دیکھئے۔ گڑھے ۱۱: ۲۸)۔

آیت ۴۰۔ شیوع نے کئی۔ میں فہم کی بات، مشہور کی نکل، وہی اللہ متبرک
 نہیں کئے مٹی ۱۰: ۲۲۔ وہی صا ۵: ۲۰ مطلب۔ ہے کہ گڑھے کے ساتھ جو برتاؤ کیا
 جانے گا، یہی گناہ استاد کے ساتھ کیا جانا ہے۔ وہی ۲۲: ۲۷۔ اور حوا ۱۳: ۱۲ کا
 مطلب یہ ہے کہ شاگرد اپنے آپ کو اپنے استاد کے برابر یا اس سے بڑا نہ سمجھے۔ یہاں
 مطلب یہ ہے کہ رسولوں کو اطاعت سے بچ کر صوفیوں کو یہ کہنا چاہیے کہ وہ مسکے ہوئے
 وہ ان سے مترتب ہوں گے۔ سب سے بہتر یہ مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ ان کے سر پر ہوں گے
 یہ آیات میں رسولوں کو کامل بننے کی رُتیب دی جاتی ہے۔ آیات ۴۱: ۱۲۔

آیات ۴۱ و ۴۲۔ دیگران رُتیبیت خود را نصیحت دوسروں کو سمجھنا خود
 بُرائی میں جھنسا۔ دوسری کی ایک مشہور مثل ہے جو اس تہذیب کے مطابق ہے۔ لیکن میں
 آدمی آئے جھوٹی چھٹی باتوں کی گرفت کرتے ہیں۔ اور یہ عرصے میں تصوروں کے تصور
 جاتے ہیں۔ ان باتوں کا حق آیت ۴۲ سے ہے۔

ترک کار "توانی لفظ" ۳: ۲۰۔ عام مطلب ہے انتقال۔ یہ وہ ہے
 جو دُرا میں کچھ ہے۔ اس سے یہ معنی سبب ہوئے۔ اس میں جو سالہ کہتا ہے۔ دو قسم
 کے رہا ہے۔ اول وہ جو جان بوجہ کر بہت کرتے ہیں۔ مثلاً جو خود دیا ہے
 منہ ہے راکہ لوگوں سے جوئی کرے۔ وہ وہ جو اپنی دی گئی کہ اس جاتی ہے کہ وہ مقصود

مُسکے ہیں بلکہ کھتے ہیں کہ وہ سبک ہیں۔ یہاں دو مریضوں کے رویہ کار کا ذکر ہے۔
آیت ۴۴ - ۴۷۔ یہاں ہر ایک آدمی اپنے انجان سے سچا نا جانتا ہے اور جو بڑا عمل
 ہے وہ سُر آدمی سے بڑا کہ وہ دل میں خیال کرتا ہے کہ گریہ مجھ سے بڑی تو ہوتی
 ہے تو بھی اصل میں میں ہی تھا۔ یہاں تک کہ وہ اسے کائنات تک کا رویہ ہے۔
آیت ۴۵ - ۴۷۔ دیکھئے مثنیٰ ۱۲ - ۱۴۔ یہاں بڑا یہ چاہئے کہ شروع کی تعمیم سے اپنا
 دل دماغ بھر لے کیونکہ وہ عرف الہی باتیں اور وہی ہم کر سکتے ہیں جن کا تصور
 اُس کے دل میں ہے۔

اصلی اور نقی مذہب

آیات ۴۴ تا ۴۹

۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ یہاں میرے کھنے پر عمل میں کرنے کو کہیں مجھے خداوند خداوند کہتے ہو۔
 ۴۴۔ جو کوئی میرے پاس آتا اور میری باتیں سن کر اُن پر عمل کرتا ہے میں نہیں جانتا، میں
 کہ وہ کس کی مائدہ ہے۔ ۴۵۔ وہ اُس آدمی کی مانند ہے جس نے گھریا سے وقت زمین
 گھری کھو کر چٹان پر ٹھیا دھوائی۔ جب وہ آئی تو دھوا اُس گھریا پر۔ ۴۶۔ گری کر اُسے پلا
 جسکی کبریا کہ وہ مضبوط نہ ٹھیا تھا۔ ۴۷۔ لیکن جو اُس کرمل میں میں نے اُس کو اُس آدمی
 کی مانند ہے جس نے زمین پر گھر کو بے ٹھیا، غایا۔ جب دھوا اُس پر زور سے گری تو وہ
 فی الصور گر پڑا اور وہ گھریا لعل پر مادمو گیا۔

آیت ۴۷ - ۴۸۔ یہ رسول ہر ایک مسیحی سے کہا جاسکتا ہے کیونکہ کوئی بھی کامل طور پر
 مسیح کے ٹھکانوں پر مردم عمل نہیں کرتا لیکن بعض لوگ اسے ہیں جو فقط برائے نام مسیحی
 ہیں تو بھی اس آیت میں سب کے لئے نصیحت ہے۔

آیات ۴۷ تا ۴۹۔ مثنیٰ ۲۳ - ۲۴ - ۲۵۔ یاد رہے کہ مُفید من وقتا حیر ہو دیوں کے
 بٹھے۔ انجیل لکھ ۲۴۔ جو فلسطین کے طے بڑے طوفانوں اور برساتی ٹیلوں سے
 واقف نہ تھے لہذا اُس نے اس پیش کو کسی قدر میں دیا تھا تاکہ کلام الہی اُن لوگوں
 کی سمجھ میں جائے جو زیادہ تردد یاں با اثر سے ہی واقف تھے مطلب وہ تقبیل وہی
 رمینی ہے۔ یاد رہے کہ یہ تقبیل سامی باں میں تہائی گئی تھی۔ تو قاتل جو مالنا آرامی

زبان سے کم واقف تھا اس غیبی کو یونانی ترجمہ ہی (تفسیراً مکامہ میں) میں پڑھا۔
 پوچھا ۱۲: ۱۵ میں لکھا ہے۔ "اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر
 عمل کرو گے۔"

یہاں ایک خاص نصیحت یہ ہے کہ جب ہم مسیح کے ان حکام پر جس کو شاید ہم
 احکام صغیرہ سمجھتے ہیں عمل کرتے ہیں تو زندگی کی فطری بڑی آزمائشوں، تکلیفوں اور
 مشعبیتوں کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ خداوند کے احکام پر عمل نہ کرنا ان آزمائشوں
 سے بالکل ہوتا ہے۔

باب ہفتم

ایک صوبہ دار کے نوکر کو شفا بخشا

نائین شہر کی بیوہ کے بیٹے کو چلانا

آیت اتا ۷

۱۱ جب وہ لوگوں کو اپنی سب باتیں سنا چکا تو اکثر خرم ہوا۔ ۱۲ اور کبھی صوبہ دار کا کراچو اُس کو عزیز تھا بیرونی سے مرنے کو تھا۔ (۱۳) اُس نے یسوع کی خدمت کر بیٹوں کے کئی ڈر لگوں کو اُس کے پاس بھیجا اور اُس سے درخواست کی کہ اُس سے ملے۔ ۱۴ وہ یسوع کے پاس آئے اور اُس کی بڑی منت کر کے کہے گئے کہ جو اس لائی ہے وہ اُس کی خاطر کرے۔ (۱۵) کیونکہ وہ یہودی قوم سے نجات دہکتا ہے اور ہمارے عبادت خانہ کو اُسی نے بنوایا۔ (۱۶) یسوع اُن کے ساتھ چل کر جب وہ گھر کے قریب پہنچا تو صوبہ دار نے بعض دوستوں کی معرفت اُسے کھانا بھیج کر اُسے خدا کا ذکر عظیم نہ کر کیونکہ اُس میں لائق نہیں کہ دوسری محبت کے نیچے آئے۔ اسی سبب سے میں نے اپنے آپ کو بھی تر سے پاس آنے کے لائق نہ سمجھا بلکہ میں سے کہہ رہے تو سرانجام شفا پانے کا۔ (۱۸) کیونکہ میں بھی دوسرے کے اعتبار میں نہیں ہوں میرے ماتحت ہیں اور جب تک سے کہتا ہوں حال وہ حالات ہو دوسرے سے توبہ۔ ۱۹ رات نوکر سے کہہ کر کہ وہ مرا سے۔ ۲۰ یسوع نے یہ سن کر اُس پر غیب کیا اور ہم کو اُس سے بیٹوں کے جیسے ہی کہا میں تم سے کہتا ہوں کہ میں نے کہا۔ ۲۱ اہاں آؤ اُن میں سے بھی آیا (۲۲) اور مجھے جوئے لوگوں نے گھر میں واپس کر میں نوکر کو مدد دست۔ (۲۳) کھڑے سے بعد کہ نوکر وہ اُس نام تک نہ لو گیا۔ ۲۴ اُس کے ساتھ اور بہت سے لوگ اُس کے ہمراہ تھے۔ (۲۵) جب وہ نہر کے سجھانک کے نزدیک پہنچا تو دلجو تک مژدہ کو باہر لے جاتے تھے۔ وہ اسی ماں کا غلو۔ ۲۶ میں تھا اور وہ بیوہ تھی اور شہر کے بہتر سے لوگ اُس کے ساتھ تھے۔ (۲۷) دیکھ کر خداوند

کو مرثیہ آیا اور اُس سے کہا مسترد ۱۴۔ پھر اُس سے پاس آکر سزا کو کھینچا اور اٹھنے
 والے کھڑے ہو گئے اور اُس نے کہا "سے جہنم میں گئے" سے کہیں اُنھوں نے ۱۵۔ وہ خود
 اٹھ بیٹھا اور بولنے لگا اور اُس نے اُس کی ماں کو موب دیا۔ ۱۶۔ اور سب پر
 دشت چھ گئی، اور وہ خدا کی تعجید کے کہنے لگے کہ اب اس بی بی ہم میں رہا ہوا ہے، اور
 خدا نے ہی اُمت پر نوحہ کی ہے۔ ۱۷۔ اور اُس کی نسبت یہ سب سب موب دیا اور تمام
 گرد و نواح میں پھیل گئی۔

یہ سن سنا لیا کہ یہ دو سو مقررے ایک ہی دل و نوحہ میں آئے۔ تاہن شہر
 میں قوم سے جہاں جہاں بے نہ نقرہ و قمع تھا وہیں سب۔ اٹھ گھنٹے کا سفر ہے۔
 نوحہ کے الفاظ مقررے کے بعد ۱۸۔ صاف کر دینے پر کہ دو سو مقررے ایک ہی
 روز واقع ہوئے تھے۔ ان کا بعض آیات ۱۸ سے ۲۳ تک کے ہیں۔ ۱۹۔
 آیت ۱۔ سب سے بھر کر قوم میں آجہاں غائب سموت لہو میں کا گھٹتہ ہوا کہم از
 کہ اُس سب میں دہن معیم تھی۔

آیت ۲۔ صوبہ دار۔ مذی دوح میں صوبہ دار سب ہا میں کے سپر مقرر ہوتے
 تھے۔ اور نوحہ کام کے علاوہ بعض صوبہ دار میں کاموں کے لئے دھڑ دھڑ بھی
 جاتے تھے مثلاً سہ کاری کالوں کا دیکھ بھال کرنا وغیرہ۔ تاکہ نہ آدمی پر دوس
 انتہا میں کی قوج کے سلسلے میں ہیں حقیقت میں ذیل کی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ خود
 یہودی نہ تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو غیر یہودی بنے ہوئے
 کو پسند کرتے تھے۔ اور سب جہنم کے لوگ عداوت کی کتاب میں خود پرست کہلاتے ہیں
 (انجیل باب ۱۰)۔

"تو کہ" میں یونانی لفظ کا مطلب عدم ہے۔ "ست" میں ایک روز۔ لفظ ہے اہل
 اُس کا صحیح ترجمہ تو کر کے ۶

"خدا" کا لفظ یہودیوں کا ہے۔ جن کا نام خدا ہے۔ یعنی نہ آپ کا نام ہے نہ خدا کا نام ہے
 یہی وجہ ہے کہ اس آیت میں بھی عدم کہا گیا ہے۔

آیت ۳۔ "تو کہ" کہ یہودیوں سے "اہم" عداوت کے رنگ پر ہے۔ لیکن
 "تو کہ" کے معنی "تم" یا "میں" ہے۔ صوبہ دار سے خیال کیا ہو گا کہ یہودی "میر" ہو

عبرئودی میں بشوع ہی قوم کے دوسروں کی درخواست پر زیادہ ذخیرہ لگا
 "اگر بشوع ہی میں صوبہ دار بشوع کو آنے کی دعوت دیتا ہے اگرچہ یہ اس سے
 جاننا کہ یہی وہ اس کی دینی مہم بھی کہ بشوع اس کے گھر کے اندر آئے۔

آیات ۵۴-۵۵ "وہ اس رات ہی اپنے اپنے حرم میں جہاں خیاں کیا جا رہے کہ
 کھر قوم واقع تھا ایک نوب عہدہ اور اسے عبادت خانے کا تختہ عہدہ ملی سے بر خباہ
 دوسری صدی عیسوی کا ہے۔ یہاں اس کی بنیاد اس سے پہلے کے سے عبادت خانہ کی ہے
 جس کا ذکر اس باب میں ہے۔" یہاں عبادت خانہ کا تختہ عہدہ جس میں کہ کھر قوم میں صرف
 ایک ہی عبادت خانہ تھا جو کہ ایک حد تک ٹمکت میں سے ہے نام مذکور عبادت خانہ
 یہودیوں کا تھا۔ صوبہ دار سے اپنی کرہ سے اس کی مہم کا خرقہ بٹھا ہوا

آیت ۵۶-۵۷ "بشوع اس کے ساتھ چلا کر گھر تک پہنچا۔ اس میں یہودی دار فرائض
 کیا ہوا کہ شاید یہودی جنگ اور یہی قوم کے گھر اس میں جا پسند نہ کرتے تھے یہودی
 عہدہ ہی سے ہی طور سے بشوع پہنچا تھا۔ یہی مثلاً سورا کا گوشت بفرہ جو یہودی طریقہ
 سے مکروہ تھا۔ اس میں نے کہا بھیجا کہ خداوند نے کی تکلف نہ کرے۔"

آیت ۵۸-۵۹ "پھر اس کو یہودی بزرگ لائق سمجھے گئے یہ آپ کو لائق سمجھا۔
 اس سے کہ اس نے کسی قسم دینا کافی تھا۔"

آیت ۶۰-۶۱ "بشوع اور خوجی آوی یہاں حکم دینا اور حکم دینا سمجھا۔ اس کو
 حکم دینا پڑتا تھا۔ یہ سیاسی اور خدوم اس کے احکام کی تعمیل کرے تھے۔ اس سے اس میں
 کہ اسی طرح سے اس میں بھی بشوع کے حکم سے دور ہو جائے گی۔"

آیت ۶۲-۶۳ "بشوع نے اس راجہ کی طرف سے ۱۳-۱۴ میں یہاں کے بشوع
 نے نماز کیا کہ اسے آرمی روز کا عہدہ تھا۔ تختہ ہونے کی ایک شرط یہ ضروری بات رہی
 کہ بشوع بعض اسی قوم کے لائے طاق رکھے تھے یہ وہ اپنی انسانی زندگی میں سے یہاں حاضر
 تھا۔ اسی طرح اس کا حکم بھی لایا تھا۔ یہ تھا کہ اس کی مساں سنگی میں
 خلی ایسی عقیقہ لائی جیسی اس سے کہتی ہیں وہ سب بشوع میں موجود تھیں۔ ان کے تہذیب
 اسرائیلی سے کہ اس میں وہ اس میں نہیں

"اسرائیل میں بھی تہذیب اسرائیلی اسرائیل میں تہذیب اسرائیلی ہونا چاہیے تھا۔"

رَبِّ یَسُوعَ الْمَسِيحِ کی نسبت مُقَدَّسُ یُوحَنَّا اصطلاحی کا سوال

آیات ۱۸ تا ۲۳

۱۸ اور یوحنا کو اُس کے شاگردوں نے ج سب انہوں کی سردی - ۱۹۱ سے پہنچا دیا۔
 ۱۹ اُس نے ان سے کہا کہ میں نے اپنے پیروں کو دھو کر تم کو پیش کیا ہے تاکہ تم
 ۲۰ میں سے ہر ایک کی پاؤں دھو کر تم کو پاؤں دھو کر تم کو پاؤں دھو کر تم کو پاؤں
 ۲۱ دھو کر تم کو پاؤں دھو کر تم کو پاؤں دھو کر تم کو پاؤں دھو کر تم کو پاؤں
 ۲۲ کی راہ دکھائے۔ ۲۳ اُس نے ان سے کہا کہ میں نے اپنے پیروں کو دھو کر تم کو
 ۲۴ سے عات جیسی اور شہت سے مدھوں کو چھائی عطا کی ۲۵ اُس نے جواب میں کہہ
 ۲۶ کہا کہ جو کچھ تم نے دیکھا اور سنا ہے حاکم یوحنا سے سین کر دو کہ اندھے دیکھتے ہیں ننگے
 ۲۷ پیٹے پھرتے ہیں کوڑھی پاک صاف کئے جانے ہیں۔ پرے ٹھٹھے ہیں۔ مڑے زندہ کئے
 ۲۸ جیلے ہیں۔ عربوں کو خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ ۲۹ اور سارے سے وہ جو میرے سبب
 ۳۰ سے ٹھوکر کھائے۔

آیت ۱۸ مُقَدَّسُ یُوحَنَّا اصطلاحی اب تک درج تھا لیکن وہ قید عارض تھا۔
 ۱۹ وقتاً ۲۰ مٹی ۲۱ سے ۲۲ تک۔ مرض ۲۳ سے ۲۴ تک۔ ۲۵ تک۔ ۲۶ تک۔ ۲۷ تک۔ ۲۸ تک۔ ۲۹ تک۔ ۳۰ تک۔
 ۳۱ لیکن اُس کے شاگردوں نے اُسے سردی تھی۔

آیت ۱۹ - "نے دانا ٹوٹی ہے" اور "لو" طلب امر ہے کہ مُقَدَّسُ یُوحَنَّا نے
 یہ سوال کیوں کیا؟

۱۔ بعض اشخاص کی رائے ہے کہ مُقَدَّسُ یُوحَنَّا نے اپنے پیچھے ہوئے شاگردوں کے
 شک کو رفع کرنے کے لئے اُن کو کھجوا کھجوا لیکن یسوع نے یوحنا کی کو حجاب مانا کہ یہ
 مطلب درحقیقت میں عبارت سے نہیں نکلتا۔

۲۔ بعض علم کا خیال ہے کہ قہر میں اُس نے مرصہ سے پہنچنے کے بعد یوحنا خود
 شک کرنے لگا تھا، جو ممکن ہے۔ تاہم کیا یوحنا کھول سکتا تھا کہ وہ مسیح کا پیرو تھا اور
 خود اس بات کی گواہی دی تھی کہ یسوع مسیح تھا ۱۹ وقتاً ۲۰ مٹی ۲۱ سے ۲۲ تک۔ ۲۳ تک۔ ۲۴ تک۔ ۲۵ تک۔ ۲۶ تک۔ ۲۷ تک۔ ۲۸ تک۔ ۲۹ تک۔ ۳۰ تک۔

کہ کیا دلچسپ لگے تھے، یہاں میں کڑے چنے ہوئے تھیں کو، ابھی سوچتا ہوں۔ وہاں
 بیسے درپیش و غنت میں رہنے میں وہ، سبھی مٹھوں میں ہو سکتے ہیں۔ (۱۰۱) وہ تم
 کو، لکھنے لکھنے سے، کیا لکھتی، وہاں میں تم سے کہہ سکتے ہو کہ کسی سے بڑے ہو کو (۱۰۲)
 وہاں سے جس کی بات لکھا ہے کہ اس میں سب سے زیادہ ہے، لکھنے والوں سے بڑے ہو کو (۱۰۳)
 رہا آگے بڑھ کر کے گا (۱۰۴) میں تم سے کہہ سکتے ہو کہ وہاں سے بڑے ہو کو (۱۰۵)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۰۶) میں سے بڑے ہو کو (۱۰۷) میں سے بڑے ہو کو (۱۰۸)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۰۹) میں سے بڑے ہو کو (۱۱۰) میں سے بڑے ہو کو (۱۱۱)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۱۲) میں سے بڑے ہو کو (۱۱۳) میں سے بڑے ہو کو (۱۱۴)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۱۵) میں سے بڑے ہو کو (۱۱۶) میں سے بڑے ہو کو (۱۱۷)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۱۸) میں سے بڑے ہو کو (۱۱۹) میں سے بڑے ہو کو (۱۲۰)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۲۱) میں سے بڑے ہو کو (۱۲۲) میں سے بڑے ہو کو (۱۲۳)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۲۴) میں سے بڑے ہو کو (۱۲۵) میں سے بڑے ہو کو (۱۲۶)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۲۷) میں سے بڑے ہو کو (۱۲۸) میں سے بڑے ہو کو (۱۲۹)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۳۰) میں سے بڑے ہو کو (۱۳۱) میں سے بڑے ہو کو (۱۳۲)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۳۳) میں سے بڑے ہو کو (۱۳۴) میں سے بڑے ہو کو (۱۳۵)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۳۶) میں سے بڑے ہو کو (۱۳۷) میں سے بڑے ہو کو (۱۳۸)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۳۹) میں سے بڑے ہو کو (۱۴۰) میں سے بڑے ہو کو (۱۴۱)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۴۲) میں سے بڑے ہو کو (۱۴۳) میں سے بڑے ہو کو (۱۴۴)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۴۵) میں سے بڑے ہو کو (۱۴۶) میں سے بڑے ہو کو (۱۴۷)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۴۸) میں سے بڑے ہو کو (۱۴۹) میں سے بڑے ہو کو (۱۵۰)

رہی سب کچھ اور سب کچھ بڑا ہی تھا
 آیت ۲۶۔ یہی ہے کہ وہاں میں کڑے چنے ہوئے تھیں کو، ابھی سوچتا ہوں۔ وہاں
 میں سے بڑے ہو کو (۱۵۱) میں سے بڑے ہو کو (۱۵۲) میں سے بڑے ہو کو (۱۵۳)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۵۴) میں سے بڑے ہو کو (۱۵۵) میں سے بڑے ہو کو (۱۵۶)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۵۷) میں سے بڑے ہو کو (۱۵۸) میں سے بڑے ہو کو (۱۵۹)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۶۰) میں سے بڑے ہو کو (۱۶۱) میں سے بڑے ہو کو (۱۶۲)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۶۳) میں سے بڑے ہو کو (۱۶۴) میں سے بڑے ہو کو (۱۶۵)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۶۶) میں سے بڑے ہو کو (۱۶۷) میں سے بڑے ہو کو (۱۶۸)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۶۹) میں سے بڑے ہو کو (۱۷۰) میں سے بڑے ہو کو (۱۷۱)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۷۲) میں سے بڑے ہو کو (۱۷۳) میں سے بڑے ہو کو (۱۷۴)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۷۵) میں سے بڑے ہو کو (۱۷۶) میں سے بڑے ہو کو (۱۷۷)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۷۸) میں سے بڑے ہو کو (۱۷۹) میں سے بڑے ہو کو (۱۸۰)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۸۱) میں سے بڑے ہو کو (۱۸۲) میں سے بڑے ہو کو (۱۸۳)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۸۴) میں سے بڑے ہو کو (۱۸۵) میں سے بڑے ہو کو (۱۸۶)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۸۷) میں سے بڑے ہو کو (۱۸۸) میں سے بڑے ہو کو (۱۸۹)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۹۰) میں سے بڑے ہو کو (۱۹۱) میں سے بڑے ہو کو (۱۹۲)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۹۳) میں سے بڑے ہو کو (۱۹۴) میں سے بڑے ہو کو (۱۹۵)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۹۶) میں سے بڑے ہو کو (۱۹۷) میں سے بڑے ہو کو (۱۹۸)
 میں سے بڑے ہو کو (۱۹۹) میں سے بڑے ہو کو (۲۰۰)

آیت ۲۷ - - ملائی ۱۳ سے احساس کیا گیا ہے

آیت ۲۸ - جو عقد کی بات ہی میں چھوٹا ہے وہ ہے عقد کے اعتبار سے
تو حنا مصداقی میں جس کو کسی شخص نے سنا سنا جس سے اس سے اٹھ گیا جس کو
سیاری کے بارے میں اصول یہ ہے کہ وہ چھوڑ کے الی آدمی آدمی دے جس کے اصلی
آدمیوں سے بڑے ہوتے ہیں

آیت ۲۹ و ۳۰ - فریبوں اور فتن شرع برطانت کی تھی جسے جن لوگوں کو وہ
بیچنے والے تھے انہوں نے نوٹس کے پیغام کو مان لیا تھا اور اپنے گناہوں کا قرار کر کے
بیسرے لیا تھا اور یوں خدا کے کلام کو جو تو حنا کے دوسرے آل کو رد راست
مالی لیا تھا -

آیت ۳۱ و ۳۲ - چوک کے چھو کی تمیز وہ ایک دوسرے کی سلاکت کرتے
ہوئے کہتے ہیں ہم نے خود باکی سادی لاکھل کھیلنا چاہا پر تم راضی نہ ہوئے اور پھر تم
کی موت کا کھیل کھیلنا چاہا اور اس میں بھی تم نہیں کھیلتے تھے

آیت ۳۳ و ۳۴ - فریبوں سے کہا جاتا ہے کہ ان کو بھی کرنا ناممکن ہے -
ایک دروہینہ رنگ کا آدمی مثلاً تو حنا ان کی نگاہ میں پانگل ہے۔ جنہوں نے اور ایک
دروہینہ کی رہی نہ کرنے والا شخص ان کے گھر سے تھیں اور کیانی ہے۔ تو حنا یہاں
میں رہا تھا لہذا قبیلہ ظہرا اور شہوت گنگا۔ دل کو ملا ہے اور توبہ کے لئے تیار کرے
کے لئے کہتے ہیں اور ان سے ملے ہیں۔ تم آئے ان کا وار کرتے ہو۔

آیت ۳۵ - حکمت چنے صوبہ لوگوں کی انہی بھی اٹھی حکمت - حکمت کے
لوگ کہتے ہیں جن میں حکمت ہے۔ دیکھو اعمال ۳۶ و ۳۷ حوالہ دے رہا ہے یعنی یہ
کا بشا (صحیحیت یافتہ جو جو دیکھ سکتا ہے) مرقس ۱۰:۲ گورگس بھی اگرچہ کہ بٹے
نہی گئے والے آدمی

جنہوں نے تو حنا مصداقی کو قبول کیا انہوں نے نہایت کہا کہ وہ حکمت کے
بٹے میں اور ان کی قبولیت کی روح سے حکمت کا مطہر ہوا۔ اہل دانش ہی مسیحی
و وہاں رہا مسیح کو قبول کرنے میں

ماتو کو جس سے انھیں بچنا تھا اس وقت بدستور ہے۔ خود سے مدد کشتی انکس نے یہ کھڑا کیا۔
 یہ کھڑا کھڑا نہیں میں نہیں رہا کسی بھی عبارت میں یہ جس سے یا تو نہ تھا
 ہی نہیں تھا

کر رہا تھا جسے رملہ نے کھانا دیا۔ وہ بارہ ٹھونسنے لیا۔ تو رملہ کو
 اختیار دیا۔ کچھ ہوئے دوس کا کر کرنا تھا۔
 آیت ۳۷۔ کسی فوسے نے آیت ۳۷ سے معلوم ہوا کہ اس فوسے کا
 نام تھا اس سے شجر کی دعوت کی تھی جس میں اس کے مرد سے معلوم ہوا ہے
 کہ اس نے قرآن مجلی سے نقد ڈنڈ کو بدعت نہیں یہ ہے جس کے بعد وہ یہاں کی شکایات
 کو چھوڑ کر گیا تھا۔ آیت ۳۸۔ یا دنی جبر نے سے معلوم کرنا چاہنا تھا کہ یہ بڑھتی
 جس کو اس نے کھانا آدمی ہے۔

تیسواں باب۔ دوسرا باب کی مذکورہ آیت کے دو سببوں کے بعد
 ہے۔ شجر کے ذنب کو ایک تخت کے اوپر لگائے ہوئے ہے۔ یہ ہے جس کے لئے
 چوں کہ جیسی طرف میرے دور رہے تھے اور چوں کہ کسی پر چلنے کے لئے نہ تھا
 دوسرے باج سے کھاسکیں۔

آیت ۳۷۔ دروازے سے تھے رہے ہوں گے۔ ان کی شجرت کے سبب
 سے کئی لوگ ان کو دیکھ کر اور ان کی آواز سے ان کے لئے سرگرم ہو گئے تھے اور
 ہی مر رہے تھے۔ ان کو ان کے لئے یہ چاہی تھی اور ان کی تھی۔ دروازے سے
 چلے گئے کہ یہ شجر کے سبب ان کے لئے تھے۔

آیت ۳۸۔ راج اور توپ کے بعد اس سے اشارہ ہو کر یہ عورت دور سے ان کو
 بلانے لگی۔ وہ پہلے شجر کی طرف کے پاس کے پاس کھڑی تھی۔ آیت ۳۹۔ ان کے
 دروازے سے ان کے لئے تھے۔ ان کے لئے تھے۔ ان کے لئے تھے۔ ان کے لئے تھے۔
 ان کو کوئی نہ تھا۔ اس لئے اپنے ہاں کھول کر آگے کے پاس سے تھے اور ان میں
 نہ تھا۔

آیت ۳۹۔ ان کی حالت یہ تھی کہ ان کے لئے تھے۔ ان کے لئے تھے۔ ان کے لئے تھے۔
 پر ان کے لئے تھے۔ ان کے لئے تھے۔ ان کے لئے تھے۔ ان کے لئے تھے۔
 ان کے لئے تھے۔ ان کے لئے تھے۔ ان کے لئے تھے۔ ان کے لئے تھے۔
 ان کے لئے تھے۔ ان کے لئے تھے۔ ان کے لئے تھے۔ ان کے لئے تھے۔

میں تین چار انسان کی، سمدیا میں کر لئے ہیں۔ دوم ملوں پر وی پیش رہہ کرنا
نظر آتی ہے محض مصلحت پر غور نہ محض کرنا کافی نہیں۔ یہ حال چند مفسرین کا یہ کہنا
کہ نسب اسح کی کسی بھی امیل کی تفصیلات پر غور کرنا ضروری نہیں دینا ہی معلوم ہوئی
ہے۔ جسے قاعدہ کے سانچہ نظر نہیں گئے مثلاً کڑوے دانوں کی قمیض کی تشریح جو
مئی ۱۳-۳۴ سے ۶۴ تک گویا اسح کے نمونہ سے منسلک تھی۔ ہر نصف عام طور پر تفصیلات
پر غور دینا صحیح نہیں۔ یہ باتیں کسی دھڑے کے کہنے کے لئے ضروری ہیں لیکن ضروریات
مطلب نہیں رکھتیں

آیت ۵۔ بونے والا بیچ چھڑکنا ہے

آیت ۶۔ چٹان۔ ہٹاری ٹکڑوں میں کڑا دیکھ جاتا ہے کہ چٹان کے ڈپر ذرا
سی مٹی رہی ہے صرف ایک دو بیج گہری۔ اس کی تری بہت حد جانی رہی ہے
آیت ۷۔ غائب ہونے کے موسم میں جھاڑیاں بہت چھوٹی تھیں۔ کسان نے پنا
کھیت چھی طرح سے صاف نہیں کیا تھا۔

آیت ۸۔ بونہ دلائے کے لئے فخرہ ایسے۔

آیت ۹۔ دیگر اناجیں سے ظاہر ہے کہ ساگر دوں نے فوراً یہ سوال نہیں کیا تھا
بلکہ موقع پا کر پوچھا تھا۔

آیت ۱۰۔ مجھ دوس کی سمجھ۔ بونائی لفظ کا یہ مطلب ہے کہ ایسا مجید و صرف
ان لوگوں کو متباد جانا ہے جو کسی خاص جہت میں شامل ہوں۔

آیت ۱۱ تا ۱۵۔ تمہیں کی تشریح و درحقیقت گرم اس تمہیں کو طرح طرح
کی رسم کی تمہیں کہتے تو زیادہ مؤثر ہوتا کہ تمہیں تمہیں اصل مطلب یہ ہے کہ طرح
طرح کے سامعین پر خدا کے کلام کا کیا اثر ہوا ہے۔

نراہ کے کنارے دے۔ یہ ایسے ایسے لوگ ہیں جو زیادہ وجہ نہیں کرے گویا
ایک کان سے ٹپکتے ہیں اور دوسرے سے لڑا دیتے ہیں۔ ایسی باتیں ہمیشہ تیار رہنا
تھے کہ اگر ممکن ہو تو کلام کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے۔

”چٹان والے“ وہ اشخاص جو کلام کو قبول تو کر لیتے ہیں مگر درحقیقت خلوص میں
ہے نہیں۔ اس لئے جب مشکلات پیدا ہوتی ہیں تو فوراً پرگشہ ہو جاتے ہیں۔

”جھاڑیوں والے“ یہ ایسے لوگ ہیں جو غائب ہو جاتا ہے اور دوسرے کے کاروبار
اور اس کے نفرت و دلت و رعیت و آرام کے سبب رفتہ رفتہ جو کچھ انہوں سے

سُ مونا بنے کھو بیٹھنے میں —————
 بعض اوقات کئی برسوں کے بعد کام
 کا رجحان رہتا ہے۔ ہر کوئی کاروبار میں جانا چاہے کہ ہم اور ۵۰ برس کے درمیان ٹوٹ
 سے نوک بنیں۔ جتنے کو بیٹھے ہندو اور دنیا میں کس کرے لیکن دوسری باتوں پر
 زیادہ دھیان دے کے۔ عجب ایسا ہو جاتا ہے۔ جو بچان کا بڑا حصہ ہندو دنیا کا
 کھل کھل کر دے دے چھوٹے کام تو کرے لگے ہیں لیکن ان کے سک کام اوٹھو رہے وہ
 جاتے ہیں +

ہر حال کافی اچھی رہیں کھیت کی زمین مونی لئے۔ راہ تھلاؤں چٹان اور
 کھد کا پتھر اور سب حصہ حارہ و سارہ ہیں۔ خدا کے رگزہ اور ایک دمی کام اسی کو
 جتن کر کے سب سا بھل رہے ہیں یہی ہیں ان کے سک کام ہیں جو بچہ مٹی طبیعت
 پیدا کرتے ہیں۔

چراغ کی تمثیل

آیت ۶ تا ۱۸

۱۷۔ کوئی شخص چراغ حارہ میں سے نہیں چھپاتا نہ ہنگ کے نیچے رکھتا ہے بلکہ
 چراغ میں پیر رکھتا ہے تاکہ اندر آنے والوں کو روشنی دکھائی دے۔ (۱۷) کیونکہ کون چیز
 جیسی میں یوں نہ ہو کہ پوچھنے کی اور نہ کوئی ایسی پوشیدہ بات ہے جو معلوم نہ ہوگی اور
 ظہور میں نہ آئے گی۔ ۱۸۔ پس ضرور رہو کہ تم کس طرح سنتے ہو کہ تمہارے پاس ہے
 اسے درجہ حاصل ہے گا اور تمہیں کے پاس نہیں ہے اس سے وہ بھی بے مایا جائیگا جو ایسا کھسا ہے۔
 آیت ۱۹۔ ان بعد دل کو جو رسووں کو ساٹھے لگتے اور بہت لے جائیں گے۔ کھس
 کھسا کافی ہیں ان کو اوروں تک پہنچانا اور ضروری ہے۔

”اندر آئے والوں کو“ گھر میں رہے والوں کا ذکر نہیں۔ اندر آنے والے خاص طور
 پر وہ جو وہی لوگ ہیں جو بعد ازاں سچی کیسا میں داخل ہوئے ہ۔

آیت ۱۷۔ کوئی جبر چھپی میں اور مرض کی انجیل میں جڑوں کو چھپا ہے اور
 پوشیدہ رکھنے کی عرصہ پہنچی جاتی ہے کہ پوشیدہ چیز طہر کی جیسے۔ تو فائدے صرف
 نہ جانتے باقیہ جو جانتے ہی کو دی جاتی ہے اس سے اور دلی کو ایضاً۔ مگر: ۱۸
 بات ہے۔

آیت ۱۸۔ کس طرح ٹھنڈے ہوئے۔ نقطہ سفا مری بنے بلکہ ٹھیک طہر

اُس سے کہ آج جس کے باجس بس ۵۰ روپے ہوئے۔ ۲۳۱۔ مگر جب کشتی پہنچی تو وہ سو گیا اور جس پر شری آمدنی آئی اور کشتی پانی سے بھری جانی تھی درجہ حفرہ میں ہے۔ ۲۳۲۔ اُسوں سے اس سکر سے جگہ۔ ۲۳۳۔ کہ جب صاحب ہم ملک تو لے جائے اس سے اس کے اٹھارہ سو کو ڈیر پانی کے زیرِ شہر کو چھوڑا اور دونوں تھم گئے اور اس ہوئے۔ ۲۳۴۔ اُس نے اُس سے کہ تمہارا بہن کس گناہ کوہ پھر گئے اور لختب کے اس میں کہنے گئے کہ کون سے ۲۳۵۔ پو اور مانی کو حکم دیتا ہے اور فہم کی مانتے ہیں۔

آیت ۲۲۔ متوجہ اپنی شانوں کے ساتھ تھا اور جس باجس کا حکم باجس آیت ۲۳۔ سو گیا۔ کسی مقام میں آپ کے سوچ سے کا ذکر نہیں۔ "شری اندھی" جہاں سمندر باٹری جس کے نزدیک پہنچا سو سے وہاں آج صاحب ایک جلی میں کرتے حریف کے اس بھی ایک مود ہے (۱۶۱) ۱۳۰۶۷۔ راجہ نے خود تک حجاز میں کرتے کے می کارہ کے پاس اس ہی طوفان رکھا ہے دیکھ کر لوگوں کسی مزاج کے سامعہ مود ہوتا ہے کہ طوفان جہاں کوڑا لے لے گئے تھا۔

ماہنامہ کے دور سے کشتی ایک طرف ٹھک گئی تھی اور بحرِ ہند حریف شری میں طوفان مٹی اور کشتی سرنگریں سے مل گئی۔ ظاہر ہے کہ بڑی خطبہ کا پیدا ہوئی سوئی۔

آیت ۲۴۔ "صاحب صاحب" لفظی مرعہ ہے۔ گرد۔ گرد۔ "بھڑکا۔ جب کوئی ملک پتے گئے کو چھوڑا ہے۔" "اسی ہو گیا" نہ فقط سوارک ہی نہ ہر ہی بیٹھ گئیں۔ آیت ۲۵۔ "ڈر گئے" طوفان سے خوف پیدا ہوا تھا وہ جہاں مارا مگر رہا ایچ کی قدرت دیکھ کر اُس پر ایک مرعہ کی دہشت چھا گئی کیونکہ اس میں ایسی قدرت ہیں ہوتی۔

ربنا ایچ کا اگر اسینیوں کے ملک میں بدروحوں کا لشکر کا لانا
آیات ۲۶ تا ۳۹

(۳۰) میری وہ گرامینوں کے علاقہ میں جا پہنچے تو اُس نے کہیں کے ساتھ سے چھ۔
 ۱۷۰۰ء میں وہ نکلا۔ اور تو اُس نے ایک مرد اُس سے ملنے میں مدد دیا جس شخص
 اور اُس نے بڑی لذت سے اسے شہدہ تھے وہ وہ شخص میں سے مدد گروں میں مکرانہ
 ۱۷۰۰ء میں شروع ہو کر رہا اور اُس کے کے کر کے اور اسے اسے دیکھنے شروع
 خدا تعالیٰ کے لئے اُسے شہدہ تھے کہ کام یہی بہت کرنا اُس کے لئے مدد میں۔
 ۱۷۰۰ء میں وہ اُس کے ایک نوجوان کو دیکھا کہ اُس کی سی شکل جا اسی
 نے کہ اُس نے اُس کے کہہ کر اُسے اور ہر چہ۔ تو اُس نے۔ بھڑوں اور طروں سے ملکر
 خدا میں رکھے تھے نوجوان وہ۔ بھڑوں کو پورے اُس کے اور وہ اُس کو سیاہوں میں رکھنے
 بھڑوں میں۔ (۳۱) شروع سے اُس نے شہدہ تھے کہ نام ہے وہ اُس نے کہا لشکر کہو کہ
 اُس میں بہت سی مدد میں تھیں۔ (۳۲) اور وہ اُس کی خدمت کرے گئے کہ میں
 اُس کے گرامینوں کے لئے اسے حکم دے۔ (۳۳) وہاں سے اُس نے شروع کر کے ایک بڑا محل
 بنوا دیا تھا۔ اُنہوں نے اُس کی خدمت میں کہیں اُن کے اندر جانے دے۔ اُس نے اُنہیں
 جانے دیا۔ (۳۴) اور وہ اُس کی آدمی میں سے لے کر شروع کر کے اُن کے اندر گئے اور
 محل کو اُس سے پر سے چھٹ کر جس میں چار اور چار۔ (۳۵) میں باہر آکر کہ
 پورا سے دالے سے اُس کے اور حاکم شرع اور رحمت میں خردی۔ (۳۶) تو اُس نے باہر سے کچھ
 کو لے کر شروع کر کے پاس میں اُس کی آدمی کو جس میں سے مدد میں ملنے لگے بڑے
 اور خوش میں شروع کر کے ماؤں کے پاس میں لے کر اور بڑے گئے۔ (۳۷) اور دیکھے وہاں نے
 لے کر خردی کر کے میں مدد میں تھیں وہ کس طرح تھا جو۔ (۳۸) درگاہوں کے
 گرد و نواح کے سب لوگوں سے اُس سے درخواست کی کہ ہمارے پاس سے جانا کہو کہ
 اُن بڑی دولت تھی تھی۔ پس وہ کسی میں ملے کر وہاں سے۔ (۳۹) لیکن جس شخص
 میں سے مدد میں ملنے لگی تھی وہ اُس کی خدمت کر کے لے کر گئے تھے اپنے ساتھ رہے
 دے کر شروع سے اُسے رحمت کر کے کہا۔ (۴۰) اپنے کو نوٹ کر تو میں سے ہوں کہ
 کہ خدا سے تھے۔ اُسے کچھ بڑے کام کئے۔ وہ وہ نہ ہو کر تمام میں چرچا کرنے لگا کہ
 شروع نے میرے لئے کچھ بڑے کام کئے۔

آیت ۲۶ - ایسا کہہ رہا ہے کہ وہ وہاں لوفان سے بعد ہی کا مہرا مان کیا

گیا ہے

”گراسیسیوں کا علاقہ“ یعنی شیخوں کا گدار بنیوں کا بیس میں ”گراسیسیوں کا“
 لکھا ہے لیکن مردیک ہی ایک جگہ گرتا ہے اور اُردو متن میں جو خط لکھا ہے صحیح معلوم
 ہوتا ہے۔

آیت ۲۷ تا ۲۹ یہ آدمی نہایت حسدہ حالت میں تھا اور حیوانی زندگی بسر کرتا
 تھا۔ وہ رعب ہے یعنی بلکہ اوروں کے لئے بھی باعثِ خطرہ تھا۔ ایک مائت قابل
 موریت کہ وہ کوئی شخصیت اور مردوں کی شخصیت میں شکیک طور پر یازمین کر سکتا تھا۔ ۲۷ تا ۲۹
 ”خود اٹھائے“ سے مراد اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ غیر مودی استعمال کئے
 گئے ہیں۔ ۲۷ سے مراد اس میں ۲۷ مائت پائی جاتی ہے۔ ایک صدق (۲۷-۱۳۰-۲۰ اور ۲۲۔ مقام
 دجی ۲۷-۱۹) میں ہے حکمران (دای ایل ۲۷-۲۲) و غیرہ (جہاں ۱۷-۱۸) خدا پر یہ شخص
 پہنچا ہے۔ اور ممکن ہے کہ شیخوں کے مالک بھی غرقوم دے گئے۔

آیت ۳۰۔ ”تیرا نام کیا ہے؟“ اس کی حالت دیکھ کر شیخ امیر نے سب سے پہلے
 کوشش کی کہ وہ اپنی شخصیت کو پہچانے۔ لیکن وہ کہتا ہے ”شکر“ کیونکہ دوبارہ گویا مردوں
 کی طرف سے ہاتھ کٹا ہے۔

آیت ۳۱۔ ”اٹھ کر اٹھ“ مراد ہے نام الارواح کا وہ حصہ جہاں بُری رُوحیں
 رہتی ہیں یا دوزخ۔

آیت ۳۲۔ ”اُس کی مینت کی بہتر ترجمہ ہے کرتی رہیں۔“ اس بات کی ضرورت
 تھی کہ یہ سنایا جاتا آدمی کوئی ایسا نظریہ دیکھے جس سے اُسے یقین آجائے کہ وہ واقعی
 پہنچ گیا ہے۔

آیت ۳۳۔ ”ڈوب مرا“۔ لکڑی کا بڑا ٹکڑا ہوا یا ایک سواری پیدا ہوا
 ہے کہ رہتا لیکن نے ایسا کیوں کیا؟ طرح طرح کے واپات دئے گئے ہیں۔ چند جوابات
 ہم دل میں درج کرتے ہیں۔

اول۔ اُس آدمی کی بیچ و پکار سے شیخوں میں سے چند سؤ خوف کھا کر بھاگ گئے
 اور باقی سؤ، اُن کے پیچھے بھاگے۔ ان خیال خام است۔

دوم۔ چونکہ شیخ امیر شخص کلام ہے اور تمام کائنات کا خدا بن گیا ہے اور اُس

کا حق تھا کہ ہی سبکدوش سے جو جا رہے ہو کرے
 سووم - بد روجوں کے چھے جا رہے کہہ دنی موت کی ضرورت تھی تاکہ وہ آدمی
 محسوس کرے کہ وہ سچ بچ گیا ۔ کسی کو غلط فہمی نہ پھیلے جانوروں کی ہلاکت کے
 بہت زیادہ اہم بات ہے۔

چہا دم - ٹوڑا دن کے ایک پہلے سے ورے - ٹوڑا دن کو مال جلا دے رعب ہوا
 مالٹا اسے خواب بھیج دے اور خداوند متعال کو سب سے

آیات ۳۴ و ۳۵۔ وہ آدمی اچھا ہو گیا اور کسی نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں
 کر دیا

آیت ۳۷۔ لوگوں کا نقصان ہو گا۔ اور سب آدمی کی حالت کے ہوں گے
 نقصان کا راہہ نہاں کیا۔ وہ یسوع مسیح کی طرف سے ڈر بھی گئے ہوں گے

آیات ۳۸ و ۳۹۔ ہمارے خداوند نے اس شخص کی جوابی کی ہار لی اور اس کو
 شاگرد سا کر لیا ہے اسے ساتھ رہنے کی اجازت نہ دی۔ عرصہ کی انجیل سے ظاہر ہے کہ یہ
 گواہی کارہ ہوئی مگر سینوں کا علاقہ کنسٹنٹین کے ایک بھائی میں مل گیا تھا۔ لفظ
 کنسٹنٹین کا مطلب ہے "دس شہر"۔ کوئی شہر یہ بھی ممکن ہے کہ یہ نام بھائیوں کے
 نام سے ان بنایا تھا۔ عرصہ کے بعد اسے کہہ کر اس آدمی سے دوکشتی میں اس پر چڑھا گیا۔
 کچھ عرصہ کے بعد یسوع عروہاں گیا بھی کھیل کے کنارے تک۔ اب کی دفعہ لوگوں نے اس
 کا استقبال کیا اور ایک برے کو اس کے سامنے پیش کیا تاکہ بھائیوں نے اور جب وہ اچھا
 ہو گیا تو کہہ سکتے ہیں کہ اسے کیا سب اچھا کیا "اور اس نے اس سے کہہ دیا۔"

ربنا یسوع کا واپس جانا اور یائیر کی درخواست

آیات ۴۰ تا ۴۱

۴۰۔ جب یسوع واپس آ رہا تھا، لوگ اس سے خوشی کے ساتھ بے کیونکہ سب
 اس کی راہ بگتے تھے۔ ۴۱۔ اور کچھ نام نہاد ایک شخص جو سیادت خاصہ کا سردار تھا اس
 اور یسوع کے درمیان پر گرا اس سے موت کی کہ میرے گھر میں۔ ۴۲۔ کیونکہ اس کی اکلوتی
 بیٹی جو مر رہی تھی اس کی مرنے کو بھی درجہ وہ جا رہا تھا لوگ اس پر گرے پڑتے تھے۔

آیت ۵۰۔ "فقط اعتقاد رکھ" سب دستور دیتا، لیکن نے مان و مہر و
پر نور پانچ بیچارہ باپ بہت گھڑاں سرگا۔

آیت ۵۱۔ جب دستور جیسے پہلے دو ایک موقع پر شادی زمانے آیت
سامعہ میں حاضر رہو، کو یہ بھی سمجھی لڑکی کے، دہریوں کے ساتھ مکان
کے اندر سے آیا۔ باقی دھگ پھر آنگن میں رہ رہے تھے۔ یہ دیکھ کر لڑکی نے اے اے
پر رکھے جانے کے کس غم اس کے لئے آف کافی رہا۔ مگر نہ دے دے رشتہ دار
اور جان بچاؤ کا جواب دے

آیت ۵۲۔ "سوئی ہے" ہمیں ہم نہیں کہ رہتا ایچ کا مطلب کیا واقعی ہی تھا
نہ لڑکی مرنے پر ہوش و ریشی کی حالت میں تھی۔ تڑپ کی آیت آپ نے فرمایا تھا کہ
"نہر ہو"۔ پس اس وقت جب عطف فہمی پیدا ہوئی تو آپ نے شاید کہ نعرہ مگر
دیکھا ۱۱۰۰۔ یہ بخوبی معلوم نہیں کہ لڑکی کچھ مرنے لگی تھی یا نہیں مری تھی۔ جو
سکات کہ لڑکی اس مرنے کی حالت میں جو بول بعض اوقات موت سے پہلے کہ ہے۔

آیت ۵۳۔ آپ نے لڑکی کو ایسا جگا ماحیا سوئے دیا کہ کو جگاتے ہیں آپ
ناتوانی میں ہی رہے، استعمال کیا تھلا ٹوقانے آرامی الفاظ تبتاوی جن کو مرثیہ نے
جوں نرجہ سے منہ لکھا تھا تم انداز کیا کہ لڑکی کو اس میں چہرہ دیکھی نہ
تھی۔

آیت ۵۵۔ ممکن تھا کہ والدین مارے خوشی سے ٹھہر جاتے کہ بہاری کے
بعد مدتی صورت ہوگی۔ خداوند نے ان کی توجہ اس طرف مبذول کی
آیت ۵۶۔ "کسی سے نہ کہت" یہ معجزہ چھپ نہیں سکتا تھا لیکن ماں باپ
کو اس کی بات نہ تھی کہ نہ سمجھ رہے تھے۔

آیت ۱۲۔ جگہ وہاں تھی نیکی گاؤں و رہائیاں نزدیک تھیں۔

آیت ۱۳۔ شاگردوں کا جواب اُن کی مشکل کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ جہاں کہ وہ کھائے
کا بندوبست کرنے سے انکار کرتے تھے صحیح نہیں معلوم ہوا۔ ”میل لے لیں“ ممکن ہے
کہ اس عورتوں کی مدد و مراد کی وجہ سے اُس کے پاس کافی روپہ تھا۔

آیت ۱۴۔ کہتا یسوع کہ معلوم تھا کہ آپ کہا کرنے والے ہیں (لوقا ۶۔۷) اس
لئے آپ نے لوگوں کو ترتیب سے بٹھانے کا حکم دیا تاکہ وہ باٹھنے والے بغیر بڑے کے سب
کو کھانا نہ مل سکے۔

آیت ۱۵۔ کہتا یسوع کا دستار بٹھا کر کھانے کے وقت برکت دیتے تھے۔ (۱۹:۲۲)
۲۰۔ ۲۲۔ اسی لئے اکثر مہجوں کا رواج ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے دعا کرتے ہیں۔
ہم کو بتایا یہ ہیں گیا کر کیا روٹیاں اور مہجیں یکا یک بڑھ گئی تھیں مائیں وقف
بڑھی تھیں جب باپتی جا رہی تھیں۔

آیت ۱۶۔ ”بارہ ٹوکریں“ جب ایشائیسوع نے ایک کستی مانگی تھی تو اُسے
مہجیوں سے مناسب حکم کر دیا اور اٹھا (۱۶:۷-۱۵) اب وہ ایک رتھوں اور دو مہجیوں کو
لے کر آیا اور بارہ ٹوکریں ہولی ٹوتا دیتے ہیں جو لوگ خدا کے کام کے لئے کچھ دیتے
ہیں خدا اُن کو اکثر زیادہ برگزین عطا فرماتا ہے۔

کُتُبِ مُسْتَوْجِبِ الثَّوَابِ

حصہ چہارم

گلیل کے باہر پیغامِ نجات کی تبلیغ

مقدس پطرس کا اقرار اور ربنا المسیح کی

اذیت کی پہلی پیشین گوئی

آیات ۱۸ تا ۲۷

۱۸۔ جب وہ سبھی میں دھاکر سامنے اور منہ گردائیں کیے پاس۔ پھر تو ایسا ہوا کہ اُس نے اُن سے پوچھا کہ تم مجھے کیا کہتے ہو؟ ۱۹۔ اُن نے جو سب میں کہا بوجھتا پتھر دینے والا اور لعل آبیہ کہتے ہیں اور وہ میں یہ کہ عدم بیویوں میں سے کوئی جی اُٹھائے۔ ۲۰۔ اُس نے اُن سے کہا لیکن تم مجھے کیا کہتے ہو؟ پطرس نے جواب میں کہا کہ خدا کا مسیح۔ ۲۱۔ اُس نے اُن کو تاکید کر کے قسم دیا کہ کسی سے نہ کہہ گا۔ ۲۲۔ ۱۹۔ کہ ضرور میرا اُن آدم بہشت دکھائے گا۔ ۲۳۔ اُس نے کہا کہ میں اور خدا سے رو کر ہی اور وہ قتل کیا جائے اور تیسرے دن جی اُٹھے۔ ۲۴۔ اور اُس نے سب سے کہا اگر توں میرے پیچھے آتا چاہے تو ہی خودی سے انکار کرے اور مرد زانی صلب اٹھائے اور میرے پیچھے ہوئے۔ ۲۵۔ لیکن جو کوئی اپنی جان بچائے چاہے وہ اسے گھونٹے گا اور جو کوئی میری صراط میں چلا جائے وہی اُس سے چلے گا۔ ۲۶۔ اور وہی گرساری دنیا کو حاصل کرے۔ ۲۷۔ لیکن جو کوئی اس کا نقصان کھائے تو اُسے کیا نفاذ ہو گا؟ ۲۸۔ کہ جس کو کوئی مجھ سے اور میری باتوں سے شراب لگا۔ ۲۹۔ میں آدم بھی جب اچھے اور اچھے ماب کے دریاگ فرشتوں کے جلاں میں ابٹکتا تو اُس سے شراب لگے گا۔ ۳۰۔ لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اُن میں سے جو میں کہے میں ہیں بعض ایسے ہیں کہ جب تمک خدا کی بات سنائی دے گی تو ان کے دل میں خوف کا وہ سرور رکھیں گے۔ ۳۱۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ان میں سے کوئی ایک نہ ہو گا۔ ۳۲۔ اُس نے یہ کہتے ہوئے اُن سے کہہ دیا کہ تم میرے ساتھ رہو اور میں تم کو ہمراہ لے کر آؤں گا۔

آیت ۳۹۔ لڑکے کی بیماری کے آثار مر گئی کے بعد تھے اُس نانہ میں حکیم بھی بعض دوا تھیال کرنے تھے کہ یہ یہی ہی جس کا اب تک کوئی جگہی علاج ہی نہ نہیں ہوا کہ برادرج کا ہنہہ تھتے تھے ہمیں معلوم ہیں کہ اس محبت میں رستا المسیح یسوع کی کہارائے تھی یہ ہم خداوند نے سب کے فائدہ کے لئے اُن کے خصال کے مواضع میں کیا ۔

آیت ۴۰۔ آئے بے اعتقادانہ یسوع کے کس کی مات یہ فرمایا ہمساموئی دوم کی بات کیونکہ اُن میں اعتقاد و انجی کم تھا شاگردوں کی ناکامیابی دیکھ کر شیوع کی اس بھی شک پیدا ہو گیا ہوگا مرقس کے بیان سے ظاہر ہے کہ بیمار لڑکے کا پ بھی کسی قدر بے اعتقادی میں مبتلا ہو گیا تھا۔ شاگردوں نے آپ سے بعد میں پوچھا کہ تم اُس سے کیوں نہ نکال سکتے ؟ اعرس ۹۔ ۲۸۔ یہ مول نہیں نے اس وجہ سے کہ ہوگا کہ اُس کو بدروحوں کو نکالنے کی طاقت بخشی گئی تھی (۹) شیوع کے جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اس وہب تک کم دے گئے تھے اعرس ۹۔ ۳۹۔ یہ شاگرد "وہ" رسول سے جو پہاڑ پر پہنچے تھے تھے ۔

لاگڑ (Lazarus) کی خوب کہتے ہیں "شیوع کے یہ الفاظ یہ لفظ ایک آدمی کے ہیں جو دوا سنانوں کے درمیان رہا ہے بلکہ ایک ہی اسی کے خیال کو ظاہر کرتے ہیں جس کی عجیب تھک آسمان پر ہے" اس اس کی تھیر دیکھئے ۔

آیت ۴۱۔ اگ کا دورہ پڑا ۔ اور بھٹو ۔ لیکن خداوند نے ایک لفظ سے مرص کو اچھا کر کے پھر سے اُس کے مات کو سونپ دیا ۔

آیت ۴۲۔ سب لوگوں نے خدا کی تعریف کی ۔

کرتنا یسوع المسیح کی ادیت کی دوسری مشینگوئی

آیات ۴۳ تا ۵۴

(۴۳) لیکن جس وہب تک اُن سب کاموں پر جو وہ کرتا تھا معجب کر رہے تھے اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا ۴۴۔ تم سے کاؤں میں یہ باتیں پڑی ہیں کیونکہ اس وہ آدمی کے ہاتھ میں حوالہ کئے جائے کو ہے ۔ ۴۵۔ لیکن وہ اس مات کو سمجھنے نہ ہے بلکہ یہ اُن سے چھپائی گئی تاکہ سے معلوم نہ کریں اور اس مات کی مات اُس سے پوچھے ہوئے

ڈرتے تھے

آیت ۲۳ - پھر کے ٹوٹ توجہ اعتقاد تھے جو ربیع کے اور موعے یاد کر کے
 آپ کی بڑی تعریف کرے لگے ربیع سے اس کا بارہ خصال نہ کیا اور نہ خاطر میں لائے
 وہ انسان کی طبیعت اور خیالات سے واضح تھا۔ (پوستہ ۲۲: ۲۵)

آیت ۲۴ - "ہاں ہاں"۔ اسی وہ نہیں جن کو ربیع کہنے والا تھا۔ آدمی اس
 وقت میری تعریف کرے ہیں راہِ آئندہ مجھے قتل کریں گے یا کم از کم مجھ کو موت سے بچانے
 کی کوشش نہیں کریں گے۔

آیت ۲۵ - رشود نے سمجھا ملک کہنہ چاہئے گا اپنے دلوں کے خیالات
 کے سبب سے سمجھ نہ سکے۔

رسولوں میں اپنے اپنے درجات کے متعلق تفکرات

آیات ۲۶ تا ۲۸

۲۶، پھر میں اس وقت شروع ہوئی کہ ہم اس سے طرکوں پہنے ۲۶، لیکن ربیع
 نے ان کے دلوں کا خیال معلوم کر کے ایک سچے کو لیا اور اپنے پاس لکھا کر کے ان سے کہہ
 (۲۸) جو کوئی اس سچے کو مہرے مہر قبول کرتا ہے وہ مجھے قتل کرنا ہے اور جو مجھے قتل
 کرتا ہے وہ میرے پیچھے ۱۷ کو قتل کرنا ہے کیا کہہ جو ہم اس سب سے چھوٹا ہے وہی بڑا
 ہے

آیت ۲۶ - یہی وہ ہے کہ اب تک رسولوں نے نہیں سچا تھا کہ یہ الہیج کی
 مامی اس کی مامی اس کے اسرار کے پھول سے قتل ہونا بڑا لگا۔ وہ وہ ہے
 اپنے دلوں میں مفسر اور مہر قبول کرتا ہے کہ ربیع کی بادشاہی میں جب وہ
 قائم ہوئے تو سب سچے کا بھی دریا عظیم کے مصعب کو قتل کرے گا۔

آیت ۲۷ - ربیع نے عداوت سے شاگردوں کا سخت دباؤ نہ سنا تھا آپ نے
 صرف معلوم کیا تھا کہ وہ کس سوچ میں پڑے ہیں۔ اس نے عینی شکل سے ان کو تعلیم دی۔

آیت ۲۸ - دل۔ آپ نے کہا کہ جو چھوٹے سے چھوٹے کو قتل کرتا ہے اور
 اس کو قتل کی نظر سے ہنس دھکتا وہ میری کو اور محمد باب کو قتل کرنا ہے۔ وہ مہر جو

حقیقت میں چھوٹا ہے وہ واقعی سب سے بڑے اور بڑے سو فی صد خدا کی دشمنی اور شیوع کی خدمت میں بالکل غلط چیز ہے۔ کلیسا میں ٹرے ٹرے عہدوں کی خواہش کنز شیوع کی مرضی کے خلاف ہے۔

تہذیب کے خلاف تعلیم

آیات ۲۹-۵۰

(۲۹) پوچھنا ہے جو اب میں کہ اے صاحب ہم سے پس تمہیں کو۔ نام سے مراد وہیں رکھ دیکھ ۱۱ اس کو صبح کرے لگے کیونکہ وہ سہارے مافوق فیزی میروئی نہیں کرتا۔ ۵۰۔ لیکن شیوع نے اس سے کہا کہ "یہ صبح نہ کرتا کیونکہ جو تمہارے خلاف ہیں؟" تمہاری طرف ہے۔

آیت ۲۹۔ شام پوچھنا کے دن میں شگ پیدا ہو گا تھا کہ جس سے عقل کی تھی۔ لیکن بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس کو تنہا تھی کہ شیوع اس سے خوش ہو گا۔ ہمیں اس کے متعلق علم نہیں کیونکہ انجیلوں میں دو کوئی نور مقدس ان کی طرف کوئی اشارہ نہیں دیا جاتا۔ آیت ۵۰۔ ۱۱-۲۲ میں یہ لکھا ہے۔ "جو میری طرف میں وہ میرے خلاف ہے؟" پھر انجیل میں ان روایتوں کی بات یہ لکھا ہے کہ اس آیت میں یہ غلط فہمی بتایا گیا ہے کہ اودھ کے حق میں یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ اگر خدا گودہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ صبح کا نصف ہے تو" سے سچی بات چاہیے۔ لیکن ۱۱-۲۲ میں شخصی جانچ کی طرف اشارہ ہے اگر میں چچ چچ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں صبح کی طرف سے ہوں تو میں اپنے کو چیر سچی ٹھہراتا ہوں

یروشلم کی طرف قدم بڑھانا

گلیل سے یروشلم کی روٹنگی

آیات ۱۵ تا ۵۶

(۱۵) بس وہ دن نزدیک آئے کہ وہ اوپر اٹھایا جائے وہ اب پورا کر سونے روٹنگی جانے کو کرنا بدھی۔ (۵۶) اور اپنے اس کے قاصر بھیجے۔ وہ جا کر سامانوں کے یک گاؤں

ان کی جگہ اے ملک کے لوگوں کو سنا (۲۰ ص ۱۴-۱۵) ، قید سحر یک
 محدود نفس کے وگ ہنواہ سے اُتر کی طرف سے مجھے ۹۰ ان کے مدد پر بھی محدود
 تھا پہلی صدی عیسوی میں سامی لوگ - حبشہ کی طرف سے تھے ، کئے گئے کہ کوہ
 گرد تم پر عبادت کرنا چاہتے - اسلٹ ۱۱ ۱۹ (۲۰ ص ۱۴) جب یسوع مسیح نے
 ان کے لوگوں کو اگھر کے سامنے سرکہ کر کے - ۱۲ ص ۱۴ (۲۰ ص ۱۴)
 سامی نے کوہ کے اسلٹ سے - اطر ۱۴ ص ۱۴ - ۱۴ ص ۱۴ میں سارے یسوع
 سامیوں کے دو مہاں سب حال کو دیکھی ہیں تھے - ۱۴ ص ۱۴

اسی طرح پر حبس اس مقام گاؤں کے سامنے - ۱۴ ص ۱۴ میں سارے یسوع
 اور آپ کے سامنے یسوع کی طرف سے ہے - ان کو کھانے سے اگھر رکھا
 نوٹ - آیات ۱۴ ۱۵ اور ۱۶ کا متن ان کتاب میں دو دفعے محدود و محدود
 ہیں کئے گئے ہیں - جہاں جہاں - ۱۴ ص ۱۴ - ۱۴ ص ۱۴ میں سارے یسوع
 ۱۴ ص ۱۴ میں وہ الفاظ شکوں میں نہ ہو سہ مہو ہیں لیکن پھر ان میں مہو
 نہیں ممکن ہے کہ یہ صحیح ہے ان میں جو وہ اس سے اصل ہے - ۱۴ ص ۱۴ لیکن
 ان کو کھانے اصل اصل میں نہیں لکھا تھا

آیت ۱۴ - ۱۴ ص ۱۴ اور لفظ کی میں - ۱۴ ص ۱۴ میں سارے یسوع
 اس سے ان کو عطا فرمایا ہے یعنی نو آریں ہو کر رچ کے چنے مرض ۱۴ ص ۱۴

جب الیہ نے کہا - ۱۴ ص ۱۴ اور نوٹ ۱۴ ص ۱۴

آیت ۱۴ - ۱۴ ص ۱۴ میں سارے یسوع ۱۴ ص ۱۴ میں سارے یسوع
 رچ کے جو - ۱۴ ص ۱۴ میں سارے یسوع ۱۴ ص ۱۴ میں سارے یسوع
 یہ بچے کہ تم سے ہیں پیمانہ کہ اس قسم کا عقدہ ہے کہ رچ کی جان کے ۱۴ ص ۱۴
 آیت ۱۴ - ۱۴ ص ۱۴ میں سارے یسوع ۱۴ ص ۱۴ میں سارے یسوع

دیکر مابین سے لئے ہوئے گئے - ۱۴ ص ۱۴ میں سارے یسوع ۱۴ ص ۱۴ میں سارے یسوع
 گاہ کے باشندوں کے لعنت اور رچ کے سب سے رچ خداوند کی پکڑ سے
 او لعین سے محروم رہ گئے - اس قسم کے ۱۴ ص ۱۴ میں سارے یسوع ۱۴ ص ۱۴ میں سارے یسوع

تین ناقص اور غیر موزوں ایتدوار

آیات ۵۷ تا ۶۲

۵۷۔ جب وہ راہ سے جیسے جیسے ہو کسی سے اُس سے کہ جس کہیں ہو جائے
 میں ترے جیسے جنوں کا۔ (۵۸) شروع ہے اُس سے کہا کہ آدمیوں کے بھٹے ہوتے
 ہیں اور ہوا کے۔ اُس کے گھوڑے گھوڑے گھوڑے گھوڑے گھوڑے گھوڑے گھوڑے گھوڑے
 (۵۹) کہ اُس سے دوسرے سے کہا ہے "جھیل میں اُس نے کہا ہے خدا کا اُٹھ
 جرت دے کہ پیسے جا کر ایسے ماہی ہو جن کروں۔ (۶۰) اُس نے اُس سے کہا کہ مردوں کو
 ایسے مردے جن کو دے سکے کہ اُس کا خدا کی یاد شاہی کی جبر چھوڑا (۶۱) ایک اور نے
 بھی کہا کہ اُسے خداوند میں میرے پیچھے ملکوں کا سکے ہیں مجھے عازب رہا کہ اتنے
 کے دلوں سے رحمت ہو آؤں (۶۲) شروع ہے اُس سے کہا جو کوئی ایسا نہ ہے
 رکھ کر مجھے دیکھتا ہے وہ خدا کی اُدت ہی کے لائق نہیں۔

آیت ۵۷۔ - اگر قاتلے ہیں وہت کی مرید قائم رکھی ہے یہ وہ تھا اُس وقت
 ہو جب وہ دوسرے گاؤں کو جانے لے۔ مٹی بنا ہے کہ نہ شخص فقیر غنا۔ نہ آدمی
 غلام بیہوش بھی بیکر ہو کر خواہش لکھتا رہا ہر کرنا ہے کہ وہ بھی اُسویوں کے ساتھ ساتھ
 مسیح کے ہوا ہوئے۔

آیت ۵۸۔ - رہتا شروع ہے اُس آدمی کو دکھا کہ صلیبی راہ میں سے مسخوں
 رہیں کہ نام سے لائق دھوا ڈرے گا۔ (آیات ۶۲-۶۴)
 "گھوڑے" پوٹاں میں بنے ٹیکے کی جگہس اُس میں نہ صرف گھوڑے سے بل میں سدا رحمت
 کی ساحب بھی شامل ہیں کیونکہ ہر دے ہر مڑے میں گھوڑے نہیں بنائے اور نہ اُن
 میں رہتے ہیں۔

"ابنِ آدم"۔ یہاں یہ محاورہ مسیح کی تکلیفات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ اُن کی
 عظیم بھی دکھا رہے ہیں۔ اُس قبل شروع کے تمام کا انتظام نہیں ہو سکتا تھا
 انکے ساگرد یک گاؤں سے بنگارنے گئے تھے اور وہاں دوسری طرف جا رہے تھے
 تاکہ وہاں ٹیکے کی جگہ پائیں۔

آیت ۵۹ و ۶۰ پھر بشوع نے ایک آدمی کو بلایا

”اے باپ کو دھن کروں“ ممکن ہے کہ باپ مر ہی ہوا ہو، مگر یہ سب ہو اگر
 ہی بات ہے ورنہ اسح کے جواب کا یہ مطلب ہے کہ جب لی طابرت کی ہے تو ضروری
 خزانوں کو بھی بالائے طاق رکھا پڑتا ہے۔ مردوں بعض وقت لوگ مسیحی ہونے کا قصد
 اچھے باپ کی موت تک ملنوی کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ لڑکے، ننھوں سے پہلے
 اس کا مسیحیت کے قبول کرنا ممکن نہیں۔ مسردوسان میں بھی ایسے اسحاق سے ملے گا
 سالقمہ پڑا ہے۔ رب بشوع دونوں حالتوں کا کرکے میں کہ جو لوگ بدھ کی طور پر مردہ
 ہیں وہ عیسویوں نے اپنی مذہبیت محسوس نہیں کی وہ خود اپنی بنیاد کا فیصلہ نہیں کر سکتے
 ہے۔ ”لو میرے پیچھے ہو لے“

آیات ۶۱ و ۶۲۔ ایک اور شخص سامعی اور شاگرد بننے کا ردہ ظاہر کر رہے
 لیکن پیسے اپنے گھر کو جانے کی اجازت مانگتا ہے۔ لادھی نے اپنے دوستوں کو جمع کیا
 تھا تاکہ ان کو رب بشوع سے ملانے لگے۔ جارت نہیں ملتی
 ”اپنا ہاتھ بل پر الخ“ آدمی یہ جانتا ہے کہ یوں نہیں ہو سکتا ہے کہ سیدھی سفر رکھے ورنہ
 یہ گھاری سیدھی ہو گئی۔ دو دلا آدمی شکر کی۔ دس ہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ہم یہ
 پتہ لگاتے ہیں کہ رت بشوع کا بیرونی مشاہدہ مشکل کام ہے۔ اس کی شکل کام نہایت
 مردی ہے۔ اس قسم کی مردی کو ورنہ چروں میں نہ بیچ دیسی پڑتی ہے۔

باب دہم

ربنا المسیح کا شتر قاصدوں کو خدمت کیلئے بھیجنا

آیات ۱ تا ۶

(۱) ان لوگوں کے لئے خداوند نے شتر آدمی اور مہر سٹے، درجن سب شہر اور حکمران
 خود جانے والا تھا وہاں انہیں دو دو کر کے اپنے آگے بھیجا (۲) اور وہ ان سے کہیں لگا کہ
 فصل بونٹ ہے لیکن مزدور بھڑ سے ہیں اس لئے فصل کے مالک کی مشقت کو نہ اپنی

فصل ہائے کے لئے۔ اور بھیجے (۳) جاؤ۔ انھوں میں تم کو گزیرتوں کو بھڑوں کے بیچ
 میں بھیجے۔ ۱۰۱۔ اے مہم جو، لے جاؤ۔ چھالی نہ تو ہوں اور نہ راہ میں کسی آسٹام آرد
 ۱۱۔ اور جس گھر میں داخل ہو چکے ہو کہ اس گھر کی سلو می ہو ۱۲۔ اُردوں کوئی سلاسی
 کا رہا ہو گا تو اس اسلام میں پر شہرے گا جس کو تم مروت آئے گا ۱۳۔ اسی گھر
 میں رہو۔ اگر کوئی اُن سے ملے گا تو یہ کہہ دو۔ اپنی مروتی کا حصار بنے۔ مگر
 پھر وہ ۱۴۔ اور جس صہ میں ۱۵۔ اہل جو دروں کے لوگ نہیں قبول کریں تو سر لکھنا ہے
 سامنے رکھ جائے۔ ۱۶۔ دروں کے ساروں کو اچھا کرو اور اُن سے ہونا جدا
 کی، دستا ہی نہ کرے نزدیک آتی ہے ۱۷۔ ایسی جس صہ میں ۱۸۔ اہل جو دروں کے
 لوگ نہیں لکھیں۔ کریں وائیں سے ۱۹۔ اُردوں میں جائز ہوئے ۲۰۔ ہم اس مروت کو بھی جو
 تمہارے صہ سے سارے پاؤں میں مئی ہے نہ کہ صہ سے جدا ہوئے ہیں مگر یہ حق ہو کہ
 خدائی ۲۱۔ ساری نزدیک آپسی سے ۲۲۔ میں تم سے کہت ہوں کہ جس دن سونم کا حال
 اُن سر کے حال سے زیادہ بداشت کے لائق ہوگا ۲۳۔ اُسے قرآن مجید پڑھو اور اسوں
 اُسے بہت مسند پڑھو۔ اسوں؛ کیونکہ جو شہر سے تم میں ۲۴۔ ہر پوئے اگر مقرر اور حیدر
 میں حاضر ہوئے تو وہ ٹاٹ ۲۵۔ اور خاک میں بیٹھ کر کعب کے نور پڑھو ۲۶۔ مگر
 حوالہ ہو مقرر اور حیدر کا حال نہ کہ حال ۲۷۔ زیادہ بداشت کے لائق ہوگا ۲۸۔
 اور اُسے کفر کو تم کو نہ سناں تک بلند کیا جائے گا کہ نہیں ملے تو علم ہوا ۲۹۔ اُن کو
 ۳۰۔ کو تمہاری سنا ہے وہ مری سنتا ہے اور جو تم میں سنا وہ پٹھے میں مانا اور
 جو پٹھے میں نہ سنا وہ میرے سمجھو وے کو میں مانا۔

آیت ۱۔ بعض مفسرین نے یہ سمجھ لیا کہ یہاں غلطی ہوئی ہے اور درحقیقت شتر
 آدمی میں کدھوں ۱۔ میں بھیجے گئے تھے جن کا بیان اُچھڑا گورہ ہے ۲۔ اس
 نظر سے کہ کوئی محفل سبب نظر میں آتا۔ یہ واضح ہے کہ جو حکام تیار شروع سے باا
 رہنمائی لودنے سے سناں وہی احکام کسی حد تک ڈر گئے تھے جن میں بلیک وہی سناں
 قسم کے کام کے ۳۔ سناں جو تھے جن کو ایک ہی قسم کے احکام بھیجے گئے تھے جن
 ایک شخص کو ۴۔ سناں ہوا تھا کہ مری کی ۵۔ سناں کو ۶۔ سناں یہ تھا کہ تیرے کھانے کو بھی
 دیا جاوے گا ۷۔ مہم سناں میں رہتی تھی کی سناں سے تین مری ۸۔ احکام یہ دیا تر

آیت ۴- سفر کے لئے کوئی سامان یا نقدی سے جانے کا حکم نہ تھا۔

میرہ میں کسی کو سلام کرو۔ تاکہ ادھر ادھر کی بات چیت میں وقت ضائع نہ ہو۔

آیات ۵ و ۶- سلامتی کا فرقہ عربی محاورہ ہے سلامتی پانے کے لائق شخص

”تم پر لوٹ آئیگا۔ دعا دیے سے گروہ شخص جس کو دعا دی جاتی ہے فائدہ حاصل

نہ بھی کرے تاہم دعا کو ضرور فائدہ ہوگا۔“

آیت ۷- مزدور اپنی مزدوری کا حقدار ہے۔ بیزدیکھو، تمہیں ۵۰ روپے دے دو اگر تمہیں

۴۷ ”گھر گھر نہ پھرو۔“ کہ آداب وغیرہ میں وقت ضائع نہ ہو۔

آیات ۸ و ۹- دیکھو ۵- ”خدا کی بلا شاہی ۶-“ تم نے اُسے قبول نہ کیا پر

قبول کرنے کا موقع ملا۔

آیت ۱۲- ”اُس دن“ یہی روزِ عداوت کو۔ بائبل میں روزِ عدالت بعض اوقات

خداوند کا دن کہلاتا ہے مثلاً عاموس ۸۰۵- نیز اسے وہ دن بھی کہا گیا ہے۔ یہاں بھی

یہی مطلب ہے۔

آیات ۱۳- ۱۵- مٹی نے اس حقل کو دوسرے قریب میں مرقوم کیا۔ یقیناً یہ

بیانِ سلام سے لیا گیا تھا۔ ٹوٹا کا قرعہ اس بات میں اچھا ہے کہ آیت بالا سے متوافق

رکھتا ہے حالانکہ اس وقت خداوند گلس سے دور تھا۔

آیت ۱۶- خدا کے قاصدوں کا کلام اگر خدا کی طرف سے بلا ہے تو خدا ہی کا کلام ہے

نشر قاصدوں کا واپس آنا۔ شیطان کی شکست

آیات ۱۷ تا ۲۰

۱۷- وہ شتر خوش ہو کر پھر آئے۔ خدا کے لئے خداوند نے نام سے بددعویٰ

کھی جہاں سے تاج ہیں۔ ۱۸- اُن نے مَن سے کہا میں شیطان کو بجلی کی طرح آسمان سے گرا

مشا دیکھ رہا تھا۔ ۱۹- دیکھو میں نے تم کو احتیاد دیا کہ سانپوں اور بچھوؤں کو ٹپو اور دشمن

کی ساری قدرت پر غالب آؤ اور تم کو ہرگز کسی چیز سے ضرر نہ پہنچے گا (۲۰) تو بھی اس سے

خوش نہ ہو کہ جس تمہارے باج ہیں بلکہ میں سے اُن کو کہ تمہارے تمام ایمان پر لکھے ہوئے

ہیں۔

آیت ۱۷ - وہ ستر آدمی قصد خوشی اپنی کامیابی کا بیان رہنا الفج سے کرے میں
 آیت ۱۸ - گر اپنا جو بھی کرنا چھو بہتر تر معلوم ہوا ہے اُنہو۔ ماکراہ، یونان
 فعل سے ظاہر ہوتا ہے کہ رہتا شروع الفج دیکھ رہا تھا جو اُس وقت ہو رہا تھا جسکے ستر
 شاگرد لاد کر رہے تھے۔ اُستمان یعنی کمال احتیاط اور اقدار۔ مطلب یہ نہیں کہ سبطی
 خدا کے یہاں تھا بعض خدا پر کہے میں کہ خدا اور کا مطلب یہ تھا کہ جب شہار خدا کے
 ہاں سے خارج کیا گیا تو میں دیکھ رہا تھا۔ نہ تار معانی میں کے علاقہ میں مطلب یہ
 ہے کہ سبطی کی اس جہان میں بڑی قدر تھی کیسی یہ قدرت میری روحانی نظریں میں
 دقت لگتی جا رہی تھی جب تم میری طرف سے میری دی نہ تھی طاقت سے کام کر رہے تھے۔
 سبطی کا زور اب تک ختم نہیں ہوا تھا۔ جو لوگ ہم جنگ سے واقف میں وہ
 شائع ہیں کہ جب ملک سرسی مانت کی لڑائی میں مشغول ہوا بود حقیقت میں ملکر جنگ
 ہی میں مار چکا تھا لیکن اس سے چار سال اور لڑتا پڑتا یعنی دوا میں اس کے مذہب میں
 جب فرانس نے ستمبر ۱۸۷۱ء کو اسی وقت رات کے ایک دوست نے جو جنگ کا علم
 رکھے تھے بایا کہ جنگ کے آخر میں لڑا جائے گا کہ جب جرمنی نے کھائے انگلستان کے
 فرانس پر حملہ کرنے کا بعد دست کیا ہوا تھا۔ اس طرح پانچ برس درجنگ کنی پڑی
 اسی طرح شروع نہ خطرات کو شکست دی تھے لیکن شکستوں میں وہ اُس سے جنگ
 کنی پڑی اور ابھی تک یہ جنگ جا رہی ہے۔

آیت ۲۰ - مسانہوں اور پٹھانوں اللہ ایک قسم کی تشیل ہے اس کا مطلب ہے
 کہ ہر محافظ کا کامیاب ہو گا اور بے گناہ کس کے مشنوں کا معا بل کرے گا۔

دیکھو بیجاہ ۳۲ روحانی دین ۳۳ و دینی ۱۵ و غیر انہما ۱۶ و ۱۷
 ملاحظہ ۱۸۱۷ء۔ یہ دستور تھا جیسا اب بھی ہے کہ شہر سے اشد کے ناموں کی فرست
 کہی جاتی تھی اور جن کے نام فرست میں درج ہوتے تھے اُن کو اشد کے حقوق حاصل تھے۔
 مطلب یہ ہے کہ اپنی کامیابی سے خوش ہونا شیک تو ہے برس سے ہزار اور دہا
 فروری یہ ہے کہ تم خدا کی دعا یا اور نہا دے نام اُس کے سرگردوں کی فرست میں مدد
 ہوں۔ دیکھو مثنیٰ ۲۷۱۷ و ۲۷۳۵

باپ اور بیٹے کے بھید کا انکشاف

آیات ۲۱ تا ۲۴

۲۱۔ اسی گھڑی دُعا و دُوحِ تقدس سے خوشی میں بھر گیا اور کہنے لگا اے باپ آسمان
اور زمیں کے خدائے دند میں تری حمد کرتا ہوں کہ تُو نے یہ مائیں داناؤں اور غصہ و دل سے
بھجائی ہیں اور بچوں پر دل ہر ہیں۔ ہاں اے باپ کیونکہ ایسا ہی مجھے پسند آیا ۲۲۔ میرے
باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا اور کوئی نہیں چاہتا کہ بیٹے کو ہے سو باپ کے
اور کون ہیں؟ تاکہ باپ کوں ہے سو بیٹے کے وہ شخص کے صلہ پر بشارت سے ظہر
کرتا ہے ۲۳۔ ورتا گزروں کی طرف منت خدو کر خاص نمبی سے کہا شادک میں تُو
- کہیں جویہ باتیں دیکھتی ہیں جس میں تم دیکھتے ہو - ۲۴۔ کیونکہ میں تم سے کہتے ہوں کہ تم
سے ملو اور بادشاہوں نے جاہ و کرم و ناموس تم پر رکھتے ہو دیکھیں گمراہ دیکھیں اور جواباً
تم کہتے ہو نہیں۔ مگر نہ نہیں۔

آیت ۲۱۔ تم پر نشانِ دُعا و دُوحِ تقدس نے۔ شعرہ صرف ایک ہی بار اپنی زمانِ مبارک
سے فرمایا۔ ہم کو فائز قرینہ جنتی کے فریہ سے بہرے پر یاد رہے کہ ہر ایک واعظ
اور سندھ سے اہم ماہر کو مارا رکھتا ہے۔

دُعا و دُوحِ تقدس اور عقلمندوں سے چھپائش اور بچوں پر ظاہر ہیں۔ اشارہ ان ستر
مذہبوں کی طرف ہے۔ دُعا و دُوحِ تقدس اکثر سوت چاہتے ہیں قبل اس کے کہ کچھ عمل بھی
کریں۔ سادہ دل آدمی عمل کرنے لگتے ہیں اور چونکہ سادہ دل علم عملی چیز ہے وہ عسکران
حاصل کرنے میں مصمم و سبقت لے جاتے ہیں۔ (دیکھو ۱۔ گرتھیوں ۱۰: ۲۶ سے
۲۹ تک)۔

آیت ۲۲۔ نہایت اہم آیت ہے۔ کسی نے اس کے حقیقہ لکھا ہے کہ یہ تُو جنت
کے آسمان سے ایک سارا گرا ہے۔ اور واقعی، مگر کوئی شخص جو اسی جنت کو جانتا ہے۔ لیکن
مفصل طور پر اپنی رائے قائم نہیں کر سکتا کہ یہ آیت کس جنت میں مرثوم ہے تو عاقبتاً کہہ گا
کہ یہ ایک جو کسی اسی جنت میں پائی جاتی ہے۔ ہاں باپ اور بیٹے کا تعلق ظاہر کیا جاتا ہے
اور یہ خیال باہر رُوحت کی اصل میں آتا ہے۔ صلا تُو جنت ۱۳: ۲۵ ۶: ۲۶-۲۸: ۱۳: ۲۹

طال نڈاں مشہور، کہ شفعہ کس طرح سے عمل کرے۔

”میں جانتی ہوں کہ یہ جو نڈاں اس مردوں کے ساتھ تھیں ۱۹۔ ۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔ ۰۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔“

آیت ۲۶۔ سوچو سوچو کہ یہ کون سا آدمی ہے جو اس کا چہرہ دیکھ کر کہتا ہے۔

آیت ۲۷۔ یہ سوچو سوچو کہ یہ کون سا آدمی ہے جو اس کا چہرہ دیکھ کر کہتا ہے۔
 ایک آدمی اس کے کئے کو دیکھ کر کہتا ہے کہ یہ کون سا آدمی ہے جو اس کا چہرہ دیکھ کر کہتا ہے۔
 یہ سوچو سوچو کہ یہ کون سا آدمی ہے جو اس کا چہرہ دیکھ کر کہتا ہے۔
 اس سے مراد ہے کہ یہ سوچو سوچو کہ یہ کون سا آدمی ہے جو اس کا چہرہ دیکھ کر کہتا ہے۔
 سوچو سوچو کہ یہ کون سا آدمی ہے جو اس کا چہرہ دیکھ کر کہتا ہے۔

ہے جسے میں نے دیکھا ہے تاکہ اس کو سنسکرت میں حاصل ہو۔ یہ وہ آدمی ہے جو
 گواہ ہو، کہ یہ شیعہ المسیح ہے دیکھا ہے کہ وہ عموماً میں جن آدمیوں کو
 کرتا ہے کہ کوئی خاص کام نہیں خود شہاوت محبت رکھتا ہے کہ وہ ہی تھکتا
 لی ہمارے ساتھ وہ وہ ہیں جو اس کے ساتھ ہیں۔ یہ ہے ہمارے ساتھ ہیں وہ وہ ہیں
 ہر ایک شخص سے حق میں وہ سب سے زیادہ محبت ہے۔ یہ ہے ہمارے ساتھ ہیں وہ وہ ہیں
 ۱۔ لیکن یہ وقت یہی تھا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ وہ ہیں وہ وہ ہیں
 یہ ہے کہ وہ وہ ہیں وہ وہ ہیں وہ وہ ہیں وہ وہ ہیں وہ وہ ہیں وہ وہ ہیں
 یہی سوچو سوچو کہ یہ کون سا آدمی ہے جو اس کا چہرہ دیکھ کر کہتا ہے۔

آیت ۲۸۔ مشرق سے یہ منبر کا تھا کہ وہ ۱۵۰۰ کے سوال کے وقت وہ

وقت میں اس کا کام یہ تھا کہ وہ اس باتوں پر عمل بھی کرے۔

آیت ۲۹۔ اچھے نہیں رہے۔ یہ وہ ہے جو اس کا چہرہ دیکھ کر کہتا ہے۔
 اور یہی تھا کہ اس کا چہرہ دیکھ کر کہتا ہے۔
 سوچو سوچو کہ یہ کون سا آدمی ہے جو اس کا چہرہ دیکھ کر کہتا ہے۔
 سوچو سوچو کہ یہ کون سا آدمی ہے جو اس کا چہرہ دیکھ کر کہتا ہے۔

کن لوگوں کو اپن پڑوسی سمجھے *

ہمیشگی زندگی پر نوٹ :- "ابدی زندگی" اس زندگی میں خاص بات اس زندگی کا حکم مؤثر نہیں ہے یعنی اس کا سلسلہ نامتناہی، یہ وہ زندگی ہے جس کا تعلق نماں و مکان سے نہیں بلکہ برکت سے ہے۔ سلسلہ شک و دوام امتزاج کی ایک خاصیت ہے لیکن زمانہ اوقات برکت سے منفرد ہے۔ ابدی جہان وہ ہے جس کا حاصل تعلق خدا سے ہے۔ ہر زندگی اس جہان میں شروع ہو سکتی ہے بلکہ ہوتی رہتی ہے۔ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھے خدا کے واحد اور برحق کو اور بیستویں صبح کو جیسے تُو نے سمجھا ہے جہاں میں روحاً ۲۰۱۷ "ہمیشگی زندگی" غلط ترجمہ نہیں مگر اس کا مفہوم ابدی زندگی کے ایک ہی پہلو پر نظر دینا ہے۔ اسی طرح ہے "ہمیشگی نرا" رمتی ۲۵ ۴۶ کا مطلب وہ سزا ہے جو ابدی جہان سے متعلق ہے۔ کاغذ کہ ان سب موضوعوں پر ترجمہ بدی ہوتا۔ (نوٹ ۲۸۰۲ پر تفسیر ملاحظہ ہو) *

نیک سامری کی تمثیل

آیات ۳ تا ۳۷

۳۔ بیوع نے خواب میں کہا کہ ایک آدمی یروشلم سے تیغ کی طرف جا رہا تھا کہ ڈاکوؤں میں گھر گیا۔ انہوں نے اُس کے پڑے آثار لئے اور مارا بھی اور اوجھڑا بھڑا کر چلے گئے۔ ۴۔ اتفاقاً ایک کاہن اُسی ماہ سے بیمار ہوا تھا اور اُسے دیکھ کر کتر اکر چلا گیا۔ ۵۔ اسی طرح ایک لاوی اُس جگہ آیا۔ وہ بھی اُسے دیکھ کر کتر اکر چلا گیا۔ ۶۔ ایک سامری سفر کرتے کرتے دوں آ نکلا اور اُسے دیکھ کر اُس سے تزیں لکھا ۷۔ اور اُس کے پاس آ کر اُس کے زخموں کو تیں اور رنے لگا کہ بار دھا اور اپنے جانور پر سوار کر کے سرے میں سے گیا۔ ۸۔ دوسرے دن دوبارہ نکلا کر محشر مارے کو دئے اور کہا اس کی سرکھ می کرہ اور جو کچھ اس سے رہا وہ سچ ہوگا میں پھر آ کر تجھے دُرُود نکار ۹۔ ان تیوں میں سے اُس شخص کا جو ڈاکوؤں میں گھر گیا تھا تیری داستان میں کوننا پڑوسی بھڑ ۱۰۔ اُس نے کہا وہ جس نے اُس پر رحم کیا بیوع نے اُس سے کہا، تو بھی ایسا ہی کرہ

رہنما بیت ہی مشہور تھیں بے شمار ہر طرف شرف و بڑی کی اور راجہ بونے دے کی
 شہسب شہرت میں اس کے برابر ہیں۔ شہسب کی فرض یہ تھی کہ عام خرچہ و سکھ ۱۰۰۰
 کہ سوال یہ ہے کہ کون کون سے لوگ منظور ہوئی کی تعریف کے و ترہ محیط بلکہ یہ کہ
 ان کی شہادت زورہ لوگوں کی مدد کرے اور اپنے آپ کو ان کا بڑا وسیع ثابت کرے۔
 آیت ۳۰۔۔۔ رنجی کی موت اسی حیران ملکوں میں سے ہوئی ہوئی تھی جس میں
 ڈاکو پانے جانے تھے اور ٹکسی کی و مدد میں ہوئی رہتی تھیں۔

تھانہ پانے میں ہے، ترہ تھا۔ یہ و شہسب سمندر کی سطح سے تقریباً ۲۰۰ فٹ اونچا
 سے یزوں درستی وادی گلی میں بھی مشہور کی سطح کے چھ ہے و رنجی کے ر سے
 قریب قریب ۱۲۰۰ فٹ چھ ہے رنجی و سطح سمندر سے چھ واقع ہے چھ
 واقعی جو سامر و شہسب سے رنجی کو جانا ہے وہ اترتا ہے آؤں سے صرف اس
 شخص کا بل اور پڑے جس نے ملکہ اس کو رنجی بھی کہتا ہے اس دور سے کہ سارے
 ان کا سلنا کیا تھا تاہم ممکن ہے کہ انہوں نے جس شہرت سے ایسا کیا ہو۔ وہ آؤں
 مثال در لے شوش پڑا۔ و ڈاکو چھ گئے۔

آیت ۳۱۔۔۔ ۳۲۔۔۔ لفظ ایک لفظ ہے جو دہرہ استعمال ہوتا ہے لیکن جس
 باتوں کو سم آٹھانی اس لفظ کہتے ہیں کہ وہ انہوں کے ارادہ سے و ترہ میں مسل ہیں
 و اصل وہ شہر کے انتظام سے ہوتی ہیں۔ کا جس اور لائی کو پڑا و دگار عالم سے بنی
 کرنے کا مریخ شہسب لیکن انہوں نے اسے اپنے سے لکھو و شہسب کے کہ اس کو
 خوف ہو کہ جس نے رنجی کیا ہے وہ اس وقت کہیں نزدیک ہوں و اس نے شہسب
 بھی۔ و دگار۔ و دگار۔

آیت ۳۳۔۔۔ ایک سامری۔ جیسا کہ اصل از اس ذکر کا گیا ہے و لکھنے ۱۰۰
 و شہسب میں اور ہندوؤں کے ہیں سو و شہسب بھی یہاں کہ کہ کوئی ہوئی کسی
 سامری کے ساتھ ہانا ملک میں تھا۔ اور لائی سامری ہندوؤں میں شہسب میں جو
 ملک تھا اور نہ ہی یہاں میں واصل ہوئے کی احارت پاتا تھا۔ ہر حال جب اس سامری
 نے ایک بیوی کو ہلا میں مستلا دیکھ تو رنجی گیا و رنجی سے اٹھوڑا شہسب لکھا
 اُرا اور جو رنجی ہو سکے لیکن اسے علاج کرنے لگا۔ و رنجی و رنجی

برنگے تھے۔

”اپنے حال پر ہر سوار کو کہے۔“ غامد مری کو یہ سن کر زخمی آواز کو نکال کر صبح بھاڑا
بٹاؤ۔ اُسے سرائے میں لے جا کر، مَس کا انتظام کیا۔

آیت ۳۵۔ ”دو دینار“ ایک دینار دو درہم کے ایک دن کی مزدوری ہوتا تھا
(یعنی ۲۰۰)۔ یہ سکہ پیاندی کا ہوتا تھا غریب غریب ورس میں، غلٹی کے برابر تھا لیکن
ذیادہ خرچ کے لحاظ سے اشتیاق سے کہیں زیادہ قیمتی تھا۔

آیت ۳۶۔ ”کون اُس کا پڑوسی ٹھہرا؟“ ایسی خاص سوال ہے کہ ہم کون کون
اشخاص کی مدد کر سکتے ہیں۔ بتنا شروع شروع لے، کھا، یہ ایک پردیسی جس کو معرفت کی
نگاہ سے دیکھ جاتا تھا مذہب پرست یہودیوں سے جو حاتمہ صُدر کی خدمت کیا کرتے تھے
زیادہ نیک ہو سکتا تھی۔ اکثر مشرین کا خیال ہے کہ حاتمہ صُدر سے ایک غرضی جھڑپس
کیا تھا بلکہ ایک سچا وعدہ میاں کیا تھا۔

”مُسکے ہے کہ عالم تبرع نے لفظ سامری استعمال کرنا نہ چاہا۔“

آیت ۳۷۔ ”تو بھی ایسا ہی کر“۔ یہاں صلیح کا یہ باگ فرمان ہر ایک انسان
کے لئے ہے نہ کہ صرف اُس جھڑپس کے لئے ہے۔

مر تھا اور مریم

آیات ۳۸ تا ۴۴

(۳۸) پھر جب جارہے تھے وہ ایک گاؤں میں داخل ہوا اور مر تھا، م، ایک
عورت نے اُسے اپنے گھر میں اُنا مارا۔ (۳۹) اور مریم نام مَس کی ایک بہن تھی وہ یسوع کے
باؤں کے پاس پہنچ کر اُس کا کلام مَس ہی تھی۔ (۴۰) لیکن مر تھا خدمت کرتے کرتے گھبرا گئی۔
یس مَس کے پاس آکر بگڑنے لگی اسے خداوند کا کلمہ تھے خیال میں کہ میری مَس نے خدمت
کرتے کرتے گھٹے کیا چھوڑ دیا ہے، میں اُسے فرما کر مری مدد کرے۔ (۴۱) خداوند نے جواب
میں مَس سے کہا مر تھا اور مر تھا اُو تو بہت سی پیروں کی فکر و فہم میں ہے۔ (۴۲) لیکن
ایک چیز ضرور ہے، درمجم نے وہ اچھا جھڑپس لیا ہے جو اُس سے چھپ رہا تھا۔
ان دو مسنوں کا ذکر جو بھی، بحیل کے گہ رہوس، اب میں یا احاطہ ہے ان کے گاؤں

کا نام بیتِ منیاہ تا ما گیا ہے۔ یہ طور طلب بات ہے کہ ان دونوں ہمنوں کی طبیعت نے جو برائیاں ظاہر کی تھیں وہی ہے جسے ہم یوحنا کی انجیل میں پڑھتے ہیں۔ اگر یوحنا کا بارشواں باب بھی مدظلہ فرمائیں تو آپ پر یہی بات ظاہر ہوگی (خاص کر دوسری آیت "مر تھا حدب کرتی تھی")

آیت ۳۸۔ معلوم ہوتا ہے کہ مکان مرتھا کا تھا اس میں علم نس کہ وہ بیوہ بھی یا اس وقت تک شادی نہ کی تھی۔

آیت ۳۹۔ مریم خداوند کی تسلیم شیئے میں متواتر مستطوں رہی۔

آیت ۴۰۔ مرتھا کی نکاحیت ایسی بھی جو اس طبیعت کے مالک اکثر موقع پر اکثر اوقات ظاہر کیا کرتے ہیں۔

آیات ۴۱ و ۴۲۔ بہت سی چیزوں کی جگہ "رہنہ" شروع فرماتے ہیں کہ آپ کے لئے صرف ایک قسم کا کھانا کافی ہے۔ اتنی چیزیں اور انواع و اقسام کے کھانے ضرور نہیں۔ "اچھا جھٹہ" یعنی رہنہ شروع کی تعلیم حاصل کرنا "اُس سے جھپٹا نہ جائیگا" جی نہیں، مرتھا میں یہ حکم نہ ڈال گا کہ مریم میری تعلیم سنا چھوڑ کر تیری مدد کرے۔

باب یا دوم

دُعائے ربانی

آیات ۱ تا ۴

(۱) پھر یہاں ہوا کہ وہ کسی جگہ دعا کر رہا تھا۔ جب کہ چکا تو اُس کے شاگردوں میں سے ایک نے اُس سے کہا اے محمدؐ جیسا یوحنا نے اپنے شاگردوں کو دیکھا ہے۔ اُس سے کہا جیسا۔ (۲) اُس نے اُس سے کہا جب تم دعا کرو تو کہو اے باپ تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے۔ (۳) ہر روز کی روزی ہر روز ہمیں دیا کر۔ (۴) اور ہم ان سے گناہ معاف کر کیونکہ ہم بھی اپنے ہر قصور کو معاف کرتے ہیں اور ہمیں آڑھ ہونے میں نہ آئے۔

اُردو میں اس دُعا کہ خداوند کے دُعا میں تمہاری سب سے بڑی بات ہے کہ
 ہے کہ تماشائے عبادتِ خداوند اس دُعا کو مستعمل کرے۔ یہ ہے۔ یہ سب جہاز ہیں جو کہ
 وہ جس نے ہمیشہ اپنے باب کی مرضی پوری کی دُعا۔ یہ کہ سب سے بڑی دُعا اس کے
 دوسروں کو شفاء کرے بعض لوگوں کی عدوت سے۔ یہ دُعا دُعا کی دعا کہیں یہ
 سب یہ خدا کے گھر سے میں جو اس کی گھبراہٹ ہے۔ یہ سب سے بڑی دُعا ہے۔ یہ دُعا کہ
 شخصی دُعا بھی ہے۔ اس سے سب کے دُعا کی دُعا کہنا یہ ہے۔ یہ سب سے بڑی دُعا ہے جو
 سب سے بڑی دُعا ہے اس دُعا کے لئے ایسا نام استعمال کر سب سے بڑی دُعا ہے
 کہ ہمارے خداوند سے اسے سکھانا تھا۔

آیت ۱۲ "کیسی جگہ" تو ظاہر میں بندہ کھڑے ہیں بھی۔ یہ سب سے بڑی دُعا ہے
 پاس ہی تھی۔ وہاں تک گر جاتا یا گیا تھا جس کی دُعا ہے۔ یہ دُعا ہے کہ ۲۶ زبانوں
 میں کدہ کی گئی تھی۔ رسولوں نے خداوند کو دُعا کرتے تھے اور ان میں سے ایک نے یہ
 دو جہاز پیش کی تھی۔ یہودی معلم اور برقی حص وقت پہلے تیار دوں کے لئے دُعا میں
 تیار کیا کرتے تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ پوچھتا۔ یہ صفا ہی ہے بھی ایسا ہی کیا تھا۔
 یہ دُعا صرف دُعا پر لائی جانے کے لئے سکھائی گئی تھی کہ دُعا کا یہ بھی ہے

آیت ۲۲ "یہ باپ" یہاں یہ الفاظ جو متی ۵: ۱۱ میں مذکور ہیں یہ بھی ہیں
 تو جو آسمان پر تھے نظر انداز کئے گئے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ تماشائے عبادت کے لئے
 بارہویہ کو دُعا سکھائی۔ دُعا کے خاص من گروں کو بھی یہی دُعا سکھائی یا دُعا کو ایک ہی
 سکھائی۔ ایک ہی دُعا سکھائی تھی تو ان دونوں میں کس کو دُعا دینا تھا؟ اس کا جواب
 ہے کہ متی نے صفا کے خیال سے الفاظ لکھا دئے ہیں جس کا جواب ہے کہ وہی ہے
 اختصار کے خیال سے اسے مختصر کر دیا تھا کیونکہ وہ ہے کہ تری۔ جس پر وہی ہو گا کہ
 ان الفاظ میں آتا ہوتا ہے کہ تری بار شاہی آئے "اور ہمیں بُرائی سے بچا" مطلب
 اس فقرہ سے کہ ہمیں اگر اس میں تیرا اور ہوتا ہے یہ بھی یاد رہے کہ تماشائے عبادت
 آری زبان میں دُعا سکھائی تھی جس کا ترجمہ مالی زبان میں کیا گیا ہے۔

معدن متی کی اعلیٰ کی سبب مضامین کے لحاظ سے۔ یہ مختلف (یا مختلف)
 مذکور ہے اس دُعا کو حالہ "پہلوی" میں بھی لکھی ہے۔ یہی تعلیم کی مصاحب کے لئے لکھی گئی تھی

تیرا نام پاک مانا جائے۔ اس مقدس میں حضوراً عبد غنیس میں نام ہے نہ صرف وہ بعد ۱۱۰۰ سے جس سے کوئی نام ہو جسا نہ یا بکر مکہ اس کی صفات بھی مراد ہے۔ خد سے نام سے نہ صرف بعد ۱۱۰۰ سے کہ خدا پرست و مرد ہے بلکہ باری تعالیٰ کی صفات بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ مسد بکترگی قدرت تحت ارضی مومن۔ وہ کار مصطب ہے کہ ہر کس ہی بوح ساس خدا کی صفات میں۔ یہ اشارتی کام کی ترقی کے لئے کہ

میں میں۔ پر نور کو پہنچا دینا کہ وہاں نے مانی کا پہلا جھوٹا سے متعلق رکھا۔
 - وہ احکام سے ہیں سے حد حکم۔ ت خدا سے متعلق ہیں۔

۱۔ "تیری بات ہی آئے" یعنی نام "دی تیرے احکام کو" اس اور ان پر عمل کریں۔
 تیری مرضی کو ابی مرضی دے۔ یہ ترجیح دیا اور تجھے پنا، و شاہ قرار ہیں۔ خدا کی بادشاہی
 اس کی حکمرانی ہے۔ سر دے گا بھی مطلب ہے کہ تیرے تمام دشمنی شکست کھائیں اور وہ
 رہا آئے کہ خداوند شروع صبح "سب دشمنوں کو اپنے پاؤں تلے سے آگے اور" سب
 ہیں خدا ہی سب کچھ مومن (۱۲۸۰۲۵)۔

آیت ۳۔ "ہماری روز کی روٹی" جس کو مانی لفظ کا ترجمہ روز کی کیا ہے وہ
 اور کسی کو مانی لفظوں میں نہیں آتا (EPIDURION)۔ اس کے اسی سنوں پر کافی مباحثہ
 شروع ہو چکا ہے ترجمہ پتلا معلوم ہوتا ہے ہم کو صرف، اسی روز کے لئے روٹی مانگی ہے
 روٹی صبح کر کے کا پیس نہیں دیا جاتا نیز عمر ہر روزی مدد کھانا مانگے کافی بھی نہیں ہے
 کہ کوئی یا روزہ مانگے۔ پس یہ ہے نہ حیرت جو زندگی کے لئے درکار ہیں وہی مانگیں۔
 آیت ۴۔ "ہمارے گناہ معاف کر۔ متی میں ہے۔ ہمارے قصوروں کو
 معاف کر۔ توں کا فقرہ ۱۰۰۰ صبح ہے۔

۵۔ "کیونکہ ہم بھی مومن ہیں۔ کیونکہ عموماً لوگ کہتے ہیں ہمارے کو معاف
 نہیں کرتے۔ لیکن مانی حاصل کرے کی سرحد ہے کہ ہم خود ان لوگوں کو معاف کریں جو
 ہمارے نقصان کر۔ اس متی ۶۔ ۱۵۔ جو معاف نہیں کرنا وہ دے گئے متی ۱۸
 نہ کہ سے فرس سے مدد دے۔ یہ مراد ہے بلکہ ہر قسم کا قصور بھی۔

پھوٹ پڑے وہ زیادہ ہوتا ہے ۲۱ اور سبطان بھی اپنی ہی طرف دھڑکتے تو اس کی سبطان کس طرح قائم رہے گی؟ کہہ کہ تم سر میں وہ بنے ہو کہ سر نہ رہو جس کو نقد ہونی کی حد سے نکالنا ہے ۲۲ اور اگر میں سر نہ رہوں تو حدوں کی حد سے باہر ہوں تو تمہارے طے کس کی حد سے نکالنے ہیں، پس وہی تمہارے منصف ہوں گے (۲۳) لیکن اگر میں بد نہ ہوں کہ خدا کی قدرت سے نکالنا نہیں تو خدا کی اوداسی تمہارے پاس اسی درجہ اور آدھی صحیح رہا ہے تو نے ابھی حویلی کی بکھیر کرنا ہے تو اس کا مال محفوظ رہتا ہے (۲۴) لیکن جب اس سے کوئی زور آور حملہ کرے اس پر طالب آما سے وہ جس کے رب سے رجوع کرے اس کا بھر دیا صحیح رہا اور جس مال کوٹ کر مال دیا ہے (۲۵) جو سری طرف سے دہ سر سے خلاف ہے اور جو میرے ساتھ جمع ہیں سر راؤ نکھر رہے (۲۶) جب ناپاک رُوح آدمی میں سے بکھری ہے تو سر کے مقاموں میں تمام ڈھونڈتی پھرتی ہے اور جب تنس پالی تو کہتی ہے کہ میں نے اسی گھر میں ٹوٹ جاناں گی جس سے نکل ہوں (۲۷) نور تر سے بھڑکنا اور آدھ سے باقی ہے (۲۸) پھر جا کر در سات تو جس سے سری سراہ لے آتی ہے اور وہ اس میں داخل ہو کر وہاں سستی ہے وہ اس آدمی کا بھلا جان پھر سے بھی حراب ہو جاتا ہے ۔

آیت ۱۴۔ گوئی بد روئے یعنی ۔ جی تو نکالنا اس اوقات گوئی بد روئے کسی صوبہ کی دھم خرابی کے اور پیدا ہونے سے حالاک طے باقوت واقعہ میں خراب نہیں ہوتی ۔

آیت ۱۵۔ پہلی، سبب یعنی متی میں مراد ہے کہ یہ لوگ جہاں سے صبح ہو رہے ہیں اور دھماکہ دھم سے اُس کے چیتہ خور نکھار کر اس شخص سے سے لوگوں کے سر پر ہونے اور اُسوں کے اس اثر کوٹنے کی غرض سے رہتا ہے کہ اگر وہ لوگ جلاؤ گے اس اور اس کے سر کی حد سے کام کرے ہیں ۔ دینی جو بے شک یہ سب لوگ تھے جس کے ہم بھلا کے سر پر راتھے کام کو بڑا کئے ہیں ۔ اور ان کے گاکہ سری راتھے حال دھم سے تھے ۔

”بھلاؤں“ لاطینی ترجمہ میں بھلاؤں سے کن یہ لفظ کسی بیانی شے میں سے لیا گیا ہے جو کہ یہ تم میں سے کسی لاطینی ترجمہ (VULGATE) کیا تھا تم میں سے ۔ بھلاؤں کو دھم سے جس کا ذکر صلا میں ۲۱ میں پایا جاتا ہے ۔ اس کو

عقروں میں جو خطبہوں کا ایک خندہ تھا پوچھا جاتا تھا۔ میں اجازت پل کا مجمع مطلب معلوم نہیں۔ شاید یہ کہ ایک نیک بندہ مجمع لفظ کا حصہ نہ ہو گا کیونکہ اسرائیلی کنزہوں کے نام نہیں یاد کرتے تھے مثلاً اشعوت مت بن سائل۔ یہوئیل ۴۰۲ کا نام اشعوت تھا لیکن جو کہ لعل بعد وقیوں کے ایک دو تہا کا نام تھا اس لئے قبل کی جگہ درست یعنی شمشاک چیز لکھا گیا (دیکھو اتوار ص ۸، ۳۳) اتنا معلوم ہے کہ حلق پل شامین کا ایک سرور مانا جاتا تھا۔

آیت ۱۶۔ آسمانی نشان کہہ مخرق کہتے ہوں گے کہ تو نشان دکھانا ہے لیکن یہ زمینی نشان ہیں کئی انبیاء نے زمین پر نشان دکھائے اور وہ ایسا بڑا دعویٰ نہیں کرتے تھے جیسا کہ کرتا ہے تو ہم کو کوئی آسمانی نشان دکھاتا کہ ہم ایمان لائیں۔ آیات ۱۷ و ۱۸۔ رہتا یسوع المسیح کے جواب کا یہ مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ جو رقی ہی جانتا اور برائی کرانے کی کوشش کرتا ہے کسی بھی ایسے خلاف کام میں کرے گا۔ وہ مس کا امضہ۔ بادشاہی اور گھر پر باد ہو جائیں گے۔

آیت ۱۹۔ یعنی تمہارے شاگرد مدردوں کے نکالنے کا دعویٰ کرتے ہیں یہ بھلا یہ کہ ایک مدد سے مدردوں کو نکالتے ہیں اگر مدد میں شیطانی مدد سے نکلتی ہیں تو کوئی دلیرا مددوں شاگردوں کی مدد کرتی ہیں۔

آیت ۲۰۔ مدردوں کا رطل جانا خدا کی قدرت اور اس کی بادشاہی کا نشان ہے۔ آیت ۲۱ و ۲۲۔ شیطان کو دود کرنے کے لئے مس سے رو رو اور بھی کی ضرورت ہے خداوند اور ہستی میں ہوں۔

آیت ۲۳۔ یہ میری طرف نہیں الٹو (آیات ۲۴، ۲۵ کی تفسیر دیکھو) یہ وہ چلی اور پڑی کا محاورہ ہے جو ہر ایک کو اپنے لئے استعمال کرنا چاہیے۔ رہتا یسوع المسیح کی بیرونی اسی ہے کہ ہر ایک کو ماسا پڑا پٹ کر ان میں پادشہ کے کام میں مددگار نہیں دے اپنے آقا کے مخالف ہوں یہ ممکن نہیں کہ انسان تو اس طرف ہو۔ وہ مس طرف ہو گا۔ رہتا یسوع المسیح کی مدد سے ہمیں یہ جانا اس میں نتیجی کا سا نہ ہوگی لیکن خداوند مسیح و المسیح کی اردو سے ہم خود خود مجات ہیں یا سکتے اور یہی ہی ذات سے دیا کو کوئی یا پیدا فائدہ پہنچا سکتے ہیں

لوگوں کے لئے پھرے گا (۳۱) دھرتی ملک میں زمانہ کے آدمیوں کے ساتھ عداوت کے دن اٹھ کر ان کو قوم پھر اسے جی بوند وہ دنیا کے کنارے سے نیپیاں کی حکمت تھے کہ نئی اور دیکھو یہاں وہ ہے جو سلبہاں سے بھی بڑا ہے۔ (۳۲) ننوہ کے لوگ اس زمانہ کے لوگوں کے ساتھ اب کے دن پھرے ہو کر ان کو محرم پھر اٹھائیں گے کہ انہوں نے پوتا کی منادی رہ کر ملی اور دیکھو یہاں وہ ہے جو زمانہ سے بھی بڑا ہے۔

آیت ۲۹۔ عورت کی بیکار سن کر پھر اور بھی بڑھ گئی۔ زاری منادی کی توفیق ہمارا یہ متاثر ہے کہ جب پھر کی طرف سے کھلی سواں کیا جاتا ہے یا کوئی شخص کچھ بکارت ہے تو زیادہ لوگ جمع ہو رہے ہیں۔

”بہت ہیں“ مقدس کو تو ہے مقدس مٹی کی طرح ”زنا کار“ نہیں لکھا کیونکہ غیر یہودی جن کو مذکورہ مذکورہ انجیل بھی تھی اس کے معنوم سے نا آشنا تھے۔ کلام پاک ہی اسرائیل کو اب کی یہ ادنیٰ و رحمت پرستی کے سبب سے زنا کار کہنا ہے کیونکہ خدا کو چھوڑ کر دوسری چیزوں کو سب معبود بنانا زنا کرنا کہلاتا تھا۔

”پوتا“ کے نشان کے سوا اور کوئی نشان ان کو نہ دیا جائیگا۔ مٹی میں ذکر بنے کے پوراہ حاصل کیے پر پت میں رہا۔ پوتا ہے اس چیز کو نظر انداز کر دیا ہے بہت سے مختصر میں تپان کر کے کہ پوتا ہے زمانہ دن کے ساتھ بیج کے انداز میں گئے ہیں ہم میں سے شروع ہوئے ہیں۔ اب مذکورہ میں اس خیال کو پیش کیا ہے کہ جیسے پوتا نبیہ کے لوگوں کے لئے دن تھا وہی ہی تھا شروع المسح اپنے زمانہ کے لوگوں کے لئے بنا تھا۔

آیت ۳۱۔ ”دھرتی ملک“ سب کی ملک اساطیر میں (۱۰) متاثر تباہی کے دھن میں تھا جہاں میں وہ تپا ہے۔ میں وہ طویل اور مشکل سفر طے کر کے سہماں کی کفایت کے لئے تھی۔ روز عداوت کو وہ تباہ شروع مسح کے زمانہ کے لوگوں کو پھر دیکھائی دے گا کہ وہ اس کی بات سہماں کے واسطے تھی بن آدم دور نہیں بلکہ اپنے کھتے والوں کے واسطے ہی تپا ہے۔

یہ شروع اب آپ کو سہماں سے بن کو یہودی تپا جانتے تھے پھر پھر تپا ہے

آیت ۳۲۔ نبیہ کے باشندوں کی بابت ذکر ہے کہ انہوں نے ایک اجنبی راہ

کے دھڑ پر تو یہ کی لیکن ربنا یسوع الیح کے زمانہ کے لوگوں نے اُس کی مُنادی پر نور
نہ کی حالانکہ وہ مُوتاہ سے کہیں بڑا تھا اور اچھی رہ تھا۔

باطنی آنکھ

آیات ۳۳ تا ۳۶

(۳۳) کوئی شخص چراغ جلا کر تنہا میں ایمانہ کے نیچے نہیں رکھتا بلکہ جماعت میں
رکھتا ہے تاکہ اندر آئے والوں کو روشنی دکھائی دے۔ (۳۴) تیرے بدن کا چراغ بُری
آنکھ ہے جس پر آنکھ دُست ہے تو تیرا سارا بدن بھی دُش ہے اور جب خراب ہے تو
تیرا منہ بھی تاریک ہے۔ (۳۵) پس دیکھا جو روشنی تھے میں بے تاریکی تو نہیں۔ (۳۶) پس اگر
تیرا سارا بدن روشن ہو اور کوئی جگہ تاریک نہ رہے تو وہ تمام ایسا روشن ہو گا جیسا اُس
وقت ہوتا ہے جب چراغ اسی جگہ سے نکلے روشن کرتا ہے۔

آیت ۳۳۔ یہ بیان چراغ کی تمثیل کا دُہرایا جا رہا ہے حالانکہ دونوں آیات میں
چراغ کا ساں مشترک ہے۔ یہ باطنی آنکھ کی مقبول کا دیباچہ ہے۔ مثنوی شروع ایسے نشان
طلب کرنے والوں کو جواب دیتا ہے۔ چراغ خدا کا کلام ہے جس کو وسیع سُنانا ہے۔ یہ
کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ ایسے ایسے لوگ ہیں جو اس چراغ کو اچھا سمجھیں کہ رُوحانی
ظہارت کا کچھ حقد ہر دُور و راسخ پر ضروری ہے۔ یہ حقد عوام انسان سے علیحدہ
رکھا جاتا ہے۔ خداوند موع کا یہ نظریہ نہیں اسی نصیب کبھی کسی مُشکل ہوتی ہے لیکن پوشیدہ
نہیں ہوتی۔ اس کی معرفت اور قبولیت کے لئے اپنی صفائی کی ضرورت ہے۔

آیت ۳۴۔ آپ آنکھیں سدُست حالت میں ہوتی ہیں تو بدن کا ہر عضو ٹھیک
طور سے استعمال کی جا سکتا ہے۔

”سارا بدن بھی روشن ہے“ جس اگر آنکھیں دُست ہیں تو بدن میں روشنی نہ
پہنچی ہے اور اگر آنکھیں باطنی سکڑا رہی ہیں تو اندر مظہار شئی نہیں ہوتی۔ چراغ مینک
دس ہے جس میں دھما سمجھ اُس کے نور سے متور نہیں ہو سکتا۔

آیات ۳۵ و ۳۶۔ ملے بنائیں اندر دُش باطنی آنکھ کی غریب کرنا تو ہی بات
ہے۔ اُہ لوگ جن کی رُوحانی نصیرت دُست سنائی کو جسمانی مسائل کی قیوت میں رہتا

یسوع کا پاک شخصیت و نجات بخش حلیم ہی کا نام ہے۔ وہ مسیحی جہان کی دوستی سے
 جس یونے میں لیکن حب لا پر دانی حصب اور وقتہ نہ کرے سے نصرت و صدفی بڑے
 جاتی بہتو سبھی حالت میں ہمے مسیحی یسوع مسیح کی طاقت و رحمت کی تعلیم سے پتھر و سارہ
 سس ہیں۔

ایک فریسی کی دعوت بتا یسوع کا فریسیوں کو ملامت کرنا آیات ۳۷ تا ۵۴

(۳۷) جب وہ بات کر رہا تھا تو کسی فریسی نے اُس کی وجہ کی پس وہ اندام کرکھا
 کھانے سطل۔ (۳۸) فریسی نے یہ دیکھ کر حصب کیا کہ اُس نے کھانے سے پہلے غسل نہیں کیا۔
 (۳۹) خداوند نے اُس سے کہا۔ سے فریسیہ اتم یہاں اور دکانی کو نویر سے تو صاف کرنے ہوئیں
 تمہارے اند کوٹہ اندری بھری بیٹھے۔ (۴۰) اُسے نادانو جس نے باہر کو نکلا اب اُس نے اندر
 کو نہیں بلایا۔ (۴۱) ان اندکی چیز میں جرات کرو و دیکھو صوب کچھ تمہارے لئے پاک ہوگا۔
 (۴۲) پس اُسے فریسیو تم پر افسوس کہہ پڑنے اور حصب اور سر یک ترکاری پر وہ کی دے ہو
 اور انصاف و رخصت کی محبت سے غافل رہتے ہو اور ادم بھاکر یہ بھی کرتے و وہ بھی رہ پھرتے
 (۴۳) اسے دیکھو جو تم پر اس کی قسم عبادت کاوں میں بیٹے درجہ کی کرسیاں اور نمازوں کا
 میں سلام چاہتے ہو۔ (۴۴) تم یہ سوچو کہ تم اُن پر سیدہ قہروں کی مانند ہو جس پر
 آدمی چلتے ہیں اور اُن کو اس بات کی خبر نہیں (۴۵) پھر شرع کے عاملوں میں سے ایک نے
 جواب میں اُس سے کہا۔ اے استاد! ان باتوں کے کہنے سے پوچھیں بھی سے عزت کرتا ہے
 (۴۶) اُس نے کہا۔ اے شرع کے عاملو تم پر بھی افسوس! کہ تم سے جو جو جس کو اُنھنا مشکل
 ہے اُس میں پر لادتے ہو اور آپ ایک اُن کی بھی اُن جو افسوس کو میں لگائے۔ (۴۷) تم پر
 افسوس کہ تم لوگوں کی ضرورت کو یہ تھے ہو اور تمہارے آپ دانت اُن کو قسب تھا۔
 (۴۸) پس تم گوہو جو در است باپ در کے کاموں کو بند کرتے ہو کو کھانا انوں سے تو
 اُن کو فصل کھا در تم اُن کی طرف سے ہو۔ (۴۹) اسی لئے اُنھ کی حکمت سے کہ ہے
 کہ تم نہیں در رستوں کو اُن کے پاس مصلحتوں کی۔ وہ اُن سے بعض کو فصل کریں گے
 اور بعض کو سب نہیں گے۔ (۵۰) تاہم سب نہیں گے جن کی جو سائے عالم سے بہا باقی اس

کردینے کا امکان ہرمنوں کو صرف رکھ تو ضروری ہے شریعہ ظاہر میں ہے۔ قرآنی بات
نقل جاتے ہیں کہ انسان کے لئے دن کی صفائی زیادہ ضروری ہے "تجب بآیه العادۃ"
اس بات کا ثبوت ہے کہ قرسی نے ازام وگائے کے خیال سے دعوت نہ دی تھی۔ ورنہ
متعجب نہ ہوتا۔

آیت ۴۱۔ نذر کی چیزیں نبرات کرود "نواذی اے" میں ہمیشہ نبرات
کا خیال رکھتا ہے وہی ٹھیک طور پر نبرات کر سکتا ہے اور یہاں شخص اپنے دل کی
صفائی یعنی پاکیزگی سے کسی کوئی ٹرا کام کرے گا وہ ارادہ ہے آپ کو کسی بے ادب یا
یا اپنے بڑوسی کے خلاف کسی گرائی ہیں۔ پھنسنے دینگا اس کے رکس وہ بنے علم و ستر
سے انہوں کی مدد کرے گا۔ ورنہ دوسروں کو اپنی خوشی میں شریک کرے ہر اب سمجھنا کہ فریسی
لوگ عوام کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ (پہلا ۱۹۰۷ء) اور مومنان سے کہہ رہے تھے کہ

آیت ۴۲۔ ربنا بیٹو یہ نہیں کہے کہ دین دینے میں جھوٹی جھوٹی باتوں کا دیاں
نہیں کرنا چاہئے بلکہ اس کی بو دھنا دیتے ہیں اور دینے میں کہ نہ کسی کاموں میں جھوٹی
چھوٹی باتوں کو نہیں بھلانا چاہئے تاہم جو لوگ ان باتوں پر زور دیتے ہیں چاہئے وہ
کسی بھی دن کے کون نہ ہوں ان کے لئے رجحان ہے کہ ان باتوں میں جھس کر بڑی باتوں
کو بھول جائیں ہمارے خداوند ہی ازام فریسیوں پر لگاتے ہیں۔ (۱۹۰۷ء)

آیت ۴۳۔ علی گریسیان وہ گڑبڑاں جو عداوت خانہ کے صدر کے نزدیک ہوتی
تھیں ٹیٹازاروں میں سلام فریسی۔ پسند کرتے تھے کہ عام لوگ ان کی قدر کریں۔
انہوں میں عزت حاصل کرنے کی خواہش اس کے سے ایک پھندا ہے۔ دیوحت ۱۲: ۲۲
ور ۳۳ کا ملاحظہ ہو۔

آیت ۴۴۔ "جی میں ۲۵۔ فریسیوں و" "نیدوں جھوٹی توئی قدن" "تقیہ
دی گئی ہے میں اور ہی خیال ہے جس فریسی لوگ سے تو تقہ نظر آ رہے ہیں
حیثیت میں ان کے دل سے تقہ مرم ان کی ہی سے واقف ہو گئی ہے ان کی
محبت سے محو حالت تھے جی فریسیوں کا۔ ترموام پر رات سنا خرابیت کے مومنان
جو کوئی میدان میں کسی نر کو پیٹھوئے وہ سب دن تک ناپاک کرہنگا "ریکسی ۱۹: ۱۶

آیت ۴۵۔ ہمیں بھی خود بیبیوں کے ہضم میں عام بیبیوں سے زیادہ سہولیت سے واقف ہیں، اور اس کی اعظم بھی دیتے ہیں۔

آیت ۴۶۔ "اے جو تھ جن کا انتظام مشکل ہے؟" ستارہ میں قاعدوں کی طرف بہ حرج کا عذاب سے بیت میں کہا گیا۔ ان رقبہ میں زیادہ زور دیتے تھے یہ قاعدے اکثر صفت اور مشکل تھے۔

آیات ۴۷ و ۴۸۔ ہر آیات مشکل ہیں عامی مطلب یہ ہے کہ شمارے باپ دادا نے اس لئے بیبیوں کو قتل کیا تھا کہ وہ نئی عدم مٹوں کرنا نہیں جانتے تھے بلکہ بیبیوں کو اس اور عقوبت کو سہ کرتے تھے بچہ نہ تم بھی عدم۔ مانے کے انبیائی کی عزت کرنے سے یہ ظاہر کرے ہو کہ شمارے نظریں قدیم بالوں میں اور تم بھی قدیم دشمنوں پر قرضہ ہو۔ میرا اس آیت میں یہاں سے بھی ہوگا کہ ان کے دلوں میں یہ بیبیوں کو قتل کرنے کی قوت موجود تھی۔

آیت ۴۹۔ "خدا کی نعمت" خدا عشق کی طرف اشارہ نہیں کہو کہ کیا نے ہندو میں اس قسم کی عبارت نہیں ملتی اور۔ کسی ایسی کتاب کا یہ چلتا ہے جس کا نام "خدا کی نعمت" ہو۔ اس کتاب میں "خدا کی" صحت سے واقف ہو کر بات کرتے ہیں۔ خدا کا انتظام یہ تھا کہ اس نے ہی اس کو نور کی طرف مائل کرنے کے لئے ان کے پاس تپا اور اس میں بھی تھے بلکہ ریشہ "نعمت" کو علم تھا کہ وہ اس کو عام طور پر قبول ہیں جو یہ ملک ستائش کے اور بعض کو دانا نہیں سمجھتے۔

آیات ۵۰ و ۵۱۔ "مرا لے ہندو نے ہیں میں شہنشاہ کا ذکر ہے" ان میں سب سے پہلا تمام اصل کا ہے اور سری نام رکھا گیا ہے۔ (پیداؤں ۳۔ ۱۰۔ ۲۰ اور ۲۲) "موجود" کی ترتیب کے موافق آخری کتاب ۲۰ تواریخ ہے کیونکہ انہما کے جیسے اس سے "۲۰" ہے ہیں۔ اس زمانہ کے لوگوں سے "۲۰" پر اس کی ۲۰ کی۔ ہر ہندو میں کی ریوادی کی پستی ہیں جوئی ہے۔

آیت ۲۰۔ "معرفت کی نگہی جیس کی" یعنی شمارے تحلیم اور شمارہ چال میں تھا کی معذرت کو قوام سے چھپاتا ہے۔

"نہ آپ بھی دامن نہ ہوئے" اور شمارہ چال میں ہی لوگوں کو سکھاتا سچائی دیکھے کے لئے شمارہ چال میں مستند راہ ہے۔

آیات ۵۴ و ۵۵۔ فیکہ در غریبی فقہ ہے ہر جگہ اور دنیا مٹنے کو سنتے گئے
در بہشت سے سوال کرنے گئے، بہشت سے جو ب دست و پاء کوئی ایسی بات کہ
جسے وہ گرفت میں لاسکیں۔ اس طرح رہنا کلیجہ پر گونہ سواہی کی جھڑی نہیں بلکہ بوجھاڑ
لگ گئی۔

باب دوازدہم

آئندہ کے خطرات کے متعلق شاگردوں کو تعلیم دینا آیات ۱ تا ۱۲

۱۔ اتنے میں جب ہزاروں آدمیوں کی بھیڑ لگ گئی یہاں تک کہ ایک دوسرے پر گرنا
پڑنا بھانوس نے سب سے پہلے اپنے شاگردوں سے کہا سرور کہ کس قسم سے
ہو اختیار رہا جو فریبوں کی رمارکاری ہے (۱۲) سو نہ کوئی تہ ڈھکی میں ہو کھولی نہ چھائی
اور نہ کوئی چیز بھیجی ہے جو جان رہ جائے گی (۱۳) اس سے تو مجھے تم سے اندھیرے میں کہ ہے
وہ مجھے میں سنا جائے گا اور جو کچھ تم نے کو محفلوں کے اندر رکا ہے میں کہتا ہوں کہ ان کو
پر اس کی مڑائی کی جائے گی (۱۴) تم کہ دو سو سو سے ہیں کہ ان کو کہہ دو کہ ان کو
کو حل کرنے ہیں اور اس کے بعد اور کچھ نہیں کر سکتے۔ (۱۵) لکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ
کس سے ڈرنا چاہیئے۔ اس سے ڈرو جس کو احصار سے کہہ کر نے کے بعد جہنم میں ڈالے۔
ہاں میں تم سے کہتا ہوں کہ اسی سے ڈرو (۱۶) کیا وہ پیسے کی پینچ جڑیاں نہیں ہیں وہ تو بھی
خدا کے حضور ان میں سے ایک بھی فرعون نہیں ہوتی (۱۷) بلکہ تمہارے سر کے سب
دل بھی گئے ہوتے ہیں (۱۸) وہ صرف تمہاری عاود بہشت میں جڑیوں سے (۱۹) ہے۔ (۲۰) اور
اس سے کہتا ہوں کہ جو کوئی آدمیوں کے سامنے مبرا اور کرے اس آدم بھی خدا کے
فریبوں کہہ سامنے اس کا اور کرے گا۔ (۲۱) مگر تو آدمیوں سے سامنے۔ (۲۲) کا کہ خدا
کے فریبوں کے سامنے اس کا اور کرے گا۔ (۲۳) کوئی اس آدم کے خلاف کوئی
بات کہے اس کو خلاف کی جائے گا یہاں جو توں انفس میں ہیں مگر کہ اس کے
نہ کہہ جائے گا (۲۴) جب وہ تم کو سہرت (۲۵) میں درجائوں اور احصار (۲۶) کے

پاس لے جائیں تو ذکر نہ کرنا کہ ہم کس طرح یا کیا جواب دیں یہ کیا کہیں (۱۲) کیونکہ مروج تفسیر اس گھڑی نہیں سبک دے گا کہ کیا کہا ہے ۔

اس باب کے بعض حصوں خاص کر شاگردوں کے لئے ہیں مثلاً ملاحظہ فرمائیں پہلی بات آیات اور بعض حصوں محیط کیے لئے ہیں مثلاً ۱۳ سے ۲۰ تک ۔

آیت ۱۔ جب لوگوں نے قریبوں اور دُشمنوں کو بتایا یسوع سے بہت سے ساتھی کرتے تھے اور گرد و ہی کے سبب سے اچھی طرح سے سواں و جواب نہیں دے سکتے تھے تو انہوں نے دیکھا کہ کوئی غیر معربی مباحثہ ہو رہا ہے تو دستاً ایک بہت بڑی ٹھٹھٹ لگ گئی ۔

"سب سے پہلے اپنے شاگردوں سے : "قابلاً ما گرو رننا یسوع کے چاروں طرف کھڑے تھے تاکہ بھڑکے لوگ آپ کو دھکا دیں ۔ آپ نے سامعین کو عام آواز میں تعلیم دی "خیر" خیر جو سڑاٹ سے تعلق رکھتے تھے ۔ پاک کلام میں اکثر بُرائی کو خیر سے تشبیہ دی جاتی ہے لیکن خیر اس معنی میں اچھے معنی رکھتا ہے ۔ شاید یہی ایک مقام ہے جہاں اس سوال کا اچھا مطلب ہے (۲۰ : ۲۰) ۔

"خیر سے ہوشیار رہیں" لفظی ترجمہ "اپنے آپ کو بچاؤ" ۔

"جو قریبوں کی رہا کاری ہے" "ماٹرلسوں کے غم سے جو رہا کاری ہے" ۔
خیر نہ دینا طریق سے اپنا کام کرنا ہے بیعت رہا کاروں کی صحبت میں رہ کر انسان بفر جائے تو جیسے خود بھی رہا کار بن جاتا ہے ۔

آیت ۲۔ رہا کار ہونا بے گت ہی جیالاک کہیں نہ ہو ہمیشہ اپنی قدرتی طبیعت اور نسلت کو چھپا نہیں سکتے ۔ اس کی حفاظت مستط ہو رہی جاتی ہے جابے کہ وہ کہتا ہی ہو کہ کاری اور بنداری کی نمائش سے بدی کو چھپا لے ۔ اور اعلیٰ دشمنی پر دوسری کارہی ہے ۔

آیت ۳۔ اس آیت کو فائبا یوں سمجھنا چاہئے کہ یہ آیت ۲ کے مطلب کی ایک اور تعبیر ہے پر بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب تک تو تم نے گھروں میں بہت کچھ سکھایا آئندہ تم علانہ اس کی مدد کر دو گے ۔ دیکھو ۔

آیت ۴۔ آئندہ یہ لوگ جو سری مخالف کرتے ہیں تم سے بھی مخالف ہو جائیں گے ۔
ربنا آلیح سکھاتے ہیں کہ ہم کسی انسان سے نہ ڈریں کیونکہ انسان محض جسم کو مار سکتے ہیں ۔

آیت ۱۰ :- اگر رشِ یسوع نے یہاں صرف ایک راہ ہی قرار دیا تو یقیناً وہ
قرینہ جو متقی اور عرق میں ہے صحیح ہے یعنی آپ نے بہنریوں کی مدد سے بدردھور کو
نکالنے کے الزام کے بعد ہی یہ کہا تھا۔ پھر صاحبِ یکتا میں لکھا کہ تارِ روح القدس
کی مخالفت کرنے کا یہ مطلب ہے کہ آدمی جانِ توحید کرنا۔ علی کو نور سے زیادہ پسند کرتا
ہے۔ ایسا آدمی نوپ نہیں کر سکتا۔ پس اُس سے معافی نہیں لی سکتی۔ یہ بات قابلِ تسلیم نہیں
کہ خدا کے فضل میں کمزوری ہے بلکہ یہ کہنہ درہنہ ہے کہ ایسا شخص جس سے کسی کا جوہاں
نہیں ہو سکتا اور اُسے حاصل نہیں کرے۔ کفرِ عرب سے پہلے اس کی دہریہ پیدا ہوا
تھے اور کفر کے مُرکب ہونے کے لئے مفاد کی ضرورت نہیں۔

آیات ۱۱-۱۲ :- روح القدس انسان کی خاص اوقاف پر مدد کرے گا۔ ہذا اس
سے بیشتر مُفسر ہوئے کی ضرورت لاحق نہیں ہوتی۔

اس دنیا کا مال و متاع اور روحانی زندگی بے دین دولت مند کی تمثیل آیات ۳ تا ۲۱

(۱۳) پھر کھڑکی سے ایک سے اُس سے کہا ہے اُستاد اس سے معافی ہے کہ کہ
میرت کا میردھت چھوڑ دے (۱۴) اُس نے اُس سے کہا میں کس نے مجھے تمہارا
شعف یا پایا لٹنے والا مقرر کیا ہے (۱۵) اور اُس سے اُس سے کہا خردوار اپنے آپ کو ہم
طرح کے اُلجھے بجائے رکھو کیونکہ کسی کی زندگی اُس کے دل کی کثرت پر موقوف نہیں (۱۶)
اور اُس نے اُن سے ایک تمہیں کہی کہ کسی دولت مند کی دین میں بڑی فصل ہوتی۔ (۱۷) پس
وہ اپنے دل میں سوچ کر کہنے لگا کہ میں کیا کروں۔ تب کہ میرے دل حلقہ میں جہاں ہی پیہر وار
بھر رکھوں (۱۸) اُس نے کہا میں تُوں کروں گا۔ ایسی کو تھپال ڈھکراں سے بڑی بناؤں گا
(۱۹) اور اُن میں اپنا سارا مال اور مال بھر رکھوں گا اور ای جان سے انہوں کا سے جان
ترے پاس منت برسوں کے لئے بہت سال جمع ہے جس کر کہانی۔ خوش رہو۔ (۲۰)
مگر تمہارا نے اُس سے کہا کہ سزا دانی ایسی بڑی تیری جان محمد سے طلب کر لی جائے گی۔
پس جو تُو نے تیار کیا ہے وہ کس کا ہوگا (۲۱) ایسا ہی وہ شخص ہے جو اپنے لئے عزت و

کرتے ہیں اور خدا کے نزدیک دولت مند نہیں۔

تقریر کا یہ حصہ بھڑکے مجمع کے لئے ہے۔ شاہد ماثل نے ربنا الصبح کے سلسلہ تفریح کو مستمع کو دیا تھا لیکن آپ مکرر اشارے سے یہاں چھپا کرنے لگے۔

آیت ۳۴ میں معذرت نہیں کہ میں شخص کا دعویٰ صحیح تھا باغلط بعض اوقات یہودی رہتا ہے مآثر دوس کے نزاع عاب اور دیگر معاملات کا فیصلہ کرتے تھے۔ اس سوال کے دو جہد میں۔ اول۔ بھائی کو کوڑا سرات کو مانٹے۔ دوم۔ بھائی کو کوڑا سرات کو انصاف سے مانٹے۔

آیت ۱۴۔ رات سوچا صبح صعد کرنے سے نکلا کرتے میں۔ یہ آپ کا کام نہ تھا۔ رات جاؤں کا فیصلہ کرنا۔ درحقیقت حاد و کے انصاف پر حکم صادر کرنا آپ کا مقصد کام تھا چنانچہ آپ صبح اصرار کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ سارے خداوند کا یہ حال تھا کہ میں شخص کو رو بے کا بچ تھا لہذا نے الج کے خلاف نصیحت فرمائی

آیت ۱۵۔ ہوا ہم نکل رہی تھی جس میں محسن بارہائی نہ تھی ہمیں ہر صورت میں ربنا قبح قانون صبح دھواں تاب ہوا ہے۔

آیات ۱۶-۱۷۔ دو ہندو بھائی ہار ہندو اپنی کاسائی کے سب سے سنگ آگیا

آیات ۱۸-۱۹۔ بچوں تو ہندو ہندو تھے۔ ٹھیکہ لڑا بچہ کا اناج کوٹھوں میں بھرا

جائے تاکہ جواب نہ ہو۔ سہ سے سہ سے زیادہ حیا کرنا غلط ہے۔ اُس نے شاید

شروع شروع میں ہیں وہاں کہ سہ بڑی بڑی ملکیتیں اٹھائی تھیں اور اُسے محبت و

مُنشعب سے لکھا۔ حسبِ ہوا تھا۔ دن کو بڑی جھٹ کرتا تھا۔ رات کو کم سو یا کرتا تھا

اور بڑے کی بات اس نے ہی سنا۔ کابھی خیال نہ رکھتا تھا اب وہ کہتا ہے کہ میں ارم

کروں گا اور عیش و عشرت سے رہوں گا لیکن جیت اُس نے خدا کا خیال نہ کیا اہماری

ذہن میں ہزاروں بیتے آتے آتے میں حوریں اس آبی کا حیا نہ رکھتا تھا۔ فرانس کے

ایک حبیل بعد ورنہ کی وہاں اس زمانے کے وہ صاحب نے یوں کہا ہے "اگر خدا

ہے تو رشتہوں کا نہ ہو۔ اگر کہتے ہیں انوں کا جواب دینا ہو گا۔ اگر کوئی تھا جس تو

پیش اُس نے کامیابی ملی تھی ہے

آیت ۲۰۔ خدا ۱۵۰ سالہ ہے کہ اسی رات بچھڑنا ہے میر کو اس وجہ سے

قائد اعظمؒ کا

آیت ۲۱: خدا کے نزدیک دولت مند نہیں۔ اس شخص نے خیال میں کیا جیسے کہ متعلق مشہور ہے: "میں نے ہر گھر کو نہیں۔ ہر جا سکتا۔ تو دنیا اور خودی کے لحاظ سے دو گندھے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک غریب ہے۔" (تذکرہ میں کیا خوبصورت مرقوم ہے اگر مال بڑھ جائے تو اس پر دل نہ لگاؤ۔ تاہم اگر ضرورت پڑے مال سے خیرات کرنا اور خدا کی طرف دل لگانا تو خدا کے نزدیک دولت مند ہوتا۔ اُس پر یہ الزام نہیں لگایا جاتا کہ اُس نے بڑے بڑے گناہ کئے بلکہ اسیوں سے کہ کوئی جیسا اور جتنا۔

خدا کی پروردگاری پر اعتماد رکھنا

آیات ۲۲ تا ۳۴

(۲۲) پھر اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا: اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ اسی جان کی فکر نہ کرو۔ تم کیا کھائے گے اور نہ اپنے ملنے کی کامیابی گے (۲۳) کیونکہ جو خدا کا ہے بڑھ کر ہے اور میں یہ شک سے (۲۴) کہوں: جو خدا کر رہا ہے وہ نہ کھائے۔ نہ پانی کے کھانا ہو نہ شے نہ کسی تو میں خدا اُس کو کھانا ہے۔ شہادی کی ذمہ داری سے کہیں زیادہ ہے (۲۵) تم میں ہیں اکوٹ چہرہ کار کہ ایسی نہیں ایک کھلی ڈھک سے (۲۶) پس جب صبا سے چھٹی آت ہے تو میں کہہ سکتے تو باقی چیزوں کی فکر نہ کرے جو (۲۷) سو سو کے درختوں پر غور کرو کہ کس طرح بڑھتے ہیں وہ نہ بھٹکتے نہ نہ کاتے میں تو بھی میں تم سے کہتا ہوں کہ شہنشاہ بھی باوجود اپنی ساری تھکن و شوکت کے آج میں سے کسی کی مانند غلٹ نہ تھا (۲۸) پس جب خدا مہمان کی گھاس کو بچا، آج میں تو میں بھی گھاس کا لئے گی ایسی بوشاک نہ تھی کہ وہ آگ کے اعتقاد و تم کو میں نہ میں بچا (۲۹) اور تم اس کی تلاش میں نہ ہو کہ کیا کھائے گے اور کیا سارے اور نہ شکر نہ (۳۰) کہ نہ کہوں سب چیزوں کی تلاش میں نہ کیا کی تو میں رہتی ہیں کہیں نہ رہا جاتا ہے کہ تم ان جود کے قیام ہو (۳۱) پس اُس کی ہادشاہی کی تلاش میں رہو تو میں بھی شہنشاہ کی تلاش میں رہی (۳۲) آئے جھوٹے لئے نہ تو نہ کہ شہنشاہ کے ساتھ کوئلہ یا کہ نہیں بات ہی وہ ہے (۳۳) ایسا مال اسباب بچ کر خیرات کرو اور اپنے لئے بسے شہنشاہ کوئلہ یا کہ نہیں ہوئے یعنی

اساب وی رُوح ہے خدا پر ہم دوسرے رکھتے اور متفقہ ہوا کہ حقدار کی علامت ہے۔
 آیات ۲۹ تا ۳۱۔ جو خدا سے ناراض ہیں وہ ان زندگی دینے والی چیزوں
 کی فکر میں گمراہ رہے ہیں۔ ہمیں کمی نہیں چاہیے کہ خدا جیسا ہے کہ ہم کو کیا کیا
 چیزیں درکار ہیں۔ مگر ماضی ہے کیا ہی اُمید ہے نہ ہوتا رکھائی باخفا ہی کی تلاش
 میں رہیں۔ ہمارا مقصد اور نصب العین نہ ہوتا جائے کہ ہم خدا کے احکام کو مانیں اور
 مگر انسانوں کو اُن کی مادی دنیا کی تعظیم سکھائیں۔ اس حدت میں فکر کرنے کی ضرورت نہ
 ہوگی۔ خداوند ہمارا پروردگار ہوگا۔

آیت ۳۲۔ اے چھوٹے بچے! اُن کا سر دھو اُن کی طرف و اجلی کہ تعبی اور انہوں
 سے اسی بڑے بڑے لوگوں یعنی فریسیوں اور یہودیوں کی نفی ہے کہ تمہارے کہہ سداؤں سے
 کی ضرورت نہ تھی۔ یہ وہ گمراہی ہے کہ وہ اُن کی ایک مادی دنیا ہی کو حقدار سمجھیں۔
 آیت ۳۳۔ خیرات کرو۔ اُن سے جس کے آسمان کی مادی دنیا ہی پسے ہو۔ مال سے
 خریدی جاسکتی ہے۔ ملکہ دینے کے لئے وہ دیاوی ملکیت جو روحانی زندگی کی رہائی کے
 ہوتی ہے بچائے دو کاوش کے ملکہ کا باعث ہو۔

"بٹوے بٹاؤ الخیرات کرنے اور ایک کام کرنے سے ہم خدا کے نزدیک
 دوستانہ ہو جاتے ہیں (آیت ۲۱) اور مجھ میں جو روں کا ڈر نہ ہوگا کیونکہ آسمان حزانہ
 محفوظ ہے۔ انسان کے ایک محاسب خاص ہیں ایک مسطور تصور ہے اُن میں ایک بندہ
 دکھائی دیتے جس کے اوپر کلمے محفل کا کپڑا بکھا ہوا ہے اور مقررہ ہے یہ اتفاق ہے کہ
 "جو کچھ میں نے جمع کیا کھو گیا۔ جو کچھ میں نے خرچ ساؤں مری ملکیت ہوئی۔ جو کچھ میں
 نے دے دیا جو ایک میرے پاس ہے۔"

آیت ۳۴۔ دینا پر مال جمع کرے کا نتیجہ دنیا داری ہے۔ شہ کی راہ میں حرا
 کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ سارے دل خدا سے ملے رہے ہیں۔

جاگت رہو

آیات ۳۵ تا ۴۸

(۳۵) تمہاری کرن ہدی رہیں اور تمہارے پیارے علقے رہیں۔ (۳۶) اور تم اُن مادیوں

ہر حال خود فرماتے ہوئے تو کسی مسیحی کو کب عمل نہ آئے۔ اور یہ کہ کثیر مسلمانوں کے لئے مسیحی آمد موت کے دل ہوگی اور حتماً ۲۰ لکھ موت بھی ضرور آیت وقت آتی ہے جس کی تاریخ غیر معلوم ہوتی ہے اور بعض ۱۰ لکھ یا سب سے کہتے ہیں۔ تعجب و بات ہے کہ تہذیب مجسمہ کے شوقین کز مسیحیوں کا قصہ مختار خود دیکھ کر حیران ہو جائے۔ بات یہ ہے کہ اُن کے پاس کبھی کوئی اناجین نہیں۔ زیادہ تعجب تو ہمیں اس بات پر ہے کہ زیادہ حال کے مسیحی بھی رشتہ امیج کی آبرمان کا وقت معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ نے خود بیان کیا ہے کہ آپ کو اس کا علم نہیں۔ پس اس کا علم رسالہ کتب کو اپنی انسانی زندگی میں نہ تھا اس کے مطلق کوئی انسان انسان ہوئے جو نے کوئی معلومات حاصل نہیں کر سکتا۔ (باب ۱۱ کی تغیر ملاحظہ ہو)

آیت ۳۵۔ کام کرنے اور خدمت کرنے کے لئے جو لوگ جیسے ہیں پسینے میں رہتے ہیں مگر سے بارہ تھیں تاکہ روکاؤ نہ ہو۔

چراغ جلتے ہیں تاکہ رات کو آسے والے مالک کے منتقل کے لئے تیار ہوں۔
آیت ۳۶۔ تھوڑی سی کپ ٹوٹے گا۔ شاید نام کو بٹو کرتی تھی اور ضیافت اور تہذیب کی تعریف رات کو حصہ و حیات پوچھنے کے وقت تک عموماً رہا کرتی تھی۔
آیت ۳۷۔ اس عبارت میں ملامت تو قادیان کی طرف کی ہے۔ اسی لئے کہنا بہتر ہے کہ یہ زیادہ روز شخصی جواب دہی پر ہے۔ ہم اس بات کو نظر نہیں کہ ہم خود مذہب آخرت کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔

آیت ۳۹ و ۴۰۔ یہ دوسری تفسیر ہے جس میں ابن آدم ایسے آئے گا جیسے پھر رات کو آئے گا جسکے من لوگ مورتے ہیں مگر جو کہ آئے گا وہ معلوم ہوا تو وہ نفی لگا کر نہ کہتے یا نہیں کفر و کذب جس کے احوال و کیف معلوم نہیں ہوتا۔ علیٰ ہذا انقیاس نہ کر رہی انکس کے آئے گا وقت چاہے روز یا رات ہو۔ چاہے صبح یا شام کے وقت ہو میں معلوم نہیں۔ (۱۱ جلد کی ۵۴)

آیت ۴۱۔ پھر ہی عادت کے مطابق خود دہی میں رہتا ہے جو سب کا گرد و پودے میں تھا۔

آیت ۴۲۔ شروع سے کئی بار عام سوالات کے ایسے جوابات دیئے جو سائل کی

توجہ آپ کی ذات مطہرہ کی طرف سے جاتے تھے۔ خلائیک س مری کی تمثیل (دو قاف ۱۲: ۲۲ سے ۲۰ تک) مطلب یہ ہے کہ نہ صرف تیرو، رہو بلکہ تم میں سے ہر ایک دقا و ارا اور تیرا بھی رہے۔ برخلاف اسرارہ پطرس ہی کی طرف ہے کیونکہ وہ رٹوں میں صدر تھا۔ جس کا کہ متی ۱۸: ۱۸ اور ۱۹ سے اور اعمال کی کتاب سے ظاہر ہے۔

آیت ۲۴ - وفاداری کا اجر زیادہ ذمہ داری کی ملازمت حاصل کرتا ہے (متی ۲۵: ۱۱ و ۱۲، ۱۹، ۲۰، ملاحظہ ہوں)۔

آیات ۲۵ و ۲۶ - مالک خداوند یسوع المسیح ہے۔

آیات ۲۷ و ۲۸ - سزاؤں و فاری کے مطابق ہوگی۔ درود عدالت کو ہر ایک انسان جو سزا کے مابق نظر سے گزرے گا اور چونکہ ذمہ داری ان برکتوں اور اس علم کے مطابق ہے جو کسی کو حاصل ہوگا۔

رہنما یسوع المسیح کے کام کا نتیجہ

آیات ۲۹ تا ۵۳

(۲۹) میں زمین پر آگ نکالے دیا ہوں اور اگر لگ چکی ہوتی تو میں کیا ہی خوش ہوتا۔

(۳۰) لیکن مجھے ایک بہتر لینا ہے اور جب تک وہ نہ ہوے میں کیا ہی تنگ رہوں گا۔

(۳۱) کیا تم گم کرتے ہو کہ میں زمین پر شمع کرتے آیا ہوں؟ میں تم سے کہ نہیں بلکہ شمعائی کرتے۔ (۳۲) کیونکہ اب سے ایک گھر کے پانچ آدمی آپس میں مخالفت رکھیں گے۔

در سے تین اور تین سے دو۔ (۳۳) آپ بٹے سے مخالفت رکھے گا اور بیٹا باپ سے۔ مل بیٹی سے اور بیٹی ماں سے۔ سب سے بڑا سے اور چھوٹا ساں سے۔

آیت ۳۹ - "آگ" (دو قاف ۳۰: ۱۷) خداوند سنا ہے کہ آپ کا کام ایسا ہے جسے آگ جو دنیا کو جلاتے جلاتے پھیل جاتی ہے۔

"اگر لگ چکی ہوتی تو میں کیا ہی خوش ہوتا۔" یہاں ترجمہ کرنا مشکل ہے۔ موجودہ اردو ترجمے کا مطلب اچھا ہے لیکن شاید صحیح نہیں۔ انگریزی ترجمہ کا یہ مطلب ہے "اگر لگ گئی ہے تو میں اور کیا چاہتا ہوں؟" یہی اس سے ترجمہ کر میری کیا خواہش ہو سکتی ہے؟ فرق زیادہ نہیں صرف اتنا ہے کہ اردو میں بھی آگ نہیں لگی اور انگریزی میں شاید لگ چکی ہے۔

آیت ۵۰۔ پتیسرہ۔ افرق ۵۰۔ یعنی ٹھسٹ۔ اشارہ عیسیٰ موت کی طرف سے۔ ریشا یسوع ایسی دھب کو یک دریا سے لیسہ دے ہیں جس میں پتھروٹ کھا تھا۔
 ”میں بہت ہی تنگ رہوں گا۔“ خداوند کو معلوم تھا کہ چند مہینوں میں کوئی کھانے پینے کا وجہ نہ ملے گا۔ عیسیٰ موت مر رہا ہوگا۔ آپ اس پر حیران ہوئے کہ وہ دم بخود کر رہے ہیں۔
 گویا ابھی آپ پر مصیب کا سایہ بڑھا رہا ہے۔

آیات ۵۱ تا ۵۳۔ دہمی جب ریشا مسیح کی ٹھادی کی جانی ہے یہی نتیجہ موت ہے کہ جب کسی گھر میں ایک شخص جی ہو جاتا ہے تو اس کے قریبی رشتہ دار اس کے حال کو سوچتے ہیں اور اندازہ کرتے ہیں کہ وہ کیسی حالت میں مر رہا ہے۔

زمانے کے نشانات دیکھ کر سرعت سے تصفیہ کرنا شد ضروری ہے

آیات ۵۴ تا ۵۹

۵۴۔ پھر اس نے لوگوں سے بھی کہا کہ جب بدلہ ختم ہو جائے، ایک ہر تو نور اگے ہو کر میدان برسرے گا اور ایسا ہی ہوا ہے۔ (۵۵) اور جب تم مظلوم رہتے ہو کہ دکھنا چل رہی ہے تو کہتے ہو تو چلے گی اور ایسا ہی ہونا ہے۔ (۵۶) اسے ربا کارہ میں اور آسمان کی طرف سے تو مشہور کرتا نہیں تاہم لیکن اس رہ کی بات سنہا ذکر انہوں میں آتا ہے۔ (۵۷) اور تم نے آپ ہی کیوں بھلا کر دیا ہے کہ جب کہا ہے؟ (۵۸) جب تو اپنے مہتری کے ساتھ حاکم کے پاس جا رہے ہو تو وہ میں کو شش کر کہ اس سے بھڑک جائے۔ اس کے بعد وہ تم کو مصنف کے پاس بھیجے گا جسے وہ تم کو سپاہی کے طور پر کرے اور سپاہی تمہیں جلد میں ڈالے۔ (۵۹) میں تم سے کہتا ہوں کہ جب تک تو اڑی مڑی ہو اور گردے گاؤں سے ہرگز نہ جھٹکے گا۔

آیت ۵۴۔ یسوع ہر بیڑ کی طرف مہذب ہوا ہے۔ ”تخفم سے“ غلطیوں میں رہنے زیادہ تر مغرب یعنی مسدود کی طرف سے ہوتی ہے۔

آیت ۵۵۔ دکھنا جیونی ہوا اس ملک میں ریاستان سے آتی ہے اور گرم ہوتے

آیت ۵۶۔ جب آدمی باؤں اور ہواؤں کو دیکھتا ہے تو حقیقت اور طریقہ کار کے بغیر نہیں دیکھ کر صحیح فیصلہ کرتا ہے لیکن جب ریشا مسیح کو دیکھتا ہے تو ثبوت

سی بائیں مسللاً دُوب دی خوب اپنی مروجہ رنگی کی سند ملتی، پتے، بائی مذہب کو
عزیز رکھتے اُس کو صحیح فیصلہ کرنے سے مایوس ہوتے ہیں۔ اسی لئے ربنا المسیح نے اُن
لوگوں کو یہ کار کا کوئٹہ وہاں باقیوں کے سبب سے حق کا وہ وہاں میں اقرار نہیں کرتے تھے
اُسے قبول میں کرتے تھے۔

آیت ۵۸۔ یوں غلط Hosgar جن سے اُمت شروع ہوتی ہے ترجمہ سے
یہ گئے تادمیت لکھتے اچھے ہوگا بغیر یوں ہے کہ ایک آدمی نے ایک شخص کے خلاف
شیم کا ہے اگر وہ ج کے سامنے حشر کیا جھے گا تو یہ ہی میں سکنا۔ اسے چاہئے کہ
کچھ ہی بچہ سے ہے اپنے مذہبی اور حق کو سے وہ قید کا جائے گا اور چھٹا ممکن رہ
ہوگا جب تک وہ قانون دہری دہری اور کر۔ ہے۔ قوم یہود سے خطاب ہے کہ قبل اس کے
خدا عادل نہیں سزا دے اُن پر لازم آتا ہے کہ وہ ربنا المسیح سے میں ملاپ کر لیں۔

باب سیزدہم

توبہ کی تحریک

انجیر کے بے پھل درخت کی تمثیل

آیات ۱ تا ۹

(۱) اُس وقت بعض لوگ حاضر تھے جنہوں سے اُسے اُن گلیسیوں کی خبر دی جن کا
خون سداطس سے اُن کے ذہنوں کے ساتھ مل گیا تھا۔ (۲) اُس نے جواب میں اُن سے
کہا کہ ان گلیسیوں سے جو ایسا دیکھ پانا کہ وہ اس سے شہادی دانت میں اور سب گلیسیوں
سے نہ جگہ ہمارے ۳۱۰ میں تم سے کہتے ہیں کہ میں ملکہ اگر تم توبہ نہ کرو گے تو سب
اسی طرح ہلاک ہو گئے۔ (۳) یا کیا وہ خط یہ آدمی جن پر شیوخ کا شرع گرا اور مذہب کو مر گئے
شہادی دانت میں برہنہ تم کے اور سب رہنے والوں سے زیادہ فخر و وار تھا۔ (۴) میں
تم سے کہتے ہوں کہ میں ملکہ اگر تم توبہ نہ کرو گے تو سب اسی طرح ہلاک ہو گئے۔ (۵) پھر اُس سے
رہنمائی کی کہ کسی کے مانتوں میں ایک بھر کا درخت لگا ہو۔ (۶) اُس میں پھل ڈھونڈنے

آیا اور نہ پایا۔ (۱۰) اس پر اُس نے غیاں سے کہا: دیدہ میں برس سے برس سے پیراں پیر
کے درخت میں بھل چکوں ٹھونڈ لگے تاکڑوں اور نہیں پاتا، بے فائدہ اہل سب زمین کو صی
کیوں روکے رہے؟ اُس نے جواب میں اُس سے کہا: اس شہر و قریب اس سال تو ورگیں
اُسے رجنے دے تاکہ میں اُس کے گرد بھی لاکھڑوں اور کھاؤ گیٹوں۔ اگر گئے کو پھا
تو غیر نہیں تو اُس کے بعد اس کا ڈانٹا

آیت ۱۔ خاصہ تھے۔ بہتر ترجمہ خاصہ جوئے نہتے یہ لوگ بے فائدہ اہل سب زمین کو صی
خاصہ کر رہے بیٹوئے کو میں آگ کی دہریے کہ بٹے کیونکہ وہ بھل تھا۔ دوسرے کو صی
کے اور اہل سب زمین کے میں ظلم کا ذکر میں لیکن اُس نے اپنے میں کئی بار سے پوئے
تھے اور جب تک دوسروں سے جنگ نہ ہو۔ پوئے یہ تو تھا۔ زیادہ خاصہ ہوتے خاصے
تھے معلوم نہیں کہ اس جرم کے شہر میں اُس نے یہی زمانہ دلی کی کہ میں عبادت کے وقت
بیکل کے اندر اُن ٹوٹی کو قتل کر دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تیرہ دسمبر ہر دور نہ تھا۔ رہا
شروع کے جواب میں ظاہر ہے کہ آپ کی۔ پوئے بھل کے باہر پھٹی تھی۔ رہا عبادت و رہا
کو اُس سب سے بچائے سب گھسیوں سے

آیت ۲۔ بعض اوقات لوگ سوال کرتے ہیں کہ انہیں گنگا ویاہتی پر آتی ہیں
لیکن یہ بیٹوئے کا جہیم ہیں۔ (یوحنا ۹: ۲۲)

آیت ۳۔ تم سب اسی طرح آگے جاؤ گے۔ تا بیٹوئے غریب میں کہ اگر
بیٹوئی نوہر نہ کریں تو یہی بیٹوئے روشن میں چلے میں کے اس و خدہ برادی ہوگا۔ یہ
سچے بچے کہ بہت سے بیٹوئی جنگ کے وقت میں میں قتل سے کٹے تھے میں عبادت و رہا
کہ یہ مطلب یہ کہ بہت راتوں میں بیٹوئی قریبوں کے ساتھ عبادت لے گا۔

آیت ۴۔ شہر کے اُس کا وہ سر نام شہر میں تھا۔ آج کل متوں اسلام سے۔
حرفیہ قہ چوہاہ سے ملک نہ گنگا کھدوا کر بیٹی کو میں بلاب سب پتہ۔ کھدوا کر
اب تک موجود ہے اور اُس کے اندر کاریگروں نے سائے و دھیرم بلاب ایک عبادت
کندہ کی تھی میں تباہ تھا کہ یہ مال سب کس طرح تخریب میں رہا۔ کا محل بھی مالاً
شیلوج کہلا سکا ممکن ہے کہ شہر پہ کا بیٹوئے بلاب کے پاس ہی ہو چکا تھا و نہ
میں و نہ کے درخت میں میں سکھانے میں

وہ آگ کر ٹر د رحمت ہوگئی اور ہوا کے پیر ندھن نے اُس کی ٹانگوں پر سیر کیا۔
 اُس نے پھر کہیں خدا کی دوش پڑی کہ کس سے تشبیہ دوں؟ وہ شمر کی مانند ہے
 جس ایک عورت نے لیکر تیس سالہ آٹے میں ملا کر رکھتے ہوئے سب خیر ہو گیا۔
 یہ دونوں تفتیشیں ہم کرنی ہیں کہ کس حد تک اوشی افسانہ سب سے دور
 نئی روح افسانہ کے مابین رہائی دیتی ہے۔ عجیبہ طور پر قوت حاصل کرتی ہوئی شرمیلی ہے
 پس جملہ قوتیں اور نفس دونوں میں پائی جاتی ہے اور دوسری تفتیش میں معلوم ہوتا ہے
 آیت ۱۹۔ مٹیوں اور عرواؤں کے یہاں۔ اُلی کے لئے حالانکہ سب سے چھوٹے
 بیج میں تاہم چھوٹے ہونے میں ضرب المثل ہے۔ غائبی بھی وحدت کو رہتا شروع
 نے رانی کا وہ من ممل کے لئے چنا فلسفہ میں۔ اُلی کا ایک پودا ہے جو بہت لمبا ہو
 حالت آریہ۔ قسم بعض مہا لک میں نہیں پائی جاتی۔ یہ پودا اس بارہ وٹ دیکھا جاتا
 ست اور بہت سی پٹیاں اُلوں کے کھانے کے لئے اُس کی ڈالیوں پر بیٹھ جاتی ہیں۔
 محمد کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت رہتا شروع نے ہمیشہ کئی نئی شاگردوں کا شہدائے
 کم تھا جس فلسفیانے اس دُنیا میں بڑھا تھا (جیسے موجودہ زمانے میں اس کا وجود ہے)
 یعنی نہ مٹیوں میں پیدا تھا۔ بیج خاک میں چھپ جاتا ہے لیکن رحمت کی شورت میں
 زندہ رہ جاتا ہے۔

آیت ۲۰۔ "خیر" جسے "دیر ماں ہو چکا ہے" اور "۱۹" (تفسیر ملاحظہ فرمائیں)
 پاک کلام میں اکثر اُنہی معنوں میں آتا ہے لیکن یہاں اچھے معنوں میں استعمال ہونے
 تفسیر کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی بادشاهی یعنی رہتی ہے۔ اُس کی تاثیر و اثر میں اُلی
 نہیں رہتا اور نہ وہ تمام انسانوں میں بھیج جاتا ہے حمید رحمت کی نسبت میں اسل
 ہے اور اُس میں ایک قسم کی رمزی ہے جس کے سبب سے وہ گنبد ہے ہونے والے ہیں
 بدل جاتا ہے۔

خدا کی بادشاہی سے باہر رہ جانے کا خطرہ

آیات ۲۱ تا ۳۰

۲۱۔ وہ شمر اور گاؤں گاؤں تعلیم دیتا ہوا بڑا فقیہ کا معرکہ تھا (۲۲) اور

کسی شخص سے اُس سے پوچھا کہ اسے خداوند کیا سمجھتا ہے؟ نے دے دئے تھوڑے ہی
 (۳۳) اُس نے اُن سے کہ حاضراتی کرو کہ سنگ و دروازہ سے داخل ہو کیونکہ میں تم سے
 کشا ہوں کہ تم میرے داخل ہونے کی کونسل کریں گے اور نہ ہو سکتے گے۔ (۳۵) جب گھر کا
 مالک اٹھ کر دروازہ بند کر چکا ہو اور تم باہر کھڑے دروازہ کھٹکھا کر کت شروع کرو کہ
 اے خداوند! ہم سے ملے کھول دے اور وہ جواب دے کہ میں تم کو نہیں چاہتا کہ میں کے
 ہو۔ (۳۶) اُس وقت تم کہی شروع کرو گے کہ ہم سے وہ تو بے تدبیر و کھانا پینا اور کسے سارے
 بارہا میں تعلیم دی۔ یہ مگر وہ کہے گا میں تم سے کہا ہوں کہ میں نہیں چاہتا کہ میں کے
 ہو۔ سے بدکار و اٹھ سب سمجھتے ہو۔ (۳۸) وہاں روزانہ اور دانت پینا ہو گا جب تم
 آرام اور احتیاج اور بے غش اور صاف ہوں کو خدا کی دعا میں داخل اور پہنچے آپ کو
 باہر نکال دو دیکھو گے۔ (۳۹) اور پھر رب تعالیٰ اتر دیکھیں سے لوگ مگر خدا کی بادشاہی کی ضیافت
 میں شریک ہوں گے۔ (۴۰) اور دیکھو بعض آخر ایسے ہیں جو اول ہیں گے اور بعض اول ہیں
 جو آخر ہوں گے۔

آیت ۲۲۔ "شہر شہر اور گاؤں گاؤں" کے الفاظ "تعلیم دیتا ہوا" سے تعلق
 رکھتے ہیں کیونکہ ہوس رتن المیہ کے سفر کا ذکر کرنا کہ وہ شہر شہر اور گاؤں گاؤں سے گاتھا
 بالکل فہم ہے۔

آیت ۲۳۔ ہم کو معلوم نہیں کہ یہ شخص کہاں اور کیسا عقائد رشتوں میں سے
 رہتا۔ یہ سوال کہ یا مدت سے لوگ راہ غائب رکھنا ان میں بعض لوگوں کو دلچسپ سا
 معلوم ہوتا ہے۔ اپنے دوستوں کے واقف رہنے سے اس سوال کو شخصی سوال نہ دانا
 یعنی یہ کہ اُسے شخص کیا ہو۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں
 آیت ۲۴۔ "حاضراتی کرو" حاضراتی کو پیش کر دے۔

دروازہ ۲۔ مرق ۱۳. ۴ کے اردو ترجمہ میں اُسی لفظ ہے جس حقیقت میں اُس
 مقام پر یونانی لفظ (αὐτὸς) کے معنی تھا ملک کے ہیں حالانکہ لفظ دروازہ کے معنی
 پہلک کے بھی ہیں مثلاً وہی دروازہ۔ ترک ان دونوں دونوں کے اس مقام پر لفظ
 پہلک لکھا جاتا ہے نہ ہونا بجز پہلک کے یہی سفر کے شروع میں ہے یہاں دروازہ
 یونانی (αὐτὸς) لفظ کا دروازہ سفر کے حریف ہے۔ اسی بات کی طرف ہوسکتا

ہئے کہ جس لوگ تنگ چہنگ سے داخل ہوں گے لیکن سطر کے حکم و دستور آسمانی مگر
کے دروازہ سے داخل نہ ہونے پائیں گے۔ (آیت ۳۰ ملاحظہ ہو)

”چاندنی کرد۔“ یعنی اس وقت اب سے بے گناہانہ جب دروازہ پر شمع و روشن
ہو سکو۔ یہ دس کنواریوں کی مجلس کا سامنا کرنے۔ مادی کنواریاں زیادہ دیر کر کے چلی
تھیں لیکن یہاں دیر کر کے کا ذکر نہیں لیکن ایسے شخص ہونے یا نہ ہونے کا۔ مگر سے۔ اصل یہ
کے قابل نہ ہو۔ پھر اس وقت اس خط میں گئے کہ اس سے پہلے

آیت ۲۵۔ ”کہاں کے ہو؟“ یعنی تم سر سے پہلے آگ میں سے سر ہو۔

آیت ۲۶ و ۲۷۔ ”رشتہ الہی کی تعلیم سے واقف ہونا اور اس کی شہادت میں
دیا دی طور پر رہنا داخل ہونے کی صاف کئے۔ سبب یہ ہیں۔ فی زمانہ ہم کہہ سکتے
ہیں کہ بائبل کی روایت کتنا سچی جہاں میں شامل ہونا۔ پاک شراکت میں سرگ ہونا۔
رکھنا چاہیے۔ کافی نہیں بلکہ بذات خود ایک سونہ لاری ہے۔“

”اے مدکار“ وہ اعلیٰ سے خفا ہو کر رہا ہے کہ وہ لوگ گمراہ کی زندگی بسر کرتے ہیں
وہ غیبتوں میں قبول نہ ہوں گے۔“

آیت ۲۸۔ ”حالانکہ یہ تعلیم شخصی ہے۔ ورنہ اگر ہر ایک کے لئے تو بھی
مندی نہ ہو کر ہر ایک کی قوم کی بات ہے۔ اُن میں سے بہتر ہے۔ انہوں نے طہرین گئے نہ
لفظ ”رشتہ الہی“ سے عمل کے باہرہ حاشیہ گئے۔ اور انہوں نے اس سے محروم ہوں گے
مگر وہ قوم کے بڑے لوگوں اور رہنماؤں کو اندر رکھیں گے۔“

آیت ۲۹۔ ”یہی ہیں غیر اقوام کے لوگ اُس کی چاروں طرف سے آکر داخل
ہوں گے۔“ آخر یہودی غیر قوم والوں کو صہرات سے اور یہودی آپ کو
۔ سہرا میں سے سہرا میں کرتے تھے۔ شہوت سے ونا مانا۔ اور ان لوگوں میں سے
بعض اول یہودیوں کے برابر ہو گئے اور یہودیوں میں سے جو ہے۔ آپ کو دل
جاتے ہیں بعض آخر معنی تاحشوں مرقوم دانوں کے برابر ہوں گے۔ کج سے کئی برابر
درما کہ بعض باہر سے، اول آخر ہو جائیں گے اور آخر ان۔ (متی ۱۹ : ۳ و ۴)

آیت ۳۳ - آج اور کل دو برسوں تک محض حدود مقرر ہیں۔
 چلنا ضرور ہے۔ یعنی اس میں چل دوں گا یہ اس طرح سے نہیں جس طرح تم
 لے کر چل رہے ہو۔ میں اپنی جان بچانے کے لئے نہیں بلکہ دے دینے کے لئے آیا ہوں۔
 میری دوسری جگہ قتل نہیں کر سکتا۔ مری اور اس کی موت کا وقت معین ہے۔

”تمک نہیں آتا۔ ایک طرح سے آپ رنج کے ساتھ ظنرات کرتے ہیں۔ یہودیوں
 نے کئی بار انبیاء کو یہودیہ میں قتل کیا تھا۔ یہی ان کے بادشاہوں نے، یہودیوں نے بعض
 انبیاء شہداء کو شہادت تک پہنچا دیا تھا۔ رجب المہجریہ شہداء کو انیس کا مصل قرار دیتے ہیں۔

(۴۹)

آیت ۳۴ - یہ ایات تقریباً یہی ہیں جو متی کی انجیل میں دی گئی ہیں۔
 (۳۴:۱۳) یہ فریہ دے رہا ہے اور اگر مسیح نے یہ الفاظ صرف ایک بار کہے تھے، وہ دونوں
 قریب کیوں سمایت موزوں ہیں، تمک ہے کہ جب ربنا یسوع شہداء کے نوپ نے دوبارہ
 وہی الفاظ اپنی زبان مبارک سے رشادہ فرمائے جو کہ تاکہ ہر یہودیہ میں ان الفاظ کو سنا
 ”کوئی بھی بار“ یوحنا کی انجیل سے معلوم ہے کہ ربنا یسوع نے کئی بار یہ قسم میں
 ”ساد کی تھی“ دیکھے (۳۴:۱۳) کی تفسیر سر یہودیہ میں ہے چند کمال دین نے آکر آپ کی تعلیم
 سننی اور شعرات دیکھے تھے ان میں عوام بھی تھے۔ متی ۳: ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱

لفظہ برآن ستریں نشوں میں نہیں پایا جاتا۔
 ”جب تک کہ کوئی شخص اشارہ کرتا ہے کہ یہ دوسیم میں داخل ہونے کی طرف
 نہیں بلکہ یہودی قوم کے معنی ہونے کی طرف ہے۔ اگرچہ ہمت سے یہودیوں سے مسیح کو
 قبول کیا تھا تاہم قوم نے انہیں نہیں پسند کیا تھا۔ یروشلیم کا خیال تھا کہ یہودی آخر کار
 مسیح کو مانیں گے۔ (دور میں ۱۰۷۵)۔

نوٹ:- مسیح کے چند شواہد انجیل متفقہ میں ایک ہی ترجمہ میں نہیں آتے جو
 ذیل کی باتوں قابل ذکر ہیں (۱) ہر ایک دی عطا ہو گیا، بعض باتوں میں دُعا ہے۔ (۲)
 لاجپل لکھے ہوئے مصلحت میں مرقس کی اصل درمکالہ (۳) دوسرے سے تشریح کی گئی تھیں
 اور ان کے ہمت سے صاف جھٹکا شدہ تھے۔ یہی اصل کوئی کی انجیل کا حال ہے جس
 کو مخالفانہ حقائق و ثبات بارگاہ ۱۲۱ ہے۔

مترجم مسیح کی جہان میں معنوں میں ان کے بارے میں فیصلہ کیا نہیں ہے مگر
 خاص خاص باتوں مثلاً ”سورہ تسلیم ہے یہ دوسیم“ ایسی باتوں میں کہ
 ہم نے جہاد سے متعلق کوئی کے ساتھ ان کو دہرایا ہے۔ پس اس میں کوئی
 غیر ممکن درجید لفظ بات نہیں کہ مذکورہ بالا مقولہ رُتوق ۱۲، ۱۳، ۳۵، ۳۶
 متی ۲۲، ۳۷ سے ۳۹ تک دوبارہ کہا گیا تھا پہلے پیرا میں اور پھر یہ دوسیم
 ہی میں، یعنی یہ دوسیم کے فرسوں۔ فقہوں درجہ ۱۱ کے ساتھ

باب چہار دہم

ربنا مسیح کا چند رکے مریض کو مہبت کے دن شفا دینا
 آیات ۱ تا ۶

۱۔ پھر یہاں ہوا کہ وہ مہبت کے دن فرسوں کے سرداروں میں سے کسی کے گھر گیا
 تھا کہ کوئی دروازہ اس کی ناک میں رہے ۲۱ اور دیکھو ایک شخص اس کے سامنے تھا

جسے جلد رکھا۔ (۳) یسوع نے شریعہ کے عاموں اور فریسیوں سے کہا کہ سبت کے دن
شفا کھارہ ہے یا نہیں؟ ۴، ۵ اور جواب دیا گئے۔ اُس نے اُس سے ہاتھ نکال کر شفا دے دی
اور رخصت کیا۔ (۶) اور اُن سے کہا تم میں سے کون ہے جس کا گدھا یا اسل ٹو میں میں
گزرے اور وہ سبت کے دن اُس کو توڑا۔ (۷) لکھا ہے کہ (۸) ان باتوں کا جواب
نہ دے سکے۔

آیت ۱۔ اگرچہ فریسی ریشا یسوع سے دشمنی رکھے تھے تو بھی آپ نے اُن
کی دعوت کو منظور کر لیا تھا۔

”ماک میں رہے“ تاکہ اگر ہو سکے تو آپ کی کسی بات یا کام کی گرفت کر سکیں ممکن
ہے کہ کسی فریسی نے انتظام کیا ہو کہ یہ مرعہ حاضر ہیں تاکہ انہیں روکا جائے یا منع کیے
آیت ۲۔ شاید آدمی اپنی مرضی سے اندر اس غرض سے گھس گیا تھا کہ شفا
پائے اور اس نے ریشا یسوع کے سامنے کھڑا تھا اور وہ زمین پر بیٹھا تھا۔

آیات ۳-۴۔ سوال سبقت صاف تھا لیکن عالمی شریعہ نے جواب نہ
دیا ”وہ بہ کتنا ختم ہوا ہے“ کہ وہ اپنے ورہس جراثیم ہی بھی کہہ سکتا تھا۔
پلتر۔ پھر ریشا یسوع نے اندر رگڑا کر دیوہانی پکڑ کے، اُس سے شفا بخشی اور مضبوط
کہا اُس سے ظاہر ہے کہ آدمی اُس گھر کا رہنے والا تھا۔

آیت ۵۔ ”گدھا بہت سے لشکروں میں بیٹھا لکھا ہے۔“ اور ممکن ہے کہ یہ
صحیح لفظ ہو۔ پلتر اور لاگرائز دونوں غلط بیٹھا کو صحیح حیاں کہتے ہیں۔ حال یہ مشورت
میں دیں ایک ہی ہے۔ جب شفا دے جانے والے مارا اگر بیٹھا صحیح ہے، اسے
خاندان کے کسی شخص کو سبت کے روز سجانے کا بندھن نہ کرے گا۔ کسی
شخص کو جسے خطرناک مرض بھی سبت کے روز شفا پالے سے صحت کر سکیں گے۔

ضیافت کے وقت حلیمی اور خیرات کی بابت نصیحتیں

آیات ۷ تا ۱۴

۷۔ جب اُس نے دیکھا کہ جہان صدمہ کس طرح پسند کر لے ہیں تو اُن سے ایک
نیشنل کمیٹی (۸) جب کوئی اچھے خادمی میں بلائے تو صدمہ کھدے کہ خادما اُس سے

اگر اس کا حب کھتے ہیں۔ مات مری ہو پتے پر شمع کے خوب سے ملوم ہوتا ہے کہ اس آسان و مستند ہی سے بکئی بھی جملہ اصولوں میں اچھے کھانے کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ ایسے لوگ جو کہ خوش حال ہیں نہیں پہچانتے کہ خوش حال بھی ان کو خدا کی دعوت کو سنیے سے روک سکتی ہے۔

”کھانا کھائے“ یہ خیال تھا کہ حب صبح آکر خدا کی مادی سامی قائم کرے گا وہ ایک بڑی صحت ہوگی جس میں تمام رمدہ رشی ترک ہو جائے گا۔ انہوں نے کاغذی فرجہ پہر روٹی کھائے۔

آیت ۱۶۔ یسوع کے خواب کا یہ مطلب ہے کہ میرے والد اپنے آپ کی مات گمان کرتے ہیں کہ وہ خدا کے عشقوں میں ہیں لیکن وہ اس دعا سے کہ ان کے دل دنیاوی باتوں پر جزوں میں پھنسے رہتے ہیں۔ اور وہ خدا کو قبول جاتے ہیں۔

آیت ۱۷۔ ۱۸۰ سے ۲۵ تک۔ عیسیٰ فریسیوں میں بعض ایسے اصحاب پائے جاتے تھے:

آیت ۱۸۔ سب نے مل کر خدا کو شروع رک کوئی حقیقی وہ نہیں جانتے تھے کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر وہ فی الواقعہ میں جو ہیں ان کو جس سے سرزد گئی ہوگی۔ سب نے ”مات مری“ میں نے اس کو بھجوا دیا۔ صمان سے لکھتے خردا ان کوئی شخص ایسا نہ دے ہیں کہ لغو دیکھے کوئی کھب موت

آیت ۱۹۔ ”یا“ جو بڑی ہیں ان کو یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک خردہ کوئی چیز خریدنے سے پہلے اس کی کچھ نہ کچھ جانچ پڑتال کرنا ہے۔ ان دو اصحاب نے گرجہ شروع میں دعوت منظور کی تھی تو پھر آنا دیا جس کے لئے کوئی سبب ڈھونڈنا پڑا۔

آیت ۲۰۔ کوئی معقول سبب نہ ملکہ بعض جہد سے سمجھتے ہو کہ حب جس شخص نے جو حب سقوط کی جتنی لوگ اس کو خدا کی ناسمجھ معلوم نہ تھی، اسی وقت اس سے سعادت مانگنا نہ تھا لیکن جب کھانا پوچھا تھا ایسی حرکت نہ مل سکتی تھی۔

تھی۔ دوسرے مذہب کو کچھ نہ کچھ ہی ڈاکیا لیکن اس سے محض اتنا لکھا جس کہ اس کا
 ہر مذہب اپنے کے طور پر دے گئے ہیں۔ اسی طرح سے اردوں سے بھی جملہ دور کے
 کام آف مدد سے لکھا ہے۔ یہی اور جسٹو سافرسی تھا۔ انہوں نے گویا خدا کی
 ٹیبلٹ مثول کی کہ کچھ دین ہو کہ ماسے بھی پر مہا کے متعللوں میں پھیلنے کے باعث
 اس پر بتا المسیح کی تعلیم اور دعوات منظور نہیں کرتے تھے۔

آیت ۲۱۔ چنانچہ وہ لوگ جن کو فریسی نے جانے سے نہیں گئے تھے
 آیت ۲۳۔ معنی غر، جو اس پاس سے تھے اس خدا کو بھرنے کے لئے
 کافی نہ تھے۔ جس مذہب غریب لوگوں کے پاس قیام، طعام کا کوئی بندہ بست نہ
 تھا ملانے گئے تھے۔ ان پر یسوع نے یہودی مت پرست لوگ مڑ دیں
 آیت ۲۴۔ "میں تم سے کہتا ہوں" غلط "تم کا مطلب ہے وہ غریب آدمی
 جو نہ گئے تھے اور نہ بدوہ لوگ اور خداؤں سے لوگ جنہوں نے تیاری کی جب تک بلا
 والا نہ کرے۔ لفظ میں سے گھر کا مالک مڑ دے نہ کہ شروع حالانکہ عدالت کے دور
 یسوع ہی اسی وقت دہائے کا کیونکہ عدالت دہی کرے گا۔ (متی ۲۵) ۳۱۔ یوحنا

۵: ۲۲ اور ۱۷: ۵

ایک حقیقی شکر گرد کے اوصاف حمیدہ

آیات ۲۵ تا ۳۵

۲۵۔ جب منت سے لوگ اس کے ساتھ جا رہے تھے تو اس سے پھر کر
 "ن سے کہا۔ ۳۱۔ اگر کوئی میرے پاس آئے۔ درجے ماہ ورمایا دیوی اور بچوں
 اور بھائیوں اور بہنوں لکھ جی جان سے بھی دشمنی نہ کرے تو میرا شاگرد میں ہو سکتا
 (۳۲) جو کوئی اپنی صلیب نہ اٹھائے وہ میرے پیچھے نہ آئے وہ میرا شاگرد میں ہو سکتا
 (۳۳) کیونکہ ہم میں آنا کون ہے کہ جب وہ ایک رُج سنا جا رہے ہو پہلے بیٹھ کر انک
 کا کام نہ کرے کہ یہاں رہے اس میں کہ بتا کر کہنے کا کام ہے۔ (۳۴) ۳۵
 ایسا ہو کہ جب جو ڈال کر تیار کر سکے تو سب دیکھنے والے کہ کہ اس پر ہنسنا شروع
 کریں کہ (۳۶) اس شخص نے نہایت شروع ہو کر لکھ لکھ کر سکا۔ (۳۷) یا کون ایسا

ہے اگرچہ طرزِ تحریر جہدِ اگاد ہے۔ جو کوئی باپ ماں کو ٹھہ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے
 وہ بسے لائقِ مہر ہے۔ یاد رکھیں کہ ربنا یسوع آرمی زبان میں سکھاتے تھے چلی اور
 عسری زبان میں کے نصیحتیں نے یونانی میں مطلب ادا کیا یہاں ترجمہ نہیں کرتی ہے اور
 اردو کی عبارت اُسی ترجمہ کا ترجمہ ہے۔

آیت ۲۷۔ ۲۸۔ ملاحظہ ہو۔۔۔ اپنی جان کو عزیز رکھا یا اپنی جان
 کو شمع کی سیوری پر مزج دینا مناسب نہیں ہے بلکہ چاہیے کہ ہم موت کے لئے بھی شہید
 ہوں گے۔ بے تیار رہیں اور مجرم کی طرح منہ مساک ماحول میں۔ مدد کی کمی خرابی دینے کے
 لئے بے خبر متوجہ نہ ہوں کہ وہی آدم اپنی صلب اٹھالے تھے جو قتل کو شہید ہونے کے جانے
 تھے۔ یسوع کو بھی ایسی صلیب اٹھانی تھی۔ (یوحنا ۸: ۱۷) حالانکہ بعد ازاں صلیب
 فیصلہ کرتا یسوع کی مسمال کمزوری کے باعث شمعوں کی گسی پر لادی گئی (مرقس ۱۵: ۲۱)۔
 آپ کے شاگردوں کو ایسی ہی موت کے واسطے تیار ہونا چاہیے۔

آیات ۲۸۔ ۳۲۔ جلد ۲، عمارت ۱۷: ۱۷ کے قتل اور صلیب پر لادنا
 کی مثال۔

آیت ۲۸۔ اُس زمانہ میں مُت سے سرگوبہ ہرودیس کی تسلیم کر کے ٹری پڑی
 عمارتیں بنوانے لگے تھے۔ مگر جہاں کالیرج جو کٹر معنوں عمارت ہوتی تھی مراد نہیں
 بلکہ ٹرا اور کٹر اندازِ مروج جو کسی دو عقیدہ کے رہنے کے قابل ہو
 ”حساب نہ کرے“ عقیدہ آدھی توحاب کتاب طرزِ ذکر کے ساتھ لیکن بعض دست
 قی رہے کہ پڑ جاتے تھے۔ یہ ایک عام مٹ ہوا ہے۔

آیت ۲۹۔ جو دنی ایسے کام میں رہے گی کہ عبادت کا مایہ ہوا ہے وہ
 اُمتِ نسا اور ہمیں کو باعث ہوتا ہے۔

آیت ۳۰۔ ۳۱۔ لڑنے جانا ہے۔ یونانی زبان میں ان الفاظ کا مطلب یہ
 دیکھا ہے کہ یہ دتہ بھی جنگ شروع ہیں کر رہے۔ سلطان جنگ ہو گیا ہے، اور
 دونوں افواج کا معاہدہ قریب ہے اور بادشاہ معلوم کرتا ہے کہ جو مقابلہ دشمن کی
 فوج کی فوج سے ہوئے۔ بہت ممکن ہے کہ اُسے جو فوج کی بادشاہی درجہ ہوتا
 کی صلب اور شوقی کے باعث مجھے کی امید ہو۔

آیت ۳۲۔ در نہ وہ جلد ہی صبح کرنے کی तर نظر چھپا ہے۔ اعضاء و ضرور ہوگا اور مشرط کی سخی ہوگی لیکن یہ قدم چھ سے وہ اسی جان وراپے ملک کی بربادی کو بھی سکے گا۔

ن۔ و تمہیوں کا یہ مطلب نہیں کہ جو کوئی رشتہ یا متوع کی یہ ردی کو زیادہ مشکل سمجھے وہ سرگرد رہے کیونکہ ایسا کر دو سمجھات حاصل کرنے سے اپنے دھوکہ منگ، موگا۔ اصل مطلب یہ ہے اسان اس کو خاموشی کا گھر نہ سمجھے بلکہ مسجد کی کے ساتھ سورج سمجھ کر شاگرد ہوسے کا بیڑا نکالے۔

آیت ۳۳۔ سب کچھ چھوڑنے کے لئے تیار رہیں ہزار ہا آدمیوں نے ایسا ہی کر کے دکھایا ہے۔

آیات ۳۴ و ۳۵۔ ملک کی نشیں۔ ملک دو خاص اعضاء کاموں میں کام آتا ہے۔ تن۔ ملک سے مراد چھپاک جاتا ہے اور آدم۔ اس سے سڑا ہوا دور یعنی پتہ۔ "اگر ملک کا مزہ جاتا رہے۔" در حقیقت مادی عالم میں ملک کا مزہ برقرار رہتا ہے۔ لیکن نظر میں جان اگر مزہ جاتا رہے تو ملک کسی کام کا نہیں رہتا۔ اسے پھینک دیا جاتا ہے۔ اسی طرح سے ملک آدمی مخصوص صبح کے ساگر اس دنیا کے ملک ہیں (متی ۵: ۳)۔ لیکن اگر ملک آدمی نیکی کو ترک کرے مارقد رند اسے چھوڑ دے تو وہ اپنی طرف سے ایک جیلے گا اور ممکن ہے کہ رب متوع کا ساگر بھی تکلف و خطرات کے باعث آپ کی شاگردی کو چھوڑ دے تو پھر اس کا بھی یہی حال ہوگا۔

باب پانزدہم

در بارہ الہی میں تائبان کے مقبول نظر ہونے کی

تین تمثیلات

کھوئی ہوئی بھیر کی تمثیل

آیات ۷

۱۔ ہر شخص اپنے دل سے اور ہر گناہ گار اس کے پاس سے ہٹے گا اور اس کی ہر قسم کی
 (۲) اور ہر کسی درجہ پر پہنچا کر کہہ دے گا کہ یہ تمہاری گناہوں سے ہے اور تمہارے ساتھ کھانا
 کھاتے۔ (۳) اس سے اُن سے تمہیں ملے گی کہ وہ تمہیں کو اس آدمی سے جس کے پاس تم
 بھڑکے ہو اس میں سے ایک کھو جائے گا اور اسے کوئی دیاں میں جھڑک کر اس بھڑکی
 ہوئی کھربک مل جائے گا اور تمہارے پاس سے وہ بھڑک جائے گا اور وہ تمہیں سے
 اُسے کندھے پر اُٹھا لے جائے گا۔ (۴) اور تمہیں کو دو سو سو اور پڑوسوں کو لگا، اور تمہارے
 سر سے سادہ خوشی کہہ کر تمہیں بھڑکی ہوئی بھڑکی ملے گی۔ (۵) میں تم سے کہتا ہوں کہ اسی طرح
 ساری راست باتوں کی نسبت جو تمہاری حاجت ہیں دیکھتے دیکھتے تمہیں کو کھانا کے
 آسمان پر راہ دیکھتی ہو گی۔

۲۔ ہر شخص کی بات ہے کہ یہ تمہیں تمہیلات اکثر اوقات ہوتا ہے جو تمہیں بڑھی جائیں۔
 ہر کسی تمہیں جو تمہیں کی تمہیں کے۔ (۱) سے مشہور ہے۔ ہر کسی دو تمہیلات کے
 اور تمہیں جاتی ہے کہ بعض لوگ اس کی مدد کرتے وقت اور اس کے بعد دیکھتے ہیں
 تمہیلات کہ تمہیں جس دیکھتے ہیں ان دنوں تمہیں کی قسم نہایت ضروری ہے کہ یہ
 ان کے خط سے ہم سے سمجھتے ہیں کہ تمہیں کے کام میں غلطی ہے کہ یہی کا ہے اور تمہیں
 کہ تمہیں بھڑکی ہوئی بھڑکی ملے گی اور تمہیں کی طرح یہ تمہیں کو جانیں کہ تمہیں
 کی تمہیں ہی پر عورتوں کو جس کے بعد بعض لوگ یہ جانتے ہیں کہ صرف ہمیں تو

کھوئے ہوئے درہم کی تمثیل

آیت ۸ تا ۱۰

۸ یا کوئی اسی عورت ہے جس کے پاس اس درہم ہوں اور ایک کھو جانے تو وہ
پراعجاز کر گھر میں جھانک کر دے اور جب تک مل نہ جائے کہ جس سے ڈھونڈ رہی تھی نہ رہے۔
۹ اور جب مل جائے تو اپنی دوستوں اور بڑھوسوں کو بلا کر کہے کہ میرے ساتھ خوشی کرو
کہ ہمیں خدا نوا درہم مل گیا۔ ۱۰ اس آیت سے کہتا ہوں کہ اسی طرح ایک ٹوٹر کرے والے
گمہگار کے ہاتھ خدا کے درہم کے ساتھ خوشی مانی ہے۔

اس میں شبہ نہیں گنہگار کی عاری اور بھی صفائی سے دکھائی گئی ہے۔ حالانکہ کھوئی
ہوئی چیزیں اکثر وہ ہیں جس کو کہتے ہیں کہ وہ ایک ہو کر بھیڑ بٹتے ہوئے ہیں اور پھر
سی ہوتی ہے تو بھی اس کی تلاش میں جو ہیں اور مگر راہ سو جسی دھن کر دس اس کی
بھی لیکن سب کچھ بھی نہیں رہتا تھا۔ اگر عورت اس کی تلاش نہ کرتی تو ہمیشہ تک جمال
خدا میں بٹ رہتا۔

آیت ۸۔ ایک چھوٹا سا گھر ہے جس میں کوئی بھی کھڑی نہیں آ سکتی کی وجہ
سے وہ گھر کوئی حقدار کا ہے۔ اعلیٰ ناطق ہے۔ نہ صرف ایک آدمی کو بلکہ
زمین صاف نہیں اور جب آدھ بڑا ہے تاکہ کوئی کھڑی نہ ہو سکے۔ گھر کی مالک کسی
غریب آدمی کی بیوی ہوگی۔ جس سے روپے کا دسواں حصہ بھی نہ ملے گا، ایک آفس ہے۔
آیت ۱۰۔ "دوستوں کے سامنے" یعنی خدا کے دل میں۔

دو بیٹوں کی تمثیل معروف بہ مُسرف بیٹے کی تمثیل

آیات ۱۱ تا ۱۴

۱۱ پھر اس نے کہا کہ کسی شخص کے دو بیٹے تھے۔ ۱۲ ان میں سے چھوٹے نے باپ
سے کہا کہ اس باپ کا جو حصہ تجھے کو پہنچا ہے مجھے دیدے۔ اس نے اپنا مال خرچ
کر لیا۔ ۱۳ اور بڑے نے ذکر کر کے کہ چھوٹا بیٹا اپنا سب کچھ خرچ کر کے دُور
دراز ملک کو دور تھا۔ ۱۴ وہاں اپنا مال خرچ کر لیا۔ ۱۵ اور جب سب خرچ کر چکا

۱۰ اُس ملک میں سخت کال ٹرا اور وہ مُدج چوٹے ٹکا۔ (۱۵) پھر اُس ملک تک ایک
 ہمسند کے ان جاگیر اُس نے من کو ایک کھیسوں میں ڈال کر برے سمجھا اور اُسے اور
 خلی کو پیدیں سُر کھاتے تھے وہی سے یہاں سُر کھاتے تھے وہی سے یہاں تھا۔ (۱۶)
 پھر اُس نے جوتی میں اکر کام سے اب کے لئے یہاں دھڑوں اور فط سے روٹی ملی
 جہاں میں یہاں کھو کارم ہوئے۔ (۱۷) اُنیں کھلا سے اب کے اس جہاں کا اور اُس
 سے اُنوں گمانے اب انیں آسمان کا اور وہی نظر میں گھٹا تھا (۱۸) اب یہاں نہیں
 کہ یہ تریشا لکڑوں۔ اُنھے اپنے مزہ روزی جیسا کرٹ ۲۱ اس وہاں کھڑے ہے اب کے
 پاس چوہ وہ بھی دوسری تھ کر سے دھڑ کر اُس کے اب کو تریشا کیا اور دوڑ کر اُس کو گلے
 لگا کر اور پھٹے لئے۔ (۲۰) جیٹا اُس سے کہا ہے اب اس آسمان کا وہ تری پھر
 میں گھٹا کرٹا۔ اب اس باقی میں رہا کہ چھ۔ جیٹا کھاؤ۔ (۲۱) اب نے اسے نوکر
 سے کہ بیٹھے تھے جہاں جہاں کر اُسے پساؤ اور اُس کے ہاتھ میں اٹھائی درپوں
 میں توت جھاؤ۔ (۲۲) اور پھر پھٹے کو کھڑے کر ڈال کر ہم کھ کر خوشی میں اُس
 ۲۰ نہ کر کہ اور شاد دھتھ اب رہہ تو کھٹا کھا، اب نہ ہے میں وہ خوشی
 مانتے تھے (۲۳) اُس کا اٹھ کھیا اب میں کہ۔ جب وہ آکر کھ کے رنگ پشچاؤ
 گلے کھالے اور تا جھل دار تھی (۲۴) اور یک دہا اور دھتھ کر یہ کہ کہ
 ہو رہا ہے (۲۵) اُس نے اُس سے کہا کہ اب تک تہ وتر سے اب نے طابا کھٹا
 دیک کر پشچا کر اُسے کھلا کر گیا (۲۶) وہ غصہ ہوا اور اندر جانا چلا اُس کا
 ماہر ہر جہاں سے مانتے لگا۔ (۲۷) اُس نے جیٹا اب سے حاس میں لگا دیکھانے
 برسوں کے میں تری خدوہ رہا ہوں اور کبھی تری حکم مدولی میں کی گئے تھے تو نے کسی
 ایک بکری کا پتھر بھی رہا کہ اب ہوسوں کے ساتھ خوشی مانتا (۲۸) لیکن یہ تھا یہ
 مٹا، میں نے نہ مال متاع کھوں میں ڈالنا اُس کے لئے کھٹے پڑا کھٹا
 رہا (۲۹) اُس نے اُس سے کہ کھٹا، کو وہ پھر سے پاس ہے اور پھر کھٹا میرے وہ ترا
 ہی ہے (۳۰) لیکن خوشی مانتا اور خدوہ میں جو مانتا صاحب تھا کہ وہاں کھٹا ترہ
 اب نہ رہہ تو کھٹا کھٹا اب نہ تہ

آیت ۱۱۔ یہ مثل میں ایک ہی جگہ کی تھی تہ فکر دی مانتا مانتا مانتا

نے دوہیں ہی کا کرکے ہے کسی شخص کے دو بیٹے تھے اس شخص سے مراد خدا واحد کی
شخصی سستی ہے اور بیٹوں سے طرح طرح کے آدمی مراد ہیں۔

آیت ۲ - دستور تھا کہ یہودی باپ مرے سے قبل کراہتی ملکیت احکام
سربعت کے مطابق اپنے وارثوں میں تقسیم کرے گا۔ میں چھوٹے بیٹے کا دعویٰ بیاد کر رہی
ہے نہیں کیا گیا۔

آیت ۱۳ - یہاں مال متاع مارٹ دیا نہ خدائے سان کو خور محتاری بخشی ہے۔
آیت ۱۴ - نوحون بھائی کی عیلابازی سے چھوٹے لڑکا پناہ حاصل کر رہا۔ اُس کی
ہمت اور جیکھ لقمہ مال بھا جمع کر کے ایک دودھ دار بٹنگ میں جلا کر ناکہ ہر نقطہ نظر
سے وہ بالکل سزا دہوساٹے اور اُس نے پناہ قدم روپیہ حصول اور حاکم لڈنہ طعسم
و مشرات اور ناچ رنگ بدترج کر کے جسم نورا۔

آیت ۱۵ - پے خیم ہوئے اور سرخوان کے دوست روجیکر جو گئے اور میں اسی
وقت ایک خط پڑا۔

آیت ۱۶ - سٹور جیر تھے۔ یہودی سربعت کے مطابق سٹور حرام ہے لیکن عات
سے اُس سے چراتے کا کام بنا۔ سٹورج انا ایک سربت تک ورے عزری کا کام بھا۔

آیت ۱۷ - خود کے عات ۵۰۰ جیر کم بھی اُس نے جی اکر عاتوں کے کھانے کا
کچھ حصہ خور دے کر کھائے لیکن کسی نے نہ بھی نہ دیا۔

آیت ۱۸ - ہوش میں اگر کرک۔ اُس نے لآخر حقیقت کو پہچانا اور گھر کو موٹے
کا قصد کیا۔ یہاں کی قیمت کی خاطر نہیں مگر ہیٹ بھرے گئے واسطے۔

آیت ۲۰ - بڑا چل دیا باپ اس کی راہ غالباً اور دیکھ کر بھا باپ نے اُس
کی رفتار اور چال دور سے سوجنی۔ بڑے کا باپ کو ٹھن گیا بھا لیکن باپ بڑے کو ٹھنلا
تھا گنگار ہی پیچھے خد کی طرف پھرتا ہے لیکن خد اُس کو داسوس نہیں کرتا۔ باپ بڑے کی
طرف دوڑ بٹا گیا اور اُس کو پناہ کیا۔

آیت ۲۱ - یہ جلد جس کو کہنے کا لڑکے سے ارادہ رہا تھا اس کا آخری حصہ بہترین
شعروں میں ہیں یہاں فہمندی میں معلوم ہوتا ہے کہ باپ بڑے کو اپنی لغیر خیم کرے
نہیں دی تھی۔

آیت ۲۲۔ باپ میر تھا اور اُس کے پاس جلتے اور اچھے چمے پیر ہیں
 رکھے ہوئے تھے۔ چنانچہ اُس نے بڑے کے کوسب سے اچھا ساں دو دیا۔

”ہاتھ میں اٹکوٹھی“ ماکو دھنی۔ کب کا بڑ کا نظر آئے

”ہاؤں میں جونی“ کب کا اپنے سورا۔ فلاں کے سب سے نیچے باؤں چھتا ہوتا
 کھانا تھا، حاصل کرنے کے لئے اُس نے یہی جولی بھی بچا ڈالی ہوگی۔

آیت ۲۳۔ پلا ہوا بچہ اڑا۔ امر نلی گونب۔ لکھ گائے کا گوشت کھائے تھے
 اور کھائے ہیں۔ دنیا میں صرف ہندو لوگ ہی کائے کے گوشت کو کھا۔ مرم سمجھے ہیں۔

آیت ۲۴ تا ۲۵۔ ”ٹرا میٹا“۔ تنک چلن تو تھا لیکن خود غرض تھا۔ جب اُسے
 معلوم ہوا کہ چھوٹا بھائی آگیا ہے اور باپ نے جو سی منائے کا سزا کرنا ہے وہ جھگڑا

آیت ۲۸۔ باپ اُسے منے لگا سبک بڑا بڑا۔ مانا۔

آیت ۲۹۔ بڑے کے کٹھن سے طارست۔ ”مریدہ“ مایہ کے، اس گھر میں
 بھی سب اُسے باپ سے سخت نہیں بھی۔ اُس کی سدا بہہ عوا۔ یہ بھی اور دہ جیل میں ہزاروں
 تھکائے۔ باپ نے ایک کمری کا تھر بھی میں دانا لڑکا۔ دسب سے۔ کھیا پے
 الگ ٹوٹھی ملے۔

آیت ۳۰۔ ”لیرا بیٹ“۔ پلوت۔ کہا ”برا بھائی“۔ کب سے۔ سارا بھائی مگر
 بڑا کاکتا ہے۔ ”تیرا بیٹا“ معلوم ہوتا ہے کہ اُس صرف بیٹا بھر جا جا و اُس کا بھائی
 کتا۔ ”خس کم جمان پاک“۔

بڑے کی مہارت باپ کے لئے اُس کی موت کے بارے میں جو دہ۔ اہس۔ مانو
 گواہ مردوں میں سے ہی اُٹھا تھا۔

بڑے بڑے سے فرسی بگ مرد ہیں جنہوں نے نہ کام کی کہ۔ ”دھی کنگاروں سے
 ملتا اور اُن کے ساتھ کھانا کھاتا ہے“۔ ان سے علاوہ بڑے بڑے کے سے مراد وہ سنگ
 بھی ہیں جو کنگاروں کی مٹی سے ناکھس ہوئے۔ میں۔

۱۰۔ ہنگامہ اور دوسرے کو پھر چاہے گا۔ تم تھرا اور دولہ دونوں کی خدمت میں رہیں گے۔
 اس یہ ہیں سنا گا کہ۔ تازہ شروع سے رہیں گے۔ اس فرماش مسموم ہوتا ہے کہ
 ہمارے خداوند اب کب گنت دگار ہے مجھے دوتا، اسے ظاہر ہے کہ اس وقت
 کب خافہ طور پر یہ تسلیم کی طرف رخ کئے ہوئے تھے بلکہ اس سے پہلے کہ ادا اب
 ٹھیک یہ ہیں چلتا کہ آپ کہاں تھے گویا ۱۲ ۱۱۔ جو سے ظاہر ہے کہ اس وقت آپ
 ہر وقت اس کی عبادت میں مصروف تھے۔ اس میں تو مصنف نے بجا ہے کہ زیادہ
 محوط نہیں رکھا اور حال حکم ولف کا سلسلہ حتی المقدور قائم رکھا ہے تاہم اوقات
 کی عبادت کا خیال اس کے متوازن نظر میں ۲۷۔ اس کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں،
 آیت ۱۔ خداوند اپنے شاگردوں سے مخاطب ہوا لیکن خود انہوں نے اس سے
 ظاہر ہے کہ اور عوام بھی آپ کا کلام شریعت تھے۔

”تختار“ شاید یہ دولت مند شہر میں رہتا تھا اور ہمارے دہات کی زمین کا منسٹر
 تھا۔ تختار کے پاس ایک سے زیادہ زمیندار ہیں جن سے باہمکن ہے کہ تختار تمام
 زمینداروں کا منسٹر تھا۔

”شکایت“ جو لوگوں نے کی ماحولہ صبح بھی تختار کے سامنے رنگ ڈھنگ بھر
 بات پوری طور پر ظاہر ہے۔ شکایت شاید دشمنی کے کئی تھی ہر کف نہایت دھبی
 مذاوت سے چھٹی کھانا مری عذاب ہے تاہم ہم نے سمجھا ہو سکتا ہے اور سچی شکایت
 کرنے میں آدمی دشمن کو زیادہ آسانی سے قمعان سمجھا سکتا ہے۔

آیت ۲۔ اگر درحقیقت تختار دانا ہوتا تو کتا کہ حسب حال بچا رہے گا تو
 مری بے ضروری نامت ہوگی لیکن ظاہر ہے کہ بغیر اسے ہی کہ اس کے حسب حال جانچ
 پڑناں ہوگی وہ بچاں بہتہ کی امید چھوڑ دیا ہے۔ وہ ان قسم کے کہ وہ آگے کو تختار
 سے رہ سکتا ہے۔

آیت ۳۔ اب تک تختار بڑے مزے سے رہتا تھا لیکن اس کو ناچر تھی۔
 تنخواہ ملتی تھی اور بیوی بانی اس میں کافی ہوتی تھی کہ وہ اپنے ملک کے مال میں
 راحت سے کرتا تھا۔ اب اس کی زندگی کا خاتمہ نظر آئے گا۔

”مٹی مجھ سے لھو دی نہیں جاتی“۔ غالب عمر کے سبب سے یا عیش و عشرت کی

زندگی کے اثر سے۔

”بھیک مانگے سے شرم آتی ہے“ لیکن خیر کا ماں میں کرے سے شرم نہیں مائی۔
آیات ۴ و ۵۔ ”قرضدار“ ان کی صرف دو مثالیں پیش کی گئی ہیں لیکن ہمیں
 یہ لفظ سمجھنا چاہیے کہ اسی طرح سے سب قرضداروں کے ساتھ برتاؤ کرنا ہوگا۔
 معلوم ہوتا ہے کہ قرضدار نے پاس مختار نہ تھا اور اس سلسلے میں جب تک مختار نہ ہو تو
 وہیں کیا گیا تھا سو کچھ مختار اس کے ماتحت کرتا تھا اس سے مالک کو ماننا پڑتا تھا۔ مختار
 نے قرضداروں کو اپنا حساب کم کرنے کی اجازت دی تاکہ وہ خوش ہو کر اس کو اپنے
 گھر میں جگہ دیں۔

آیت ۶۔ ”بنی زنون کے باغ کا پھل ہے۔ غائب قرضدار۔ بے باغ کا ٹھیکہ

لیا ہوا۔

آیت ۷۔ ”گہیوں کے کھیت کا حساب اٹکل۔ پکڑ لگانا کچھ آسان ہے لیکن شہوں
 کے باغ کا حساب لگانا کچھ مشکل ہے۔ اس سے پہلے قرضدار کا حساب بدلتا زیادہ
 آسان تھا۔ اسی لئے بیل و اسے قرضدار کا حساب ۵ فی صدی کم کر دیا گیا اور گہیوں
 والے کا صرف ۲۰ فی صدی۔“

آیت ۸۔ ”مالک“ بھی قرضدار کا مالک۔ اس نے تعریف کی کہ ”واہ۔ بڑا جاگ
 آدمی ہے۔ آخر کار میرا نقصان کر کے اپنے لئے مندرجہ دیت کر لیا ہے۔“

بہرہ میں تعین کی تشریح کیے وقت سر، ملک، مال کے مفصل معنی دھوڑا ہوا
 چاہتے ہیں۔ ہم بڑی مشکل میں پڑ جائیں گے۔ خداوند کا کوئی خاص مطلب نہیں
 اور یہ بات سے ظہور ہے کہ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ خدائی طرف اشارہ ہے جس
 کہتے ہیں کہ اتنا کہ کسی آدمی کی طرف ہے بعض کے حال میں یہ اشارہ شیطانی کی
 طرف ہے۔ تحقیقات کا مطلب تلاش کرنے کا یہ طریق غلط ہے۔

یہود کا قصہ تمثیل کا مطلب یہ ہے کہ دندار بوگوں کو اپنے مہربانی
 میں کسی عملندی اور چالاکانہ دھاندلی پر چاہیے جو دنیا دار لوگ اپنے روبرو ہونے کا ہونا
 میں اس کی کرے ہیں۔ اگر دندار اتنی عین سے دھاندلی کر کے تو یہ بہتر
 ہے ایمان مختار کو اتنی ترکیب شوخی جس کا اس کے مالک نے خیال بھی نہ کیا تھا۔

خودم رہیں گے ۔

۱۲ اگر تم دوسرے اشخاص کی امانت میں خیانت مبد کرتے ہیں تو خدا تم کو وہ چیز تو دے گا جو تمہاری عالم میں ہمارے لئے بہار ہے ۔

یوحنا کی انجیل میں لکھا ہے کہ یہود دوسکریوٹی جو ریٹائسٹریج اور اس کے شاگردوں کا وہ ایسی خدمت پر تھا اور ان کی پھیلنے سے روکنا پھرانا تھا (یوحنا ۶: ۱۲) یہاں لکھا ہے کہ یہود اس وقت موجود تھا۔ ریٹائسٹریج اس سے بھی ہم کلام ہو رہے ہیں تو یہی جتنی دولت کھو چکے ہیں۔ تو ایسا ہی حق کھو چکے ہیں۔ لوگ تیندہ کو کچھ مقدس ہوواہ نہ کہیں گے۔ سب نام سے عبادت خالص نامزد نہ ہوں گے اور باہت لغت اور پھٹکا رہوگا۔

آیت ۱۳۔ ہمارا درد و ترہ تانہ ہے۔ کوئی لفظ DOULEUR کا اصلی مطلب ہے "علامہ کی طرح خدمت کرنا" ممکن ہے کہ ایک شخص دوا دے گا کہ لو کہ ہو پر دوا دیوں گا غلام ہونا ممکن نہیں۔ بہرگفت دو دوسروں کا لو کہ بھی ہوگا آسان نہیں۔ لیکن مطلب یہ ہے کہ اگر دنیا و مافیہا ہمارا نصب العین ہوں تو ہمارا دل خدا سے دور ہوگا۔

فریسیوں کے لئے نصیحتیں

آیات ۱۲ تا ۱۸

(۱۲) فریسی جو نزد دست تھے ان سب بالوں کو شین کر اُسے چھٹھے میں ڈالنے لگے۔
(۱۳) اُس زمانے سے کہا کہ تم وہ ہو کہ آدمیوں کے سامنے بہت پیکوں سنبھڑانے جو لیکن خدا تم سے دلوں کو جانتا ہے کہ جو چیر دمیوں کی لہریں مانی قدر ہے۔
(۱۴) خدا کے نزدیک مکروہ ہے۔ (۱۵) شریعت اور انبیاء یوحنا تک وہ ہے۔ اُس وقت سے خدا کی بدوشی کی خوشخبری دی جاتی ہے اور ہر ایک نورہ رکنا میں داخل ہوتا ہے۔
(۱۶) لیکن آسمان اور زمین کاٹل جانا شریعت کے ایک نقطہ کے مطابق جانے سے آسان ہے۔
(۱۷) ہکو کی اپنی بیوی کو چھوڑ کر وہ دوسری سے وادہ کرے وہ دنیا کو تارہ ہر لہرے شخص شریعت کی چھوڑی ہوئی عورت سے بیاہ کرے وہ بھی رتنا کرتا ہے۔

آیت ۱۴- بُرْسَے عِندَ اَمْرِ کے چند حصص سے مثلاً استننا کے حصص، رات سے
 رہنمائی کا اجا سکتا ہے کہ دنیاوی دولت سبکی کا ہونے سے پس مندی سمجھے گئے کہ وہ
 جمع کرنے سے روکے ایک خدا وادانہ اور خدا میں کرتے تھے پس وہ رتائے شوع
 نے سکھا مار کر دیے۔ مال۔ دولت۔ روحانی راہ میں روکاوت کا باعث ہو سکتا ہے تو آپ
 کو شکستوں میں آٹا گیا۔

آیت ۱۵- آدمیوں کی نظریں اللہ۔ دولت انسان کی نظر میں جتنی ہے سب
 خدا نے مردک کر دیا ہے اس طرح سے معنوی راستی خدا کی نگاہ میں کثرت ہے۔
آیت ۱۶- یوحنا آخری ہی تھا اُس کے بعد اہل کی بدستور ہو گئی۔
 ”پھر ایک۔ داخل ہونا ہے۔ اب سے نہ صرف بل ہو د ملکہ سام ملکہ و
 اقوام سے لوگ خدا کی ادا سامت میں داخل ہو سکتے ہیں۔

آیات ۱۷ و ۱۸- شریعت قائم رہتی ہے ملکہ اس سے اصلاحی اور روحانی
 احکام اور بھی صاف ہو جاتے ہیں۔ عربیہ میں طلاق کی اجازت ہے لیکن رتائے شوع نے
 سبک آئے۔ اصل شریعت یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے۔ اہلی ۱۹ و ۲۰۔
 اس کا ادکار نہیں ہو سکتا ہے کہ باقاعدہ طلاق کی اجازت شریعت میں ہے لیکن رتائے
 شوع نے سکھا مار کر اجازت محدودہ بھی اور اصل مطلب۔ ہے کہ طلاق۔ جو
 قرآنی لوگ طلاق دے سکتے ہیں۔ اس کی بنا استنت ۲۴ اسی اور تفسیروں سے
 یہ الصاطرہ ذکر طلاق کو آسان کر دیا تھا سماں آگ کہ چاند رقی کی مابت روات ہے کہ
 اُس نے یہ سکھا یا تھا کہ اگر کسی سے کھانا کھائیے تو سو اُس کو طلاق دے سکتے
 ہیں۔

دولتمند اور لغز کی تمثیل

آیات ۱۹ تا ۳۱

۱۹۔ ایک دولتمند کا حوالہ دیا اور ہمیں پیرے بیسٹا اور سر۔ در خوشی ۲۰ اور
 نشان و شوکت سے دستا تھا۔ ۲۱ اور لقر۔ ہم ایک عرب، شوروں سے بھرا ہوا
 اُن کے دروازہ بڑا لایا تھا۔ ۲۲۔ اُس نے رتائے شوع کی میر جت کر کے ہو۔
 ۲۳۔ اُس نے اسارٹ بھرے ملکہ شے بھی آکر دے کے۔ شور مچاتے تھے۔ ۲۴ اور ۲۵

ہوا کہ وہ غریب مر گیا اور فرمودیں اے اے لے جا کر، ترہم کی ٹود میں شہید دیا اور
دو تہہ بھی مٹا اور دین ٹوا (۲۳) اُس نے عالمِ ارباب کے دو مہاں عذاب میں مستند
جو کر ہی انھیں اُٹھائیں اور تلام کو دوسرے دیکھ اور اُس کی گود میں تعز کو۔

۲۴) اُس نے بیکار کر کہا اسے بابِ ابراہیم پر چڑھ کر کے تعز کو بھیج کہ اسی اُٹھلی کا
سرمائی میں بھاگ کر مہی زبان سے کہے کہ میں اس آگ میں دھپا ہوں ۲۵) تمام

نیکو کماشا یہ ذکر کہ تو ہی مددگی میں ہی اچھی جہز میں لے چکا اور اُسی طرح تعز بری
حزبِ لکن اب وہ مہاں علی ۱۶ ہے اور تو تڑنا ہے۔ (۲۶) ان مہاں کے
سو ہمارے شمارے درمیان یک ٹرنگہ واقع ہے ۱۱ تاکہ جو مہاں سے ہمارے طرف

مارا ناچا میں نہ پاسکے اور نہ کوئی اُٹھ سے ہمارے طرف آ سکے۔ (۲۷) اُس نے کہا میں
اے باپ میں ہری حقت کرنا ہوں کہ تو یہ مہ - باپ کے ٹھیک (۲۸) کیونکہ میرے

پانچ بھائی میں تاکہ وہ اُن کے ساتھ ان باتوں کی گواہی دے۔ اس پر سو کو کہہ بھی اس
عدا کی جگہ میں ہیں ۲۹) ابراہیم نے اُس سے کہا اُن کی میں تمہی اور ماہر ہیں

تو کی اُس ۳۰) اُس نے کہا میں اے باپ ابراہیم ان اگر کوئی مرد میں سے اُن کے
پاس جائے تو وہ نور کر س گئے (۳۱) اُس نے اُس سے کہا کہ جب وہ موتی اور نایل

جی رہے ہوں شہنشاہِ ارباب میں سے کوئی جی بیٹے تو اُس کی بھی رہا میں گئے +
میں قبیل میں لیے شخص کا ذکر بنے جس نے ماہر امت دولت سے دوست پیدا

نہ سکے اور جب وہ اس دنیا سے جاتا رہا تو اہلِ مسکنوں میں اُسے کوئی قبول کرنے والا
نہ تھا بعض مہاں کا ۵۰ ہے کہ رہتا شوع ایک جی ہوئی مات میں ان کے لیے جس سے وہ

واقع ہے اس بڑے کتاب عام ہیج ہے
آیت ۱۹ - دو تہہ کا نام معلوم ہے اس سس وہ اسی زندگی نہ کرتا تھا وہاں خوشوں

اور دُجوئی نڈلوں سے بھری بڑی تھی اُس کی پوشاک میں قیمت بھی اور ہر روز بھگت
رہتا بھی اور ضیافتوں کا کرتی تھیں اس کی کوئی گناہی نہ تھی لیکن بہت سے

فرمایا دئے گئے تھے وہ اُن کی رہا میں ہوئی تھی +
آیت ۲۰ - بھیک مانگنے والے تلام تعز مہاں جگہ ہے۔ تعز کے معنی ہیں

”حصہ میرا دلا رہا ہے“ (مفسرِ ابراہیم) اور چونکہ رہتا شروع ہی نے یہ نام رکھا تھا اس

لئے ہم یہ فیصلہ کر لیا کہ عرب واقعی اسماعیلی تھا اور اُس کی قسمت ایسی
سی تھی۔ یہ وہ خدا پرست تھا۔

دولتدہرہ روز خوشی منانے اور طری شان و شوکت سے صاف منس کر دیا اور
ہر روز لعل و سحر کی ڈال دیا اور پھر وہاں رہا جانا ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
دولتدہرہ کی میری بیٹی اور کچھ دیکھئے۔ دولتدہرہ کا گناہ باپ کی اسی میں بھی
دولتدہرہ کے لکھنے کے لکھنے سے نہیں کہ تھا کہ وہ حضور الزما۔ لکھا۔ لکھا۔ لکھا۔ لکھا۔
پھر ظلم کرنے والا تھا۔ آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ دولتدہرہ پھر پھر پھر پھر پھر
کا کردار تھا۔ اُس کو تینوں کے مال کو اس کرنے والا ہوا اول کو اس نے والا میں
نہا۔ لیکن آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ دولتدہرہ تھا اور اُس کے بھائی ملک ملک ملک ملک
ڈال لیا جس کی مدد میں تھی۔ جب سب لوگ سمجھیں کہ وہ زمین لے کر لے لے لے لے لے
دولتدہرہ سے رہا۔ نہ کام نہیں لیکن اُس وقت اسے حسب حسب سے لوگ غریب
ہیں اور اُن کے پیٹ میں بھرے اور پھر اُن کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

آیت ۲۱: اُس سے آؤ بھی۔ اُس سے کہ یہ لکھئے۔ اُس سے کہ یہ لکھئے۔
چلنے کے لئے رہا۔ لکھئے۔ لکھئے۔ لکھئے۔ لکھئے۔ لکھئے۔ لکھئے۔ لکھئے۔ لکھئے۔
لکھئے۔ لکھئے۔ لکھئے۔ لکھئے۔ لکھئے۔ لکھئے۔ لکھئے۔ لکھئے۔

آیت ۲۲: غریب و فرشتوں سے اُس کی روح کو اچھی جگہ بچا دیا۔ دولتدہرہ
مرتا اور دفن ہوا۔ اب اس دوہوں میں کیسا فرق پیدا ہوا۔ غریب و فرشتوں سے اُس کی روح کو اچھی
دولتدہرہ عذاب اور جہنم میں مبتلا ہے۔ غریب و فرشتوں سے اُس کی روح کو اچھی
میں سے اس کا بارگاہِ باختم ہو گا۔

یاد رہے کہ قرآن و احمد کے متعلق یہ نہیں بتانا کہ وہ مسیح و فرشتوں
میں گئے تھے کیونکہ وہ دونوں عالمِ ارواح میں چلے گئے تھے۔ یہودی ماننے والے کہ عالمِ
ارواح میں شیعوں اور عربوں میں امتیاز کیا جاتا ہے جتنی روز عدالت سے پہلے اُس
میں فرق کیا جاتا ہے۔

آیات ۲۳ و ۲۴: واقعی یہ دولتدہرہ ہوش میں آ گیا تھا۔ لکھئے۔ لکھئے۔ لکھئے۔
کرتا ہے کہ قرآن و احمد کی اُس سے جس جہات میں مدد کی بھی اب اُس کی مدد کے لئے

باب ہفت دہم

زندگی میں ٹھوکریں لٹنا۔ معافی کا حکم

آیات اٹام

۱۔ اھر اُس سے اچھے ساگرداں سے کہنا یہ نفس ہو سکا کہ ٹھوکریں رہیں سنیں اُس سے یہ نفس ہے جس کے وہ عیب سے ٹھکس (۲۱) میں جھوٹوں میں تہ اکتیوٹھ لکھانے کی رشتہ اُس شخص کے بعد معدوم ہونا کر چکی گاریٹ اُس کے گلے میں ٹکا بھانا اور وہ سمندر میں پھینکا جامہ۔ ۳۔ حیردار ہو اگر یہ کھانی نہ کرے تو اُس سے طاعت کر اگر پور کرے تو اُس سے معاف کر۔ ۴۔ اور یہ ایک دن میں صاف دھو کر اگہ کرے درساں فیہ نرسے پاس پھر اگر کہے کہ لوہہ کرنا سوں و اُس سے معاف کر

اس باب کی پہلی دس آیت میں جو شخصیں ہیں مخرجیں نے دو جگہاں بنا کر ان کا سطرہ کہ ہے سیکس جوڑی کے دو مردوں میں زیادہ کردہ تعاقب طر میں آتا۔ اس معلوم ہیں کہ کسی خلاف میں آپ نے یہ کلام ہے کہ اچھا تاکہ آپ خاص طور پر آپ سے ساگرداں سے مخاطب ہوئے مہم عالم دیگر لوگوں نے بھی آپ کا کلام ٹکا ہوگا۔

آیت ۲۱۔ "ٹھوکریں" ایسی چیز یا باتوں جس کے سبب سے آدمی گناہ میں جنس کے جیسے جسمانی طور پر جب وہیں کو شخص ملتی ہے وہ آدمی آسانی سے گر جاتا ہے۔ ٹھوکر کا ہونا کبھی ضروری نہیں مگر اس گناہ بھری اُس میں ٹھوکر ہی خواہ مخواہ نفس کی ایکس کوئی شخص یہ کہنے کہ جب ٹھوکریں گس گئی وہی کوئی اب ہم اس گناہ سے کسی کام نہ لگتو سے کوئی ناچو کر سبھی گناہ میں پھسے تو ہمارے لئے زمین راہ کوگا۔ ترسیل شوق سے فرما ہے کہ اگر چکی کا پاٹے ٹھوکر کھلانے والے شخص کے گلے میں دھج جائے وہاں سے سمندر کی نہ اس لگا جائے تو اُس کے لئے ہی ستر مڑا ہے۔

آیت ۳۴۔ "وہ" لوگوں کو معاف کرنا کھٹہ رکا۔ عت ہو سکتا ہے۔

طاعت کرنا۔ خود رعایا اُنمسل بنے۔ سمجھنے سے سامعہ قطعہ سے طاعت کرنا

ساقی ہوتے پر بعد نہیں، محنت کے ساتھ بغیر فائدہ کے طاقت کو ضروری ہے لیکن اکثر
 اوقات طاقت کرنے سے ہم کو ڈر لگتا ہے کہ لوگ ٹراہ میں سے ورش کی تم سے دشمنی سدا
 ہوگی۔ درحقیقت اسی بات کو دل میں چھپانا مقرر ام ہو اپنے اس سے تم طاقت کرنے
 والے کا بھی نقصان ہوتا ہے اور نشانہ کرنے والے کو بھی فائدہ نہیں سمجھتا۔ نہت سی
 لڑتیاں بھان اور واقف فی زمانہ مسج کے میں حکم کو سنانے سے متا ہوتی ہے ۔
 تسات دفعہ اس کا یہ مطلب میں کہ ہم گئے ہیں اور جب صاف مار بہارا
 دوسرا جاں پہنچا ہمارا نقصان کرے تو کس طرح تک سے لٹے ہو صاف سے
 آگے کو نہیں جس سے نجات میں کر سکے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر آدمی باہر گناہ کر کے اور
 کرے تو ہم پر واجب ہے کہ جو صاف کریں۔ رفتی ۲۰۱۰ میں ۱۰۰ دفعہ معاف کرنے
 کا حکم ہے۔ ان دونوں احکام میں صرف سر کا فقر ہی احیاء دیکھے گا۔

ایمان اور خدمت کی بہت نصیحتیں

آیات ۵ تا ۱۰

۵۔ اس پر رسولوں نے خداوند کہا اور یہ ایمان کو بڑھا ۶۔ خداوند نے کہا کہ اگر
 تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا اور تم میں سوے کے درخت سے گتے کے
 حیرت سے اٹھ کر سمندر میں جاگے تو نہری بات ۔ ۷۔ مگر تم میں سے اس کو ان چتے میں
 کا تو کر بل جو تیرا گلہ بانی کرنا ہو اور جب وہ کھیت سے لے کر وٹس سے لے کر صدقاً
 کر کھانا کھلے مٹھے ۸۔ اور یہ سنکے کہ میرا کھانا تیار کر اور جب کہ میں کھانا میں
 کہ نہ کر کہ میری خدمت میں کے بعد نہ ہو کھانی ۹۔ کما ۱۰ اس نے اس کو
 کا۔ صاف مانگا کہ میں نے ان باتوں کی حق کا محکم ہوا نصیحت کی ۱۱۔ اسی طرح تم بھی جب
 میں یہ باتوں میں کا کہہ کر محکم ہوا نصیحت کر چکو۔ لیو کہ ہم کہنے پر میں جو ہم پر کرنا دوس
 تھا اسی کیا ہے

ان دو نصیحتوں میں کوئی خاص تعلق نہیں۔ پہلی کا تعلق نہ ۱۰ بہادری اور ۱۱ سے
 ہے۔ یہ بھی نہیں معلوم کہ آیات ۵ تا ۱۰ میں رسولوں سے معلوم ہوتا ہے
 کہ کم از کم رسولوں سے علاوہ اور لوگوں سے کہنے کی کو تمس کی اور یہ کہ ایک آیت سے

یہ اعتراض کہ رسولوں میں کسی کے پاس توکر نہ ہوگا خام حیل ہے۔ بعض مانتے ہیں
 مالاہر ہوتا ہے۔ زندگی کے اس سہواہ والے دامنے توکر کئے سزاوار اصل قوم کو صرف
 طریقت اندر اس کو بخشتا اور عقوبت کی وجہ علم ہے کہ مایہ گریھے
 آیت ۵۔ توکر۔ مانتا ہے کہ طریقت و مانتا ہی کے۔ دشمنان شیعہ پانے کے
 سب سے رسولوں نے اپنے اس کی مکی محسوس کی اس پر رسولوں نے انکو

آیت ۶۔ پھر یہ سبیر اسرار بیوتی تہ رانی کا دندہ جو جوشا۔ جو جوشا
 ضرب و متل ممانہ۔ ممانہ ہوتا۔ ٹونانی میں اس ترجمہ ٹھٹھے کے مسائل کسی حد سے
 کے۔ دستور کے خلاف ہیں۔ اس لئے کہ کرے میں کھڑے تھے کہ آیا یوں ہونا چاہیے
 اگر تم میں ایمان ہے۔ "ما حسب اوردوس میں ہے مرحل حلیم ایک ہی ہے کہ
 اگر وہ ایمان ہو تو بڑے بڑے کام ممکن ہو جائیں گے رسولوں سے درخواست کی کہ
 اُن کا ایمان بڑھادیا جائے لیکن خداوند اس بات پر شک کرنے میں کہ ایمان میں
 ذرا سا بھی ایمان ہے۔

آیت ۷۔ انا خفیف سائلین ہے کہ رسول مانتے تھے کہ اُن میں ایمان
 ہے اور رہتا ہے شروع سے اس کے بارہ میں شک ظاہر کیا اور سب لوگوں کو سیکھا تاوانات
 میں کہ یہی اصلی شریعوں پر چھوٹنا تھے چاہتے تھے۔ مانتی یا قرعی ٹونوں کا کباب کر
 مالک مہموی آدمی ہے ایک سی توکر ہے باہر و اندر کے کام کے لئے توکر
 ضرور گھر کا دستور معلوم ہے کہ جب کھیت سے آتا ہے اُس سے میر میریں ڈیڑھ پتے ہیں
 داشتہ پکانے کی طرف نہیں)۔

آیت ۹۔ عوٹہ توکر حکم سے ہیں اور اُن کے مالک خاص طور پر مسکریہ دا
 میں کرتے۔

آیت ۱۰۔ "نکستہ" لفظ زیادہ صحت معلوم ہوتا ہے۔ ٹونانی خط
 AXHREIOI کے معنی یہ ہیں۔ نہ کار بے سود یہاں پہلے معنی ٹھیک نہیں معلوم
 ہوتے۔ کیونکہ اس مثال میں توکر کم، زکم یہاں تک کارآمد ہوئے ہیں کہ ٹھیکوں کی قلیل
 کرتے ہیں لیکن اُن کے مالک کو کوئی خاص فواید حاصل نہ ہوتا خدا کو انہوں کے
 کاموں سے خاص فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ چھاری محبت سے خدا کو اُن کے حق سے

۱۔ ائمہ کو جس بل تک پہنچا دیا۔ یعنی ختم کے موقع کوئی کام نہ سمجھ سکیں یہ ہو سکتا ہے۔
 یعنی جس سے کرنے کا ثواب ہو ممکن نہ کرنے سے کوئی عذاب بھی نہیں ہوتا نہ عذاب

۴۴: ۱۱۱ ملاحظہ ہو

رَبَّنَا الْمَسِيحَ كَا دَسْ كُوْرْ هِيُوں كُو شِفَا دِيْنَا آیات ۱۱ تا ۱۹

۱۰ اور اے ہمارے آسمانوں کے پادشاہ! وہ مسیح کو چاہے تو اسے زندہ کر دے اور ہمیں اس کے لئے جو کر
 چاہیں۔ ۱۱ اور ایک گاؤں میں رہیں جو تھے وہاں دس کوڑھی تھیں کوڑھے ۱۲
 انہوں نے دور کھڑے ہو کر جیسا کہ آواز سے کہتے تھے کہ اے شہنشاہ! اے صاحبِ اہم پر ہم
 کر۔ ۱۳ میں نے تمہیں کہہ کر کہا جیسا کہ اے شہنشاہ! اے شہنشاہ! اے شہنشاہ! اے شہنشاہ! اے شہنشاہ!
 چاہے جاتے تھے آپ صاحبِ مومن تھے۔ ۱۴ یہ ان میں سے ایک ہے کہ کہیں شفا مانگنا
 طے کرنا۔ ۱۵ خدا کی قسم کہ انہوں نے کہا۔ ۱۶ اور تمہارے مل شروع کے باوجود یہ کہیں
 کا شکر کر رہا تھا اور دوسری تھا۔ ۱۷ یہ شروع نے جواب میں کہا کہ دسوں ایک تھا
 نہ ہوئے۔ ۱۸ یہ وہ تو کہاں ہیں؟ ۱۹ کیا اس پر وہی کہ سوا اور نہ کھلے جوڑا کر
 خدا کی بھجور تھے۔ ۲۰ یہ اس سے کہا تھا کہ جیسا کہ تیرے ایمان نے تجھے اچھا کیا ہے۔
 آیت ۱۱ یہ تسمیہ کو۔ ربنا مسیح کے سفر کی منزل مقصود بھی آپ سے
 وہاں نہیں گئے۔ اب تے باب آپ کی شہنشاہت میں ہے کو بھی اور آپ۔ نامہ اور
 شہنشاہ کے بیچ سے یہی دروازہ ہے۔ یہ وہی دروازہ ہے جس سے جہاں تک جیسا
 ہے مسیح کی کوئی مغزہ سرحد۔ یعنی کیونکہ وہ سرحد کی طور پر ہو تو اس میں شامل تھا
 جس میں سالانہ فکس اور زکوٰۃ صحت ہو تو اس کی سرحد بھی شامل کی طرف ہوتا جس
 انہوں کی سرحد ہی بھی معلوم ہوا ہے کہ وہاں شروع میں گشت و گشت کے لئے
 شامل وہ سرحد کی طرف پہنچے گئے تھے اور اب ہر دن کی وادی کی طرف لوٹ
 رہے تھے۔

آیت ۱۲۔ میں کوڑھی تھا۔ ۱۳۔ اے شہنشاہ! اے شہنشاہ! اے شہنشاہ! اے شہنشاہ! اے شہنشاہ!
 رہنے سے جیسا کہ کل کتاب میں ہے جو ایک پر کے نزدیک واقع ہے۔

آیت ۱۳۔ ہ لوگ دُور کھڑے ہوئے کیونکہ شریعت کے موافق وہ گاؤں کے اندر نہیں رہ سکے تھے یا وہ ہے کہ سامری لوگ بھی موسیٰ شریعت کو ملتے تھے۔
اسے صاحب یونانی EPISTATA یعنی کوئی شخص جو انتظام کرتے ہوئے مقرر ہو مثلاً میبلے میں یا سرکس میں۔

آیت ۱۴۔ یسوع نے کاہن کے پاس جانے کا حکم دیا حالانکہ اس کا کل نہیں لے سکا نہ اس مافی ثقی وہ جانے چلا چکے تھے چاہے۔

”کاہنوں“ ہر ایک شخص اس کاہن کے پاس جاتا تھا جو اس کے گاؤں کے نزدیک رہتا تھا اور سامری گزیم پہاڑ کی پہاڑیوں کے پاس سے پاس جانے کو تھا۔

آیت ۱۵۔ ایک ہی نے خدا کی حمد اور یسوع کا شکر یہ ادا کرنا چاہا یہ سامری تھا کیونکہ یہ ہمیں بتاتا ہے کہ وہ آدمی سب یہودی تھے وہ اس میں غیر یہودی بھی ہو سکتے تھے۔

آیات ۱۶ تا ۱۸۔ سوال اس مقام کے لئے اس لئے ملے ملک تعجب کو ظاہر کرنے کے لئے ہیں۔

آیت ۱۹۔ ”تر سے ایمان سے بچھے اچھا کہا ہے“ عیسیٰ ترجمہ ”تر سے ایمان سے بچھے“۔

خدا کی بادشاہی اور ابن آدم کی آمد

آیات ۲۰ تا ۳۷

(۲۰) جب فریسیوں نے اس سے پوچھا کہ خدا کی بادشاہی کب آئے گی؟ تو اس نے جواب میں اس سے کہا کہ خدا کی بادشاہی قہری طور پر آئے گی۔ (۲۱) اور لوگ نہ نہ کہیں گے کہ دیکھو یہاں ہے یا وہاں ہے۔ کیونکہ دیکھو خدا کی بادشاہی تمہارے درمیان ہے۔ (۲۲) اس سے پتا چلا کہ وہاں نہیں گئے کہ تم کو اس آدم کے دلوں میں سے ایک دلوں کو دیکھو اس آدم کو دیکھو اور نہ دیکھو گے۔ (۲۳) اور لوگ تم سے کہیں گے کہ دیکھو وہاں ہے یا وہاں ہے مگر تم چلے نہ جانا۔ اُن کے ساتھ ہو۔ (۲۴) کیونکہ جیسے عیسیٰ اس کی ایک طرف سے گئے کہ دوسری طرف چلتی ہے ویسے ہی اس آدم ہے دلوں میں ظاہر ہوگا۔

۲۵۸) جس پہلے وہ بت کر رہا تھا کہ اٹھائے ۔ میں اندر کے لوگ اُسے روک کر
 ۲۵۹) اور حسبِ توقع سے دونوں میں بڑا تھا اُن کی طرف سے آم کے دوں میں بھی بیجا تھا (۲۵۸)
 روک کر سے جسے بھلا اور اُن میں ساتھ شادی ہوں بھی اُس میں ایک حبِ روح کسی میں
 میں تھا اور طبعاً ہی نے کر سب کو ہاک کیا ۔ درحقیقت اُن کے دونوں میں بڑا تھا کہ
 بوٹ طہنے پتہ درپردہ درجہ کرتے در درجہ رکھنے و گھر نے سے (۲۵۹)
 میں جس دن اُن کو دیکھا ۔ اُن کا گھر تھا ۔ اُن سے اس کے سب کو ہاک
 کیا ۔ ۲۶۰) اُن آدم کے طاس پر سے لے کر دیکھا ۔ ۲۶۱) اُن کو جو کہ بے رحم
 اور اُن کا اصل گھر میں ہو وہ اُس سے کہہ کر اُن کے درسی طرح کو کھینچ میں ہو وہ
 کیسے کہہ لے ۔ ۲۶۱) اُن کی سوی کو یاد رکھو ۔ ۲۶۱) اُن کو کوئی اپنی حال کھانے کی کہیں
 کرے وہ اُن سے کہو ۔ اُن کو کوئی اُس سے کہو کہ وہ اُن کو ۔ ۲۶۱) میں تم سے
 کہتا ہوں کہ اُن رات دعا دی ایک چار بائی رہو نہ ہوں گے ایک سے لیا جائے گا
 اور دوسرے چھوڑ دیا جائے گا ۔ (۲۵) دوسری ایک ساتھ ملتی ہیں ہوں گی ۔ ایک لے
 دی جائے گی اور دوسری چھوڑ دی جائے گی ۔ (۲۶) دعا دی جھٹ میں ہوں گے ایک
 لے لیا جائے گا اور دوسرا چھوڑ دیا جائے گا ۔ (۲۷) اُن سے جواب میں اُن سے کہا
 کہ اُسے خدا پر کیا کہا تھا کہ اُن سے کہہ کہ حال تھا ۔ اُسے کہہ کہ وہ چھوڑ دیا جائے گا
 یہ دونوں سوا ایک کہ خدا کی یاد میں رہیں ۔ اُن کی اُم کی دوسری ایک کہ
 خدا کا نام میں میں ۔ درحقیقت رشتہ یوں فراموش کہ بناتے ہیں کہ خدا کی یاد میں رہیں
 چو گئی ہے در شاگردوں کو کہ آپ کی آمد ثانی کا وقت معلوم نہیں ہو سکے ۔

آیت ۲۸ - فریڈیل کا سوال غیر معقول ہے ۔ حالانکہ وہ رشتہ یوں کے جواب کا
 میں فرض ہے اسطر رکھتے ہیں کہ دیکھیں آپ کیا کہتے ہیں اور اگر وہ اُن کے جواب
 کے فریڈیل کو نشان دہا کہ خدا کی یاد میں رہیں ۔ اُن کی اُم کی دوسری ایک کہ
 وہ دنیاوی اور دینی ماضی کے منظر سے ۔

آیت ۲۹ - تمہارے درمیان ہے ۔ دوں ۔ اور حوٹوں کا جاسکے ۔ حق تم میں
 انہار سے ۔ بد بختی ۔ خدا کہ خدا کی یاد میں رہیں ۔ اُن کے اندر وہ ۔ اُن کی
 شروع کے مخالف ہوتے ہیں ۔ خدا کی یاد میں رہیں ۔ اُن کی یاد میں رہیں ۔ اُن کی یاد میں رہیں ۔

ہو کر موجود تھی سکین فریسیوں نے اُسے نہ پہچانا تھا۔

آیت ۲۲۔ "شاگردوں سے کہا" "میرا کسی موقع پر کیا کسی دوسرے موقع پر میں
طور سے معلوم ہوسکیں شاگردوں سے فریسیوں کو جو جواب دینا ارشاد فرماتے تھے
اُن کو اس موقع پر رادہ لغویہ ہی چاہی تاکہ وہ غلط فہمی سے بچیں۔

"اس آدم کے دنوں میں سے ایک دن" جب یہ تلمیذ اور مسکلات کا سامنا
کر رہے تھے اور لوگ مخالف کریں گے اور سچی تعظیم نہیں گے پس ان دنوں میں
کریں گے کہ رہنا یسوع کی آمد تھی ہو لیکن اُن کی خواہش کے مطابق دوسری آمد کا دن
اور نزدیک نہ کہے گا۔

آیت ۲۳۔ یہاں مضمون مسیحوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے مثلاً یرکلب اس کو کہے
جس نے دوسری صدی عیسوی میں مسیح پر غور ہوئے کا دعویٰ کرنے والوں کے خلاف
شہودین کو ابھارا اور فرائیڈرینج کے بعد شکست کھائی

آیت ۲۴۔ جب واقعی مسیح آئے گا تو یہ بات میں تبصیر ہے۔ پس یہ دعویٰ کرنا جسے
بعض مسیحیت کے بڑے فرسے کرتے ہیں کہ یسوع اب چھپتے غلط جہاں ہے کیونکہ یہ بات
یسوع کے کلام کے عین خلاف ہے جیسے ہم گفت میں لکھا ہے۔
ہر ایک سمجھ اُسے سمجھ گئی

آئے یہ دن ہمارے زمانہ

آیت ۲۵۔ یسوع کی آمدت کی ایک اور بینش گوئی

آیت ۲۶۔ اب رہنا یسوع بتا چکے ہیں کہ شاگردوں کی خواہش کے مطابق
ابن آدم جلد نہ آئے گا۔ (۱) کس طرح سے ابن آدم نہ آئے گا (۲) کس طرح سے اس دم
آئے گا (۳) یہ کب واقع ہوگا۔ وہ اب بتا رہے ہیں کہ آپ کی آمد کے وقت بنی آدم کا کیا حال
ہوگا۔ دیکھو

آیات ۲۷ تا ۳۰۔ عہد متقی کی مثالیں منہ کرتے سے رہن یسوع دکھانے ہیں
کہ یہی آدمی اب ہوگی لوگ اپنے روزمرہ کے کاموں میں مشغول ہوں گے بھی کھانا پینا
اور زندہ رہنے سے غلام کریں گے یعنی یہ ضدی کریں گے مکالمات پھیریں گے اور
دوسرے گواہیں گے تاکہ آپ سے بھی یہ قیابا کہہ سکا کرتا رہے لیکن مہم کاموں سے

سوئے چوئے ابن آدم آئے گا اور دنیا کی عدالت شروع ہوگی۔

آیت ۳۱۔ اُس وقت وہ کام بھی نہ ہونے پائیں گے جس پر قرآن وقت لگا ہے۔
آیت ۳۲۔ ساروں کے دل زمین کی حالی حیران میں رہیں گے۔ میں جیسے ظلم پاک
میں لوٹ کر بیوی کا ذکر ہیجے۔

آیت ۳۳۔ ”جان بچانے کی سس“۔ ”بہا نسوع“ نے کئی بار یہی فرمایا۔ جو
لوگ دُعا دی اور سہلی رنگ بھی لی فکر میں رہے ہیں وہ اپنی بددلی کے لئے سارے
ہوں گے اور ہلاک ہوں گے۔

آیت ۳۴ تا ۳۶۔ (۳۶) وہ سب ستریں شخصوں میں جس جلی سہلا کر رشتا
ایک نے ضرور ارف و فرماں ہوگی۔ ممکن ہے محل تو میں سے کسی طرح نظر ادا ہو گئی
ہو۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ یہ ستریں ۲۳ سے ۴۰ سے مل گئی ہے۔

آیت ۳۷ تا ۴۵۔ اُس روز بھی عدل کے دن مل بھر میں خدا ایک جوڑے
میں ایک کو پہنے گا، اور دوسرے کو جو خدا کے کام کا بہت چھوڑے گا۔ سنن ہی ہوا
طور سے دو اشخاص میں کوئی فرق نہیں پاتا لیکن خدا یہ فرق دیکھتا ہے۔

آیت ۴۶۔ ”یُسوع“ نے سچ سچ اسے سنا گروں کے سواں کا کوئی جواب نہیں
دیا۔ لکن ہو گا ”جہاں“ ہر ایک پڑے گی۔ وہاں ہو گا ”جب“ ابن آدم کی آمد کی
شرائط پوری ہوں گی تو ابن آدم آئے گا۔

باب مشتمل بے انصاف قضی کی تمثیل آیات ۸

۱۔ پھر اُس نے اس فرض سے کہ ہر وقت دعا کرنے رہا اور ہمت نہ ہارنا چاہیے اُن
سے یہ مشن کوئی (۲) کسی ستر میں ایک خاص ہفتہ وہ خدا سے ڈرتا تھا آدمی کی کچھ پرواہ
نہ کرنا تھا۔ (۳) وہ اُسی ستر میں کہ یہ وہی حواس کے پس ”یہ کہہ کر“ ہی کہہ رہا تھا
کہ کہہ دے گا ”وہ“ اُس نے کچھ عرصہ تک نہ دیا تھا لکن اُس سے اس نے یہی کہا

کہ گوشت نہ خدائے ڈرا اور نہ رسول کی کچھ پروا کرنا ہوگا۔ (۵) تو بھی اس لئے کہ یہ
 بیوہ مجھے ملتی ہے میں اس کا نصف کروں گا، البتہ سو کر یہ دیدہ اگر آخر کو میرا مال
 میں دم ہے۔ (۶) خداوند سے کہ مشو یہ لے نصف قاضی کا کیا ہے؟ (۷) پس کہ
 خدا اپنے برتر مرد میں نصف دے کرے گا جو ات دن میں سے فزادہ کرنے میں؟ اور کہ
 وہ اس کے ہارے میں دیر کرے گا؟ اور میں تم سے کہتا ہوں کہ وہ جلد اس کا نصف
 کرے گا۔ تو بھی جب اس آدمی آئے گا تو کیا نہیں برائیاں پالے گا؟

یہ نسل سے جہاد و صف کی تسلسل کی طرح نہ افست کے ذریعہ سے تعلیم نہیں ملتی
 خداوند کے رحمت سے معافی ہے کہ اگر لے نصف قاضی ایک نا آشنا بیوہ کے
 ہمارے نصف کرے پر راضی ہو سکتا ہے۔

تو نصف کرنے والا خدا ہے جیسے ہوئے لوگوں کا نصف کیوں نہ
 جلد کرے گا جو اب دن میں سے درخواست کرتے رہتے ہیں۔

آیت ۱۔ "اُن سے" وہی سامعین ہیں غالباً اُسی موقع پر یہ نیشنل کمیٹی تھی۔
 "ہر وقت دعا کرتے رہنا۔" چاہیے کہ ترجمہ اتنا دور نہیں جتنا ہوتا چاہیے
 "دعا کرتے رہنا اور سخت نہ ہارتا ضروری ہے" یہ ہترا غلط ہیں۔

آیت ۲۔ "قاضی" نہایت یہ شخص تھا بدلت سے لوگ خدا کو واموش کرتے
 ہیں لیکن ان کی کچھ نہ کچھ ہر روز کرتے ہیں نیز یہ قاضی اپنے دل میں بھی قرار کرتا ہے
 کہ میں نہ تو خدا کو ماننا ہوں اور نہ افسانہ کہ؟

آیت ۳۔ "بیوہ" ہے بس۔ لہذا۔ وہ دیکھار کے ایک غریب عورت۔ شاید بیوہ
 کا محلہ لہذا مدنی کوئی بڑا شخص تھا۔ ممکن ہے کہ اس سے قاضی کو رشوت دی ہو کہ وہ
 مقدمہ کی سماعت میں تاخیر کرے یہ بھی ظاہر ہے کہ مقدمہ کے حق و معون بیوہ کی طرف
 تھے نہ کہ مدعی کی طرف۔

آیت ۴۔ ۵۔ آخر کار قاضی تنگ کر نصف کرے مردہ می بوجاء ہے۔

آیت ۶۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ شروع سے رنگ کر مردہ فرمایا اور یہ
 والہ اور بڑھلے جانے۔ "خداوند نے کہا"۔ "بنا شروع نے سامعین کو غور کرنا موقع دیا۔
 آیت ۷۔ "کیا وہ اس کے ہارے میں دیر کرے گا؟" مہتر ترجمہ ہے "اور وہ اس

ربنا امیج کا بچوں کو برکت دینا آیات ۵ تا ۱۵

(۵) پھر لوگ اسے چھوٹے بچوں کو بھی اُس کے پاس لے گئے تاکہ وہ اُن کو چھوئے اور
نیکاروں سے دیکھ کر اُن کو چھو کا (۱۶)۔ اُسے بشور سے بچوں کو اپنے پاس لایا اور کہا کہ بچوں
کو میرے پاس آ سدا اور انہیں منجہ کر دے کیونکہ خدا کی بادشاہی اسوں ہی کی ہے۔ (۱۷)
پس اُن سے منع ہوتا ہے کہ جو کوئی خدا کی بادشاہی دے دے کی طرح قبول نہ کرے وہ اُس میں
ہرگز داخل نہ ہو گا۔

آیت ۱۵ لوگ سمجھتے تھے کہ اگر خدا بشور بچوں کو چھوئے گا تو اُن کو فائدہ حاصل
ہو گا۔ چھوٹے بچے۔ لیکن وہ بچے بہت زیادہ چھوٹے تھے کیونکہ ربنا بشور نے اُن
کو بلانا کھالی دہ کے پاس جانے کے قابل تھے۔

”چھوڑ کا“ ساروں سے مشورہ سمجھا ہو گا کہ بچے اُن کے آقا کا وقت ضائع کرینگے
اور اس میں چھوٹے بچوں کی طرف متوجہ ہونا اُن کی سنان کے سامان نہ بجا ہے۔

”لوگ“ ایک انگریز اور ایک اردو گیب میں ”مائیں“ (MOTHERS) لکھا ہے لیکن
جس وقت میں میں خط ”دک“ ہی لکھا ہے یعنی ماں باب ۔

آیت ۱۶ ”بچوں کو میرے پاس آنے دو“۔ یہ الفاظ اکثر اوقات غلامانوں میں
سے کہے جوت پر کندہ کئے جاتے ہیں۔ یہ عربیوں کو سنا لیکن اس قول کا تیسرا
مے کوئی ہفتی تعلق نہیں ہے ۔

آیات ۱۶ و ۱۷۔ ایسوں ہی کی۔ ہے اُن کے جو لوگ بچوں کی سی طبیعت میں
رکھتے تھے خدا کی بادشاہی میں داخل ہوں گے۔ نیچے لکھتے ہیں جس وقت کہ ”میں“
تو تمہاری فکر میں نہیں رہتے۔ لانا اور سوال کرتے ہیں سداہ لوح دل۔ کہتے ہیں اور خدا
کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لئے ایسا ہی ہونا امر ضروری ہے ۔

دولت میں خطرہ ہے آیات ۱۸ تا ۳۰

۱۸) بھر کسی سردار نے اُس سے یہ سوال کیا کہ تبت تک استاد ہیں ک کڑوں تاکہ
 جیسے کی زندگی کا باعث بنوں۔ (۱۹) یسوع نے اُس سے کہ تو مجھے کیوں تک کہتا ہے
 کوئی تک نہیں تھا ایک بھی خُدا۔ ۲۰ تو تھکوں کو تو چاہتا ہے۔ رادکر۔ یوحنا ذکر حوری
 نہ کر تھوئی کو ابھی نہ دے ۱۷ اپنی اور اس کی مدت کر ۱۸ اُس نے کہا میں نے
 لڑکھیں سے ابی صوبہ بر عمل کیا ہے۔ (۲۲) یسوع نے اُس سے کہ اسی تک تجھے ہیں
 ایک رات کی بھی ہے۔ وہاں تک کہ تیرہوں کو مانٹ دے تجھے آسلیں بر فرزند ملگا
 اور آکر میرے پیچھے ہوئے۔ (۲۳) اُس نے کہہ چلتا تھیں تھو کہو کہ ۱۹ و تبت تھا۔ ۲۴
 یسوع نے اُس کو دیکھ کر کہا کہ دو نمندوں کا خُدا کی بادشاہی میں داخل ہو یا کیسا مشکل ہے
 ۵۵ کہو کہ اُونٹ کا شوئی کے مانگے میں بیکل جانا اس سے کسا ہی ہے کہ دو نمند خُدا کی
 بلوں ہی میں داخل ہو۔ (۲۶) اُنکے دلوں نے کہا تو پھر کون خاتہ ہو سکتا ہے ۲۷ اُس
 نے کہا جو جہان سے سب سے سبک دُعا سے ہو سکتا ہے۔ (۲۸) پھر اس نے کہا دیکھ ہم تو
 اپنا گھر، اور چھوڑ کر تیرے پیچھے ہوتے ہیں۔ ۲۹ اُس نے اُس سے کہ میں اُس سے سچ کہتا
 ہوں کہ اگر اب کوئی نہیں جس نے گھر یا بیوی، یا بھائیوں یا مل، یا بپ یا بچوں کو خُدا کی بادشاہی
 کی خاطر چھوڑ دیا ہو۔ (۳۰) اور اس زمانہ میں کئی گنا زیادہ نہ پائے اور آنے دے عالم میں
 نہ ہو سکتا۔ (۳۱)

سیت ۱۸ غالب کسی مدت خانے کے مزدوروں میں سے ایک تھا۔ جی کی اصل
 میں وہ یاد کر ہے کہ یہ شخص جو ان تھا (۱۹ و ۲۰) مرقس میں گھر کا ذکر نہیں اور رومی کا
 ماں ایسا صاف ہے جس سے ۱۹ اور تو قائل ہے۔ حال میں ہے کہ یہ شخص کسی حد درجہ
 تھا سادہ پس کنبش روم کے لگ بھگ کا تھا کیونکہ جو وہ لہو تیک ہوتے ہیں اُن کو
 بعض اوقات یہ بھی کہتے ہیں۔

”میں کیا کروں؟“ اس شخص نے خیال کیا کہ وہی بڑا کام ہو گا جس کے روم سے
 ایسی۔ اُن نے غور سلک سے اس شخص پر مسمی تیاں کرتے ہیں کہ عمارت کا ایسا طریقہ ہو گا
 اس سے مانگی ہوئی چیز باریک تر درجہ حاصل ہوگی جس سے جمعیت شروع نے دیکھ باکر
 اجڑا چکے تھم کرنے ہی سے نہیں ملتا تھا اچھا سمجھنے ہو لے سے ملتا ہے۔

یہ ایک استاد کا لقب ہونے کا یہ طریقہ ہے یا یہ غیر معمولی بھی ہے مگر جب

بتا ہے جس کہ ختم نامہ میں اس کی کوئی مثال ہی نہیں ہے۔

آیت ۱۹۔ ”تو تجھے کیوں سبک کرتا ہے، اے سردار ساری پسینے والے یاد رکھیں کہ یہ ٹھوکرہ جس سے الکار سوال کے ذریعہ سے ظاہر کیا جاتا ہے خاص اُردو اور ہندی کا ہے۔ یوہانی لاطینی اور انگریزی میں وہی دورہ نہیں ملتا، بلکہ بعض حالات متاثر و ناثر کن اس امر پر نظر آ جاتا ہے۔ اس میں سوال سے الکار کا اشارہ نہا جاتا ہے یہاں سوال اول تو سبب ظاہر کرتا ہے کہ ایسے غیر معمولی الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ دوم اعتراض سے کہ سردار اس سبب سے کیا بوجھ کر یہ سوال لیتا ہے نہ سردار غور کرے کہ کیا کہنا ہے۔ کیا وہ یونانی یہ الفاظ کہہ رہا ہے یا اس کی چھاپہ سی کے اہم اسے ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں یہی کا انک ہی سرچشمہ بنے یعنی خدا۔ سردار کا خیال تھا کہ اگر شراکام بتایا جائے گا تو وہ ضرور انعام دے گا سن خداوند نے جب بتایا تو وہ اُس کا پڑا نہ ٹھاسکا۔

آیت ۲۰۔ اُس کو شریعت کے ماننے والے کا حکم یا خاص کر عیسائی کے مشہور احکام پر عمل کرنے کے لئے۔

آیت ۲۱۔ سردار و مقنن دونوں ہی کرتا ہے کہ وہ ان احکام کو بحسن سے مات چلا گیا ہے اور ریتن یسوع اس کا انکار نہیں کرتے۔

آیت ۲۲۔ اب یسوع کا کام بتاتے ہیں جسے سردار کو انجام دینا چاہیے۔ آپ نے پہچاننا کہ اس شخص کا دل اس کی دولت میں لگا ہے۔ یہ نیک اور خدا ترس ہونا چاہتا ہے۔ لیکن وہی دولت کو ترجیح دیتا ہے۔ اس لئے ریشا یسوع اُس آدمی کو سب کچھ بیچنے کا حکم دیتے ہیں۔ حال تک علم ہے ریشا یسوع نے کسی اور شخص کو یہ حکم نہیں دیا کہ صرف وہ اپنا مال متاع بیچے بلکہ ریتن یسوع کے ساتھ گشتی خدمت میں لگ جائے۔

آیت ۲۳۔ یہ کام سردار مذکور سے نہ ہو سکا اور وہ نہایت غمگین ہو کر واپس سے چلا گیا۔

آیات ۲۴ و ۲۵۔ آدمی سر جھکائے ہوئے چلا جاتا ہے اور ریشا یسوع اُس کو ساتھ اُس کو دیکھ کر فرماتے ہیں کہ ”تو نیک ہے کہ تو منہ نہ دینی بادشاہی میں داخل ہو۔ بلکہ اصل میں اُس کو، لیکن ٹھہرتے ہیں کیونکہ وہ نہ کاسٹوٹی کے مالک ہیں نہ مکمل

جان ممکن نہیں۔ آیت ۲۶؎ کون سخت پاسبان ہے، اکثر آدمی یا دولت رکھتے ہیں یا اسکی تلاش میں ہیں، تیرا نور امت کی کتابوں کے ملازمین کی کتب کے بعض حصوں میں دیکھو، کامیابی اور دولت کی کاہرین ماحول ہے جس سے عظیم متلئے کہ عیسائی ملک پر گئے آیت ۲۷؎ رہتا یسوع سائے ہیں کہ وہی ایٹمی شکل تمام بچ سکتے ہیں کیونکہ نکادوں اُنکی دولت میں زیادہ بھرتا ہے، اُس کے بچے کا، مکان صرف خدا ہی کے فضل پر منحصر ہے، زور ۲۸؎ اور مدد ملے ہو، اُس نے عام کی کراہت کے دو ایک مضامین پر بھی ایٹمی شکل میں حل کرے یا اُنکی طرف اشارہ ہوتا ہے مثلاً جس قدر وہاں دین اور جماعتوں کیلئے دعا ہے وہ یوں شروع کی گئی ہے، اُسے قادر مطلق اور اسی خدا۔ تو یہی بڑے عجیب کام کرتا ہے، درحقیقت خدا وہاں ہیں اور اُن کی جماعتوں کا انتخاب یا ناظر العجب کام ہے +

آیت ۲۸؎۔ بطرس نے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو دولت کی کشتی سے اُٹھنے سے قیادینا ہے :

آیات ۲۹ و ۳۰؎۔ رہتا یسوع سائے ہیں کہ اسی زندگی میں بھی شعا دہ کچھ میں جا یا کرتا ہے، تیرے ایماندار جنہوں نے خدا کی خدمت کے لئے گھریا جھوٹے ہیں گواہی دے ہیں کہ غیر ملک میں خدا کی قربانی سے عموماً نئے دوست اور دیگر مسیحیوں کے ساتھ کی انجام دہی کے لئے انہیں بلایا گیا ہے :

رہتا یسوع کی اذیت کی چوتھی پیشینگوئی

آیات ۳۱ تا ۳۴

۳۱؎۔ پھر اُس نے اُن بارہ کو ساتھ لے کر اُسی سے کہا کہ دیکھو ہم یہ شہر کا حال ہے اور حسی بایں نبیوں کی معرفت لکھی گئی ہیں اس آدم کے حق پر توری یوں کی۔ (۳۲) کیونکہ وہ عبرت قوموں کے لئے کیا جائے گا اور لوگ اُس کو ٹھٹھکیوں میں ڈالیں گے اور میرت کریں گے اور اُس پر ٹھٹھکیں گے۔ (۳۳) اور اُس کو کوڑے ماریں گے اور قتل کریں گے اور وہ تیسرے دن جی اٹھے گا۔ (۳۴) لیکن اُنہوں نے ان میں سے کوئی بات نہ سمجھی اور یہ قول اُن پر پسند نہ آیا اور انہوں نے ان کا طلب اُن کی سمجھ میں نہ آیا :

باب ۱۷ آیت ۲۵ کے بعد میں تیسری پیشینگوئی ہے جلی و صوبہ و ملی میں

آیت ۳۱۔ نہ ساتھ لے کر" یعنی ایک طرف الگ سے جا کر تاکہ جلوت میں ساگرودن سے ہر کوئے۔ یعنی کہ وہاں موت کی پیسیں کوئی ایسوع نے پھیر کے سامنے نہیں کی۔ نہ صرف ساگرودن کے سامنے حالانکہ تاکت سے ٹھکسدا روں کی منتہل میں آپ کی موت کی طرف صاف اشارہ ہے۔ باب ۲۰۔ آیت ۱۵۔

"جہنمی باتیں اخڑ۔ یہ ترجمہ بھی ممکن ہے "جہنمی باتیں میوں کی معرفت ہیں آدم کے جس میں بھی کوئی نہ نہ ثودی موتی گی۔ اس میں چنداں فرق نہیں۔

آیت ۳۲۔ "غیر قوم والوں کے حوالے کیا حد ٹیگا۔ یہ ظاہر ہے کہ یہودیوں کے نزدیک اور مسرور اُسے حوالہ کریں گے۔ ۲۲:۹ میں یہودیوں کے سرداروں کا ذکر زیادہ صفائی سے بیان ماحات ہے مگر ۲۴:۱۰ اور ۲۵:۱۴ میں نہیں۔

آیات ۳۲ و ۳۳۔ ذات میں حملے عزتی شامل ہوئے داں ہتی اُس کا مفصل بیان تیسنگوئی کے طور پر ہے برقص ہونے کا طریقہ میں بتاوا۔

"تیسرے دن جی اٹھیں گے"۔ یہ بتی کے الفاظ میں دن کے بعد "حالانکہ شک میں کہ دونوں محاوروں کا ایک ہی مطلب ہے حسا "دو" میں ایک ہفتہ کے بعد" اور اٹھ روز کے بعد "دونوں محاوروں کا ایک ہی مطلب ہے جسے ہندی اٹھوارا اور اردو ہفتہ کے یکساں ہی معنی ہیں۔

آیت ۳۴۔ یہاں یہ صاف ظہور میں آ گیا ہے کہ رُس رت ایسوع کی موت ویرہ کی تیسنگوئی کو نہیں سمجھ سکتے تھے۔ دیکھو مرقس ۹:۱۰ اور ۱۰:۱۰ یوحنا ۶:۴۰ اور ۶:۴۱۔

یہاں بات سے بھی ظاہر ہے کہ رُس رت کو یعقوب نے و سب ایسوع سے تجارت کا عمدہ مانگا تھا۔ (مرقس ۱۰:۲۵ تا ۳۰)

رُس ایسوع کا ایک اندھے کو بینائی بخشنا

آیات ۳۵ تا ۴۴

۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۲۔ ۱۵۰۳۔ ۱۵۰۴۔ ۱۵۰۵۔ ۱۵۰۶۔ ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۸۔ ۱۵۰۹۔ ۱۵۱۰۔ ۱۵۱۱۔ ۱۵۱۲۔ ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۴۔ ۱۵۱۵۔ ۱۵۱۶۔ ۱۵۱۷۔ ۱۵۱۸۔ ۱۵۱۹۔ ۱۵۲۰۔ ۱۵۲۱۔ ۱۵۲۲۔ ۱۵۲۳۔ ۱۵۲۴۔ ۱۵۲۵۔ ۱۵۲۶۔ ۱۵۲۷۔ ۱۵۲۸۔ ۱۵۲۹۔ ۱۵۳۰۔ ۱۵۳۱۔ ۱۵۳۲۔ ۱۵۳۳۔ ۱۵۳۴۔ ۱۵۳۵۔ ۱۵۳۶۔ ۱۵۳۷۔ ۱۵۳۸۔ ۱۵۳۹۔ ۱۵۴۰۔ ۱۵۴۱۔ ۱۵۴۲۔ ۱۵۴۳۔ ۱۵۴۴۔ ۱۵۴۵۔ ۱۵۴۶۔ ۱۵۴۷۔ ۱۵۴۸۔ ۱۵۴۹۔ ۱۵۵۰۔ ۱۵۵۱۔ ۱۵۵۲۔ ۱۵۵۳۔ ۱۵۵۴۔ ۱۵۵۵۔ ۱۵۵۶۔ ۱۵۵۷۔ ۱۵۵۸۔ ۱۵۵۹۔ ۱۵۶۰۔ ۱۵۶۱۔ ۱۵۶۲۔ ۱۵۶۳۔ ۱۵۶۴۔ ۱۵۶۵۔ ۱۵۶۶۔ ۱۵۶۷۔ ۱۵۶۸۔ ۱۵۶۹۔ ۱۵۷۰۔ ۱۵۷۱۔ ۱۵۷۲۔ ۱۵۷۳۔ ۱۵۷۴۔ ۱۵۷۵۔ ۱۵۷۶۔ ۱۵۷۷۔ ۱۵۷۸۔ ۱۵۷۹۔ ۱۵۸۰۔ ۱۵۸۱۔ ۱۵۸۲۔ ۱۵۸۳۔ ۱۵۸۴۔ ۱۵۸۵۔ ۱۵۸۶۔ ۱۵۸۷۔ ۱۵۸۸۔ ۱۵۸۹۔ ۱۵۹۰۔ ۱۵۹۱۔ ۱۵۹۲۔ ۱۵۹۳۔ ۱۵۹۴۔ ۱۵۹۵۔ ۱۵۹۶۔ ۱۵۹۷۔ ۱۵۹۸۔ ۱۵۹۹۔ ۱۶۰۰۔ ۱۶۰۱۔ ۱۶۰۲۔ ۱۶۰۳۔ ۱۶۰۴۔ ۱۶۰۵۔ ۱۶۰۶۔ ۱۶۰۷۔ ۱۶۰۸۔ ۱۶۰۹۔ ۱۶۱۰۔ ۱۶۱۱۔ ۱۶۱۲۔ ۱۶۱۳۔ ۱۶۱۴۔ ۱۶۱۵۔ ۱۶۱۶۔ ۱۶۱۷۔ ۱۶۱۸۔ ۱۶۱۹۔ ۱۶۲۰۔ ۱۶۲۱۔ ۱۶۲۲۔ ۱۶۲۳۔ ۱۶۲۴۔ ۱۶۲۵۔ ۱۶۲۶۔ ۱۶۲۷۔ ۱۶۲۸۔ ۱۶۲۹۔ ۱۶۳۰۔ ۱۶۳۱۔ ۱۶۳۲۔ ۱۶۳۳۔ ۱۶۳۴۔ ۱۶۳۵۔ ۱۶۳۶۔ ۱۶۳۷۔ ۱۶۳۸۔ ۱۶۳۹۔ ۱۶۴۰۔ ۱۶۴۱۔ ۱۶۴۲۔ ۱۶۴۳۔ ۱۶۴۴۔ ۱۶۴۵۔ ۱۶۴۶۔ ۱۶۴۷۔ ۱۶۴۸۔ ۱۶۴۹۔ ۱۶۵۰۔ ۱۶۵۱۔ ۱۶۵۲۔ ۱۶۵۳۔ ۱۶۵۴۔ ۱۶۵۵۔ ۱۶۵۶۔ ۱۶۵۷۔ ۱۶۵۸۔ ۱۶۵۹۔ ۱۶۶۰۔ ۱۶۶۱۔ ۱۶۶۲۔ ۱۶۶۳۔ ۱۶۶۴۔ ۱۶۶۵۔ ۱۶۶۶۔ ۱۶۶۷۔ ۱۶۶۸۔ ۱۶۶۹۔ ۱۶۷۰۔ ۱۶۷۱۔ ۱۶۷۲۔ ۱۶۷۳۔ ۱۶۷۴۔ ۱۶۷۵۔ ۱۶۷۶۔ ۱۶۷۷۔ ۱۶۷۸۔ ۱۶۷۹۔ ۱۶۸۰۔ ۱۶۸۱۔ ۱۶۸۲۔ ۱۶۸۳۔ ۱۶۸۴۔ ۱۶۸۵۔ ۱۶۸۶۔ ۱۶۸۷۔ ۱۶۸۸۔ ۱۶۸۹۔ ۱۶۹۰۔ ۱۶۹۱۔ ۱۶۹۲۔ ۱۶۹۳۔ ۱۶۹۴۔ ۱۶۹۵۔ ۱۶۹۶۔ ۱۶۹۷۔ ۱۶۹۸۔ ۱۶۹۹۔ ۱۷۰۰۔ ۱۷۰۱۔ ۱۷۰۲۔ ۱۷۰۳۔ ۱۷۰۴۔ ۱۷۰۵۔ ۱۷۰۶۔ ۱۷۰۷۔ ۱۷۰۸۔ ۱۷۰۹۔ ۱۷۱۰۔ ۱۷۱۱۔ ۱۷۱۲۔ ۱۷۱۳۔ ۱۷۱۴۔ ۱۷۱۵۔ ۱۷۱۶۔ ۱۷۱۷۔ ۱۷۱۸۔ ۱۷۱۹۔ ۱۷۲۰۔ ۱۷۲۱۔ ۱۷۲۲۔ ۱۷۲۳۔ ۱۷۲۴۔ ۱۷۲۵۔ ۱۷۲۶۔ ۱۷۲۷۔ ۱۷۲۸۔ ۱۷۲۹۔ ۱۷۳۰۔ ۱۷۳۱۔ ۱۷۳۲۔ ۱۷۳۳۔ ۱۷۳۴۔ ۱۷۳۵۔ ۱۷۳۶۔ ۱۷۳۷۔ ۱۷۳۸۔ ۱۷۳۹۔ ۱۷۴۰۔ ۱۷۴۱۔ ۱۷۴۲۔ ۱۷۴۳۔ ۱۷۴۴۔ ۱۷۴۵۔ ۱۷۴۶۔ ۱۷۴۷۔ ۱۷۴۸۔ ۱۷۴۹۔ ۱۷۵۰۔ ۱۷۵۱۔ ۱۷۵۲۔ ۱۷۵۳۔ ۱۷۵۴۔ ۱۷۵۵۔ ۱۷۵۶۔ ۱۷۵۷۔ ۱۷۵۸۔ ۱۷۵۹۔ ۱۷۶۰۔ ۱۷۶۱۔ ۱۷۶۲۔ ۱۷۶۳۔ ۱۷۶۴۔ ۱۷۶۵۔ ۱۷۶۶۔ ۱۷۶۷۔ ۱۷۶۸۔ ۱۷۶۹۔ ۱۷۷۰۔ ۱۷۷۱۔ ۱۷۷۲۔ ۱۷۷۳۔ ۱۷۷۴۔ ۱۷۷۵۔ ۱۷۷۶۔ ۱۷۷۷۔ ۱۷۷۸۔ ۱۷۷۹۔ ۱۷۸۰۔ ۱۷۸۱۔ ۱۷۸۲۔ ۱۷۸۳۔ ۱۷۸۴۔ ۱۷۸۵۔ ۱۷۸۶۔ ۱۷۸۷۔ ۱۷۸۸۔ ۱۷۸۹۔ ۱۷۹۰۔ ۱۷۹۱۔ ۱۷۹۲۔ ۱۷۹۳۔ ۱۷۹۴۔ ۱۷۹۵۔ ۱۷۹۶۔ ۱۷۹۷۔ ۱۷۹۸۔ ۱۷۹۹۔ ۱۸۰۰۔ ۱۸۰۱۔ ۱۸۰۲۔ ۱۸۰۳۔ ۱۸۰۴۔ ۱۸۰۵۔ ۱۸۰۶۔ ۱۸۰۷۔ ۱۸۰۸۔ ۱۸۰۹۔ ۱۸۱۰۔ ۱۸۱۱۔ ۱۸۱۲۔ ۱۸۱۳۔ ۱۸۱۴۔ ۱۸۱۵۔ ۱۸۱۶۔ ۱۸۱۷۔ ۱۸۱۸۔ ۱۸۱۹۔ ۱۸۲۰۔ ۱۸۲۱۔ ۱۸۲۲۔ ۱۸۲۳۔ ۱۸۲۴۔ ۱۸۲۵۔ ۱۸۲۶۔ ۱۸۲۷۔ ۱۸۲۸۔ ۱۸۲۹۔ ۱۸۳۰۔ ۱۸۳۱۔ ۱۸۳۲۔ ۱۸۳۳۔ ۱۸۳۴۔ ۱۸۳۵۔ ۱۸۳۶۔ ۱۸۳۷۔ ۱۸۳۸۔ ۱۸۳۹۔ ۱۸۴۰۔ ۱۸۴۱۔ ۱۸۴۲۔ ۱۸۴۳۔ ۱۸۴۴۔ ۱۸۴۵۔ ۱۸۴۶۔ ۱۸۴۷۔ ۱۸۴۸۔ ۱۸۴۹۔ ۱۸۵۰۔ ۱۸۵۱۔ ۱۸۵۲۔ ۱۸۵۳۔ ۱۸۵۴۔ ۱۸۵۵۔ ۱۸۵۶۔ ۱۸۵۷۔ ۱۸۵۸۔ ۱۸۵۹۔ ۱۸۶۰۔ ۱۸۶۱۔ ۱۸۶۲۔ ۱۸۶۳۔ ۱۸۶۴۔ ۱۸۶۵۔ ۱۸۶۶۔ ۱۸۶۷۔ ۱۸۶۸۔ ۱۸۶۹۔ ۱۸۷۰۔ ۱۸۷۱۔ ۱۸۷۲۔ ۱۸۷۳۔ ۱۸۷۴۔ ۱۸۷۵۔ ۱۸۷۶۔ ۱۸۷۷۔ ۱۸۷۸۔ ۱۸۷۹۔ ۱۸۸۰۔ ۱۸۸۱۔ ۱۸۸۲۔ ۱۸۸۳۔ ۱۸۸۴۔ ۱۸۸۵۔ ۱۸۸۶۔ ۱۸۸۷۔ ۱۸۸۸۔ ۱۸۸۹۔ ۱۸۹۰۔ ۱۸۹۱۔ ۱۸۹۲۔ ۱۸۹۳۔ ۱۸۹۴۔ ۱۸۹۵۔ ۱۸۹۶۔ ۱۸۹۷۔ ۱۸۹۸۔ ۱۸۹۹۔ ۱۹۰۰۔ ۱۹۰۱۔ ۱۹۰۲۔ ۱۹۰۳۔ ۱۹۰۴۔ ۱۹۰۵۔ ۱۹۰۶۔ ۱۹۰۷۔ ۱۹۰۸۔ ۱۹۰۹۔ ۱۹۱۰۔ ۱۹۱۱۔ ۱۹۱۲۔ ۱۹۱۳۔ ۱۹۱۴۔ ۱۹۱۵۔ ۱۹۱۶۔ ۱۹۱۷۔ ۱۹۱۸۔ ۱۹۱۹۔ ۱۹۲۰۔ ۱۹۲۱۔ ۱۹۲۲۔ ۱۹۲۳۔ ۱۹۲۴۔ ۱۹۲۵۔ ۱۹۲۶۔ ۱۹۲۷۔ ۱۹۲۸۔ ۱۹۲۹۔ ۱۹۳۰۔ ۱۹۳۱۔ ۱۹۳۲۔ ۱۹۳۳۔ ۱۹۳۴۔ ۱۹۳۵۔ ۱۹۳۶۔ ۱۹۳۷۔ ۱۹۳۸۔ ۱۹۳۹۔ ۱۹۴۰۔ ۱۹۴۱۔ ۱۹۴۲۔ ۱۹۴۳۔ ۱۹۴۴۔ ۱۹۴۵۔ ۱۹۴۶۔ ۱۹۴۷۔ ۱۹۴۸۔ ۱۹۴۹۔ ۱۹۵۰۔ ۱۹۵۱۔ ۱۹۵۲۔ ۱۹۵۳۔ ۱۹۵۴۔ ۱۹۵۵۔ ۱۹۵۶۔ ۱۹۵۷۔ ۱۹۵۸۔ ۱۹۵۹۔ ۱۹۶۰۔ ۱۹۶۱۔ ۱۹۶۲۔ ۱۹۶۳۔ ۱۹۶۴۔ ۱۹۶۵۔ ۱۹۶۶۔ ۱۹۶۷۔ ۱۹۶۸۔ ۱۹۶۹۔ ۱۹۷۰۔ ۱۹۷۱۔ ۱۹۷۲۔ ۱۹۷۳۔ ۱۹۷۴۔ ۱۹۷۵۔ ۱۹۷۶۔ ۱۹۷۷۔ ۱۹۷۸۔ ۱۹۷۹۔ ۱۹۸۰۔ ۱۹۸۱۔ ۱۹۸۲۔ ۱۹۸۳۔ ۱۹۸۴۔ ۱۹۸۵۔ ۱۹۸۶۔ ۱۹۸۷۔ ۱۹۸۸۔ ۱۹۸۹۔ ۱۹۹۰۔ ۱۹۹۱۔ ۱۹۹۲۔ ۱۹۹۳۔ ۱۹۹۴۔ ۱۹۹۵۔ ۱۹۹۶۔ ۱۹۹۷۔ ۱۹۹۸۔ ۱۹۹۹۔ ۲۰۰۰۔ ۲۰۰۱۔ ۲۰۰۲۔ ۲۰۰۳۔ ۲۰۰۴۔ ۲۰۰۵۔ ۲۰۰۶۔ ۲۰۰۷۔ ۲۰۰۸۔ ۲۰۰۹۔ ۲۰۱۰۔ ۲۰۱۱۔ ۲۰۱۲۔ ۲۰۱۳۔ ۲۰۱۴۔ ۲۰۱۵۔ ۲۰۱۶۔ ۲۰۱۷۔ ۲۰۱۸۔ ۲۰۱۹۔ ۲۰۲۰۔ ۲۰۲۱۔ ۲۰۲۲۔ ۲۰۲۳۔ ۲۰۲۴۔ ۲۰۲۵۔ ۲۰۲۶۔ ۲۰۲۷۔ ۲۰۲۸۔ ۲۰۲۹۔ ۲۰۳۰۔ ۲۰۳۱۔ ۲۰۳۲۔ ۲۰۳۳۔ ۲۰۳۴۔ ۲۰۳۵۔ ۲۰۳۶۔ ۲۰۳۷۔ ۲۰۳۸۔ ۲۰۳۹۔ ۲۰۴۰۔ ۲۰۴۱۔ ۲۰۴۲۔ ۲۰۴۳۔ ۲۰۴۴۔ ۲۰۴۵۔ ۲۰۴۶۔ ۲۰۴۷۔ ۲۰۴۸۔ ۲۰۴۹۔ ۲۰۵۰۔ ۲۰۵۱۔ ۲۰۵۲۔ ۲۰۵۳۔ ۲۰۵۴۔ ۲۰۵۵۔ ۲۰۵۶۔ ۲۰۵۷۔ ۲۰۵۸۔ ۲۰۵۹۔ ۲۰۶۰۔ ۲۰۶۱۔ ۲۰۶۲۔ ۲۰۶۳۔ ۲۰۶۴۔ ۲۰۶۵۔ ۲۰۶۶۔ ۲۰۶۷۔ ۲۰۶۸۔ ۲۰۶۹۔ ۲۰۷۰۔ ۲۰۷۱۔ ۲۰۷۲۔ ۲۰۷۳۔ ۲۰۷۴۔ ۲۰۷۵۔ ۲۰۷۶۔ ۲۰۷۷۔ ۲۰۷۸۔ ۲۰۷۹۔ ۲۰۸۰۔ ۲۰۸۱۔ ۲۰۸۲۔ ۲۰۸۳۔ ۲۰۸۴۔ ۲۰۸۵۔ ۲۰۸۶۔ ۲۰۸۷۔ ۲۰۸۸۔ ۲۰۸۹۔ ۲۰۹۰۔ ۲۰۹۱۔ ۲۰۹۲۔ ۲۰۹۳۔ ۲۰۹۴۔ ۲۰۹۵۔ ۲۰۹۶۔ ۲۰۹۷۔ ۲۰۹۸۔ ۲۰۹۹۔ ۲۱۰۰۔ ۲۱۰۱۔ ۲۱۰۲۔ ۲۱۰۳۔ ۲۱۰۴۔ ۲۱۰۵۔ ۲۱۰۶۔ ۲۱۰۷۔ ۲۱۰۸۔ ۲۱۰۹۔ ۲۱۱۰۔ ۲۱۱۱۔ ۲۱۱۲۔ ۲۱۱۳۔ ۲۱۱۴۔ ۲۱۱۵۔ ۲۱۱۶۔ ۲۱۱۷۔ ۲۱۱۸۔ ۲۱۱۹۔ ۲۱۲۰۔ ۲۱۲۱۔ ۲۱۲۲۔ ۲۱۲۳۔ ۲۱۲۴۔ ۲۱۲۵۔ ۲۱۲۶۔ ۲۱۲۷۔ ۲۱۲۸۔ ۲۱۲۹۔ ۲۱۳۰۔ ۲۱۳۱۔ ۲۱۳۲۔ ۲۱۳۳۔ ۲۱۳۴۔ ۲۱۳۵۔ ۲۱۳۶۔ ۲۱۳۷۔ ۲۱۳۸۔ ۲۱۳۹۔ ۲۱۴۰۔ ۲۱۴۱۔ ۲۱۴۲۔ ۲۱۴۳۔ ۲۱۴۴۔ ۲۱۴۵۔ ۲۱۴۶۔ ۲۱۴۷۔ ۲۱۴۸۔ ۲۱۴۹۔ ۲۱۵۰۔ ۲۱۵۱۔ ۲۱۵۲۔ ۲۱۵۳۔ ۲۱۵۴۔ ۲۱۵۵۔ ۲۱۵۶۔ ۲۱۵۷۔ ۲۱۵۸۔ ۲۱۵۹۔ ۲۱۶۰۔ ۲۱۶۱۔ ۲۱۶۲۔ ۲۱۶۳۔ ۲۱۶۴۔ ۲۱۶۵۔ ۲۱۶۶۔ ۲۱۶۷۔ ۲۱۶۸۔ ۲۱۶۹۔ ۲۱۷۰۔ ۲۱۷۱۔ ۲۱۷۲۔ ۲۱۷۳۔ ۲۱۷۴۔ ۲۱۷۵۔ ۲۱۷۶۔ ۲۱۷۷۔ ۲۱۷۸۔ ۲۱۷۹۔ ۲۱۸۰۔ ۲۱۸۱۔ ۲۱۸۲۔ ۲۱۸۳۔ ۲۱۸۴۔ ۲۱۸۵۔ ۲۱۸۶۔ ۲۱۸۷۔ ۲۱۸۸۔ ۲۱۸۹۔ ۲۱۹۰۔ ۲۱۹۱۔ ۲۱۹۲۔ ۲۱۹۳۔ ۲۱۹۴۔ ۲۱۹۵۔ ۲۱۹۶۔ ۲۱۹۷۔ ۲۱۹۸۔ ۲۱۹۹۔ ۲۲۰۰۔ ۲۲۰۱۔ ۲۲۰۲۔ ۲۲۰۳۔ ۲۲۰۴۔ ۲۲۰۵۔ ۲۲۰۶۔ ۲۲۰۷۔ ۲۲۰۸۔ ۲۲۰۹۔ ۲۲۱۰۔ ۲۲۱۱۔ ۲۲۱۲۔ ۲۲۱۳۔ ۲۲۱۴۔ ۲۲۱۵۔ ۲۲۱۶۔ ۲۲۱۷۔ ۲۲۱۸۔ ۲۲۱۹۔ ۲۲۲۰۔ ۲۲۲۱۔ ۲۲۲۲۔ ۲۲۲۳۔ ۲۲۲۴۔ ۲۲۲۵۔ ۲۲۲۶۔ ۲۲۲۷۔ ۲۲۲۸۔ ۲۲۲۹۔ ۲۲۳۰۔ ۲۲۳۱۔ ۲۲۳۲۔ ۲۲۳۳۔ ۲۲۳۴۔ ۲۲۳۵۔ ۲۲۳۶۔ ۲۲۳۷۔ ۲۲۳۸۔ ۲۲۳۹۔ ۲۲۴۰۔ ۲۲۴۱۔ ۲۲۴۲۔ ۲۲۴۳۔ ۲۲۴۴۔ ۲۲۴۵۔ ۲۲۴۶۔ ۲۲۴۷۔ ۲۲۴۸۔ ۲۲۴۹۔ ۲۲۵۰۔ ۲۲۵۱۔ ۲۲۵۲۔ ۲۲۵۳۔ ۲۲۵۴۔ ۲۲۵۵۔ ۲۲۵۶۔ ۲۲۵۷۔ ۲۲۵۸۔ ۲۲۵۹۔ ۲۲۶۰۔ ۲۲۶۱۔ ۲۲۶۲۔ ۲۲۶۳۔ ۲۲۶۴۔ ۲۲۶۵۔ ۲۲۶۶۔ ۲۲۶۷۔ ۲۲۶۸۔ ۲۲۶۹۔ ۲۲۷۰۔ ۲۲۷۱۔ ۲۲۷۲۔ ۲۲۷۳۔ ۲۲۷۴۔ ۲۲۷۵۔ ۲۲۷۶۔ ۲۲۷۷۔ ۲۲۷۸۔ ۲۲۷۹۔ ۲۲۸۰۔ ۲۲۸۱۔ ۲۲۸۲۔ ۲۲۸۳۔ ۲۲۸۴۔ ۲۲۸۵۔ ۲۲۸۶۔ ۲۲۸۷۔ ۲۲۸۸۔ ۲۲۸۹۔ ۲۲۹۰۔ ۲۲۹۱۔ ۲۲۹۲۔ ۲۲۹۳۔ ۲۲۹۴۔ ۲۲۹۵۔ ۲۲۹۶۔ ۲۲۹۷۔ ۲۲۹۸۔ ۲۲۹۹۔ ۲۳۰۰۔ ۲۳۰۱۔ ۲۳۰۲۔ ۲۳۰۳۔ ۲۳۰۴۔ ۲۳۰۵۔ ۲۳۰۶۔ ۲۳۰۷۔ ۲۳۰۸۔ ۲۳۰۹۔ ۲۳۱۰۔ ۲۳۱۱۔ ۲۳۱۲۔ ۲۳۱۳۔ ۲۳۱۴۔ ۲۳۱۵۔ ۲۳۱۶۔ ۲۳۱۷۔ ۲۳۱۸۔ ۲۳۱۹۔ ۲۳۲۰۔ ۲۳۲۱۔ ۲۳۲۲۔ ۲۳۲۳۔ ۲۳۲۴۔ ۲۳۲۵۔ ۲۳۲۶۔ ۲۳۲۷۔ ۲۳۲۸۔ ۲۳۲۹۔ ۲۳۳۰۔ ۲۳۳۱۔ ۲۳۳۲۔ ۲۳۳۳۔ ۲۳۳۴۔ ۲۳۳۵۔ ۲۳۳۶۔ ۲۳۳۷۔ ۲۳۳۸۔ ۲۳۳۹۔ ۲۳۴۰۔ ۲۳۴۱۔ ۲۳۴۲۔ ۲۳۴۳۔ ۲۳۴۴۔ ۲۳۴۵۔ ۲۳۴۶۔ ۲۳۴۷۔ ۲۳۴۸۔ ۲۳۴۹۔ ۲۳۵۰۔ ۲۳۵۱۔ ۲۳۵۲۔ ۲۳۵۳۔ ۲۳۵۴۔ ۲۳۵۵۔ ۲۳۵۶۔ ۲۳۵۷۔ ۲۳۵۸۔ ۲۳۵۹۔ ۲۳۶۰۔ ۲۳۶۱۔ ۲۳۶۲۔ ۲۳۶۳۔ ۲۳۶۴۔ ۲۳۶۵۔ ۲۳۶۶۔ ۲۳۶۷۔ ۲۳۶۸۔ ۲۳۶۹۔ ۲۳۷۰۔ ۲۳۷۱۔ ۲۳۷۲۔ ۲۳۷۳۔ ۲۳۷۴۔ ۲۳۷۵۔ ۲۳۷۶۔ ۲۳۷۷۔ ۲۳۷۸۔ ۲۳۷۹۔ ۲۳۸۰۔ ۲۳۸۱۔ ۲۳۸۲۔ ۲۳۸۳۔ ۲۳۸۴۔ ۲۳۸۵۔ ۲۳۸۶۔ ۲۳۸۷۔ ۲۳۸۸۔ ۲۳۸۹۔ ۲۳۹۰۔ ۲۳۹۱۔ ۲۳۹۲۔ ۲۳۹۳۔ ۲۳۹۴۔ ۲۳۹۵۔ ۲۳۹۶۔ ۲۳۹۷۔ ۲۳۹۸۔ ۲۳۹۹۔ ۲۴۰۰۔ ۲۴۰۱۔ ۲۴۰۲۔ ۲۴۰۳۔ ۲۴۰۴۔ ۲۴۰۵۔ ۲۴۰۶۔ ۲۴۰۷۔ ۲۴۰۸۔ ۲۴۰۹۔ ۲۴۱۰۔ ۲۴۱۱۔ ۲۴۱۲۔ ۲۴۱۳۔ ۲۴۱۴۔ ۲۴۱۵۔ ۲۴۱۶۔ ۲۴۱۷۔ ۲۴۱۸۔ ۲۴۱۹۔ ۲۴۲۰۔ ۲۴۲۱۔ ۲۴۲۲۔ ۲۴۲۳۔ ۲۴۲۴۔ ۲۴۲۵۔ ۲۴۲۶۔ ۲۴۲۷۔ ۲۴۲۸۔ ۲۴۲۹۔ ۲۴۳۰۔ ۲۴۳۱۔ ۲۴۳۲۔ ۲۴۳۳۔ ۲۴۳۴۔ ۲۴۳۵۔ ۲۴۳۶۔ ۲۴۳۷۔ ۲۴۳۸۔ ۲۴۳۹۔ ۲۴۴۰۔ ۲۴۴۱۔ ۲۴۴۲۔ ۲۴۴۳۔ ۲۴۴۴۔ ۲۴۴۵۔ ۲۴۴۶۔ ۲۴۴۷۔ ۲۴۴۸۔ ۲۴۴۹۔ ۲۴۵۰۔ ۲۴۵۱۔ ۲۴۵۲۔ ۲۴۵۳۔ ۲۴۵۴۔ ۲۴۵۵۔ ۲۴۵۶۔ ۲۴۵۷۔ ۲۴۵۸۔ ۲۴۵۹۔ ۲۴۶۰۔ ۲۴۶۱۔ ۲۴۶۲۔ ۲۴۶۳۔ ۲۴۶۴۔ ۲۴۶۵۔ ۲۴۶۶۔ ۲۴۶۷۔ ۲۴۶۸۔ ۲۴۶۹۔ ۲۴۷۰۔ ۲۴۷۱۔ ۲۴۷۲۔ ۲۴۷۳۔ ۲۴۷۴۔ ۲۴۷۵۔ ۲۴۷۶۔ ۲۴۷۷۔ ۲۴۷۸۔ ۲۴۷۹۔ ۲۴۸۰۔ ۲۴۸۱۔ ۲۴۸۲۔ ۲۴۸۳۔ ۲۴۸۴۔ ۲۴۸۵۔ ۲۴۸۶۔ ۲۴۸۷۔ ۲۴۸۸۔ ۲۴۸۹۔ ۲۴۹۰۔ ۲۴۹۱۔ ۲۴۹

کلام کے مصطلقات پر درودیا اٹھوئی طور سے غلط نظر رہے۔
 ”ابن داؤد“ یہ خطاب یا لقب خطرناک تھا کیونکہ یہودیوں کی بادشاہی کا عویدار
 داؤد کی نسل سے ہوتا لاتی تھا اور اس کا دعویٰ اسی لقب پر مبنی تھا۔
 ”توفا کا بیابا“ بہت مختصر ہے۔ اس کا مفاد مرقس کے یہاں سے کیا جائے گا تو
 یہ بات فوراً ظاہر ہوگی۔ مرقس ۱: ۲۴ سے ۵۲ تک شاید اسی اخص کے سبب سے
 ”معرے“ کے مقام میں مرقس آگیا ہے کسی شخص کا خیال ہے کہ ”توفا“ کے بیان انوں کو
 اسی زبان میں تھا اور چونکہ مرقس کے بھائی کے لئے کوئی راجی لفظ استعمال ہوا تھا
 جس کا مطلب امر جاننے کی جگہ ہو سکتا تھا۔ مثلاً عربی میں مدخل کے لفظی معنی اندر
 جانے کی جگہ ہے۔ یہاں تک کا بھی مطلب ہے ”بالا“ توفا راجی زبان سے خوب
 واقع نہ تھا۔

باب نواز دہم

سے زکائی کی توبہ

آیت اتنا

۱۲: ۱ اور زکائی زکائی ۱۰: ۱ ایک روحی توبہ جو
 محض بیس رہا تھا۔ (۱۲: ۱) وہ شمع کو دیکھنے کی کوشش کیا تھا کہ
 کون سا ہے جس کے گھر کے سب سے دیرینہ دوست تھا۔ اس سے کہیں کا نہ جھوٹا تھا۔ (۱۳)
 پس ”تو“ دیکھنے سے لے کر ”وہ“ ایک گویہ گویہ ہو گیا کہ ”تو“ اسی راہ سے جاتا
 تھا۔ وہ بیس شمع اس جگہ پہنچا۔ اور رکاوٹ کے اس سے کہ اے ”تو“ جلد نہ کہو کہ
 ”ج“ مجھے تیرے گھر سے دیر سے ۱۲: ۱ وہ جلد نہ کہو کہ ”تو“ جلد نہ کہو کہ ”تو“
 جلد نہ کہو کہ ”تو“ جلد نہ کہو کہ ”تو“ جلد نہ کہو کہ ”تو“ جلد نہ کہو کہ ”تو“
 اور زکائی سے کہو کہ ”تو“ جلد نہ کہو کہ ”تو“ جلد نہ کہو کہ ”تو“ جلد نہ کہو کہ ”تو“
 کو دوسرا ہوں اور اگر کسی کا بھائی سے سوا ہے تو اس کو جگہ داکر ہوں۔ ۱۲: ۱

۱۔ مکتوب میں لکھا کہ اس کو مانتے ہیں وقت نہ ہوگی کہ یہ تمثیلیں دو مجہدگانہ تھیں ہیں۔
 آیت ۲۔ اس مسئلہ میں اور لوگوں کی مسئلہ فرق ہے۔ اول تو زمان میں وہی
 ہے۔ مثنیٰ نے اس کو ۲۰۲۔ ۱۰۰ میں بیان کیا ہے تو وہ نے ۲۰۲۔ ۱۰۰ اعداد استعمال کئے
 ہیں۔ ان میں سے صرف ۶۶۔ الفاظ یا الفاظ کے حصے کسار ہیں۔ میں یہ تمثیل نہ کام
 (۱۰) میں سے نہیں لی گئیں۔

آیت ۳۔ حاکم عالم حکم دونوں مفید کی مساوی ہے سب سے یہ کہ جو کچھ ہم
 کو دیا ہے وہ ہماری طاعت میں ملکہ مانت ہے اور مجمع استعمال کا آخر سے گا اور طاعت
 اس کو سزا دی جائے گی بہر حال دلیل کے قریب ہیں۔

(۱۱) توڑوں کی تمثیل میں مالک جو سربر حاکم ہے معنی طور سے دوست منہر ہے۔
 ترفیوں کی تمثیل میں مالک اعلیٰ حاکمان کا آدمی ہے جو بادشاہی حاصل کرے
 حاکم ہے۔

(۱۲) تمثیل میں مالک بہت زیادہ روئے نوکروں کو سوتا ہے۔

(۱۳) اس میں نوکروں کو ایک رقم مقرر میں مثنیٰ اس میں سب برابر ہیں۔

اس میں کامیاب نوکروں کو ایک ہی جوتھا ہے یہاں جو مجہدگانہ ہیں۔

آیت ۴۔ یہ تمثیل زیادہ بھی ہے اور اس میں مالک دو نوکروں کے علاوہ جس
 ملک کی بادشاہی ہے اس کے باشندوں میں سے بعض مالک کے دشمن ہیں
 اس کے خلاف ایلیٰ رہا نہ کرے ہیں اور بعد کو سزا کے مستحق ہوتے ہیں۔

اگر وہیں مائل ایک ہی ہیں وہ یہ نتیجہ نکلتا ہے یا تو تو فاسد و شایع کی ایک
 تمثیل میں اضافہ اپنی طرف سے کہ ہے جس کا ماسئل ہے، یا شایع و دو تمثیلوں کو
 ایک سمجھ کر ایک مت دیا گیا ہے یا مثنیٰ نے تمثیل کا نوری حقہ نظر انداز کیا ہے

ہیں یہ ناما بہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو مجہدگانہ متاثر ہیں معلوم ہوتا ہے کہ شایع
 شروع سے مثنیٰ ہائیں جو بیشتر سکھائے سے بہتر اور روایتیم کہ شایع کی حلقہ میں ہیں۔
 آیت ۱۱۔ تو فاسد اس بات پر رد دیا ہے کہ مثنیٰ کی آمد میں تاجر ہوگی حالانکہ وہ لوگوں
 نے مثنیٰ کی کہ شایع کی بادشاہی نور قائم ہونے دی ہے۔ (دیکھو ۲۵ سے ۲۷ تک اور

آیت ۱۲ - ایک امر پھرائے۔ "روایوں کا دستور تھا کہ ایسی عمری کی سرحد کے درمیان میں اگر نہجت ہوتا ہوں اور عاقلوں کو مقرر کرتے تھے یہ دستہ خود مختار نہیں ہوتے تھے۔ بیشتر قبائل سے پہلے راجاگان مندر کی حدت ہی دہی اب دوسراں کی تھی۔ ہرودیس عظیم شہر قبل از مسیح قبل کا حکم مقرر ہوا۔ در میں کے بعد روم کو گاہا دہنا زدہ کا دہنا بنایا گیا تھا۔ جب اس کا تعین ہوا اس کا ملک بننا اور خلافت روم کو گاہا کہ اگر ممکن ہو تو اسے باب کی دہشت کے مطابق جو دیا، مادہ ہے۔ یہ تقسیم ہے، یہی سہی جیسے تھے لیکن یہودیہ کی دوسراں ہی ملی ہیں۔ عام قسم تھی۔

آئینہ یعنی جسے شہر خدا ہی کے فرد،

آیت ۱۳ - امر نے استقام کیا کہ وہ اپنے غلاموں کی بدعت جانچے تاکہ اگر بدعت بنا جا جائے تو اسے چھ چلے کہ کون کون سے آدمی سرکاری ملازم کے قابل ہیں۔ اس نے دس غلاموں کو ایک ایک اشرافی سرہی جس سے وہ تجارت کر کے ایسی حدیت ظاہر کریں۔ ان غلاموں سے شہر کے شاگرد اور پیرو مراد ہیں۔

آیت ۱۴ - شہر کے باشندوں سے یہودی لوگ مراد ہیں جنہوں نے شروع کی بادشاہی قبول نہ کی۔

آیت ۱۵ - امیر کامیاب ہو کر نول اور سب سے پہلے اپنے نوکروں کو ملازمت کر رہے کہ کسی کامیابی ہوئی۔ صرف تین متاثر دی گئیں ہیں۔

آیت ۱۶ - پہلا نوکر جیسی ظاہر کرتا ہے۔ وہ یہ کہ اس نے دہلی اشرافیوں کو نہیں بلکہ "ہر" سے کہ ہے لیکن "ہری" شہر نے پیدا کیں۔

آیت ۱۷ - تباہ بادشاہ جو متاثر ہے اور انعام دیتا ہے۔ اگرچہ ہے کہ اس کامیاب ہو کر کوٹری دہلی کی خدمت میں دی جاتی ہے۔ بعض اوقات سبھی لوگ شہر سے ہوتے مسیحیوں کی بات کہیں کہ وہ "اعلیٰ خدمت کے لئے بٹائے گئے تھے" اس محاورہ کی سند یہ آیت وغیرہ ہیں۔

آیت ۱۸ - دوسرے نوکر یہ بھی اسی قسم کا ہے۔ دیا اور یہی کامیابی کے مطابق خدمت دیا۔ دھروں کی تمثال میں دووں قابل نوکروں نے اس رسم کے حرائق جو ان میں

سوتی گئی متونی صدی دور کا یا وردوں کا احکام ہے۔ ان حضرات کی تفسیر میں
 احکام سامانی کے مطابق ہے۔ دونوں تفسیروں کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ خدا کو دیتا
 ہے اسی بل۔ تعلیم۔ بیاد۔ سبب۔ انتہیں میں ہمیں خدا کی خدمت میں استعمال کرنا
 امر ضروری ہے۔

آیت ۲۰۔ کہیں علام سے تمام شہت آدمیوں کی سہ بیان کیا۔
 آیت ۲۱۔ صحت آدمی۔ سب گبر یا شد خو۔ فارسی ترجمہ میں ہے ”شد خوئی“
 وٹوٹ۔ اور ہے کسی مشہور شخص کے بارے میں لکھا ہے کہ ”اس کا عقدہ بیا عیاض
 سے سارے دریا سے ڈرنا چاہئے۔“ یہاں ایسی ہی کوئی کی طرف اشارہ ہے۔
 ”جو تو نے نہیں رکھا اچھا۔ مطلب یہ کہ جہاں سے کس نفع یا فائدے کی اشد نہ ہوتی
 تو یہی موقع پاکرداں سے ایسا مفصل کر لیتا۔“

آیت ۲۲۔ یہ آیت سوال کی صورت میں ہوتی چاہئے یعنی اس کے سفر میں
 سوا بہ شان و ہونا لازمی ہے۔

آیت ۲۳۔ ”تو جھٹا ہے کہ تو نے چھ کیا جریری اشرنی وایں کر دی؟ تو نے
 بے انوفی کی ہے کیونکہ تیرا شوکار ہی کے پیر و کردیتا تو بھی جھٹکے اس کا سکر دین چاہے۔“
 اگر تفسیر سے بتعظیم ملتی ہے کہ سستی خدا کو ناپسند ہے۔

دونہند نے جن کے دروازے پر تحریر ہے رہتا تھا کوئی خاص ثرائی نہیں کی
 تھی جو تفسیر میں سبکی میں کرت تھا۔ اسی طرح پانچ لے وقف کنواروں نے کوئی بڑ
 کام نہیں کیا تھا محض نیا نہیں تھیں۔ (متی ۲۵۔ ۲۷) ایک چند اور تفسیرات سے بھی
 یہ ظہر ملتی ہے۔

آیت ۲۴۔ ”جو پاس کھڑے تھے“ یہی دیگر ذکر جا کر وغیرہ۔ اشارہ تفسیر
 تفسیر ہالہ کی طرف نہیں ہے۔

آیت ۲۵۔ ”انہوں نے اُس سے کہا“ یہی میرے لوگوں اور دوستوں
 اس سے کہا۔

آیت ۲۶۔ یہ مسیح کی تعلیم ہے۔ لیکن تفسیر میں یہ مالک کا کلام ہے۔

باب ۲۔ آیت ۲۸ کی تفسیر ملاحظہ ہو۔

آیت ۲۷۔ ستے بادشاہ کے دشمنوں سے یہودی لوگ فراموش اور غلامان کو
 آگاہ کرتا ہے کہ اُسے روک پٹنے کا نتیجہ ہلاکت ہوگا۔ یہ یہیں کہ رشتہ سبوع میں، سر کی طرح
 مراض ہو کر حکم دینے پر تھے ہوئے تھے کہ یہ تعلیم ہو یا ہو اور اُن کے باشندے سے قتل کئے
 جائیں۔ آپ کو معلوم تھا کہ اگر یہودی روحانی بادشاہی کو ہوں نہ کریں گے تو یہودی بادشاہ
 کی لاس میں روئیں سے حلقہ کر کے ہلاک ہوں گے۔

حاصل کلام۔

تینیں کے کھنے کی عرصہ رہتی نہ لوگ معلوم کریں نہ حدیٰ بادشاہی مودا ط ہرنہ ہوگی۔
 بلکہ عروہ تھا کہ چلے میرے خدا اور آسمان پر چائیں اور کہ میرے معبود ہیں میرے خدا کی بادشاہی کو تو تم
 کریں۔ یہ عہد کہ رت المسح کی دوسری آمد میں نہ ضرور ہوگی تو ناکامی انجیل کے حاصل مضامین
 میں سے ایک ہے۔ (دیکھو مرقس ۱۰: ۳۲)

کُتُبِ مُسْتَوْجِبِ الثَّوَابِ

۲۰۱۵

۱۰

حصہ پنجم

اپنے نصب العین یعنی یروشلیم میں پہنچ کر
رہنما مسیح کا مصلوب ہونا۔

ضلع دامن کے شہزادے یروشلیم میں خل ہونا

آیات ۲۹ تا ۴۰

(۲۹) جب وہ پہلے دروازوں کا کھانا بنے مست تھے : صیغہ عتیقہ کے نزدیک
پہنچا توہ بسا شوا کہ اس نے سارے دروں میں سے وہ کوہ کہہ کر بھیجا۔ (۳۰) کہ سامنے کے گاؤں
میں جاؤ اور اس میں داخل ہوئے ہی ایک گڑھی کا پتھر تارھا ہوا بید کا حسن پر کسی کوئی
آوی ہو رہا تھا اس سے کھول لو (۳۱) اور اگر وہی تم سے پوچھے کہ کون کھول دینے ہو
نہاں کہ دروازہ کے صدا نہ کو اس کی ضرورت ہے (۳۲) میں نے بھیجے تھے صیغہ انہوں نے
حاکم جسا اس نے اس سے کہا ہاں جی ہاں (۳۳) جب گڑھی کے پتھر کو کھول دے گا
تو اس کے مالکوں سے ان سے کہا کہ اس پتھر کو کون کھولے ہو (۳۴) انہوں نے کہا کہ
صدا نہ کو اس کی ضرورت ہے (۳۵) وہ اس کو اشوع کے پاس سے آئے ورا بھیجے گئے
اس پتھر پر ڈال کر اشوع کو کہہ کیا (۳۶) جب حاکم صیغہ (۳۷) ہے پڑے راہ میں کھانا
بھاتے تھے۔ (۳۸) اور جب وہ شہر کے نزدیک رہیوں تک پہنچا اسکے اٹار پر پہنچ کر
کی ساری حاکم اس سب محنتوں کے سبب سے تھکے ہوئے دیکھے تھے خوش ہو کر
بندہ آوار سے محمد بنی حمد کہنے لگی۔ (۳۹) کہ تمہارے ساتھ وہ دو متاہ جو خداوند کے نام
سے آتا ہے۔ آسمان پر صلح و رحام مالا رحمن (۴۰) پڑے ہیں سے بعض غریبوں کے
اس سے کہا اسے آتار اپنے شاگردوں کو ڈال دے (۴۱) اس نے جواب میں کہا
میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر یہ پڑے رہیں تو تمہارا جہنم آگ میں ہے

اگر آپ ذکر کیا وہ ۹۰۹ اور ۱۰۰ احاطہ فرمائیں خود ادا دتہ کی یعنی مسیح کی آسمانی
پیشگوئی کا سبب مرہم ہے وہ صادق ہے اور سخاوت اس کے اندر ہے جو علم ہے
اور گھر سے بلکہ جہل سے ہر سوار ہے۔ اس سندگی کا رشتہ شروع نے مادہ اپنی
زندگی میں پورا ہونا ہر کہا

آیت ۲۹۔ لکڑی خوشی و خلیم میں برسوں تک رہے میں جاتے ہیں کہ یہ پتھر
سے کتے وقت بیت لگے پتھر آتا ہے دیگر عکس کا خیال ہے کہ بیت لگے اس زمانہ
میں زیادہ مشہور تھا اور اسی نے اس کا نام پتھر لکھا گیا ہے۔ لیونج نے دو شاگردوں کو
بھیجا۔

آیت ۳۰۔ سامنے کے گاؤں میں شہس چہنس کہ یہ کوسا گاؤں تھا۔ زیدون
کا پہلا بیت لگے اور بیت عتہادہ دونوں کے قریب ہے اور ممکن ہے کہ سلسلہ کا گاؤں
ان میں سے ایک ہو۔ یہ خیال کرنا کہ رشتہ لیونج اپنے فسی علم کی بنا پر اس بات سے واقف
تھے کہ نکلن گاؤں میں اسے گھر کا بچہ بنھا جائے گا غیر ضروری ہے حالانکہ آپ نے یہ انتظام
ہے کہ کیا ہو عتہادہ گھر کا بچہ ہواں باندھ دیا جائے تاکہ خالو اسے لیا سکیں۔
آیت ۳۱۔ یقیناً یہ الفاظ بطور نشان کے تھے جو رشتہ لیونج اور گھر کے لکھ
کے مابین اس قبیل کے لکھ لے گئے تھے۔

آیت ۳۵۔ اپنے کپڑے میں پتھر پتھر لے لے لیونج کو موار کہا۔

آیت ۳۶۔ لوگ رشتہ لیونج کا استقبال کرتے جاتے تھے۔

آیت ۳۷۔ شاگردوں نے خوشی منال اور جہی عین میں بتایا گیا ہے کہ لوگ
شہر سے بھی آئے تھے۔ اس معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی زیارت کے لئے آئے ہوئے تھے۔

(متی ۱۲: ۳) یہ معلوم نہیں ہوتا کہ آیا اہل یہوشلیم بھی اس استقبال میں شریک ہوئے تھے؟

آیت ۳۸۔ لیونج کے بے شک اور وہ ذکر یاہوی کی پیشین گوئی کی اپنی زندگی میں
پورا کیا تاکہ ۱۔ اقل آپ مسیح ہونے کا دعویٰ کریں۔ ۲۔ دم۔ اس بات کا مفہوم کیا جائے کہ
آپ جنگ و جہل کے مادہ ہونے کے لئے تشریف نہیں لائے یہ مات لوگوں کو معلوم
میں تھی۔ مہمیں اس کی اہمیت میں ذکر ہے کہ تاکہ وہ بھی یہ سمجھ سکیں جتنے تھے۔

آیت ۳۹: ۴۰۔ زبسی لوگ — حسب دستور یہی وضع کو طہر کرنے لگے

آئے تھے اندک وجہ بہت سہج تھا۔ اگر اس میں نام و نسب کو جو مجوزات کے وسیع
ان کو طے تھے ماموش کرے تو ستر چلا آئے۔ یہی وہ ایک من معلوم ہو سکتے ہیں۔

رتبنا المسیح کا شہر یروشلیم پر اظہارِ تاسف آیات ام تا ۴۴

۵۵۔ جب نو ایک آکر تھر کو دیکھا تو اس پر دعا اور کہا (۴۴ کا ۲) کہ تو اسی دن
میں مسیح کی بابت حاتمہ گراں وہ تیری آنکھوں سے چھپ گئی ہیں۔ (۴۴ کا ۱) کہ نہ
دن تھے پر تیرے کے تیرے دشمن تیرے گرد مورچہ پامہ کر تھے غیر لینے اور ہر جہ سے
مگ کر کے۔ (۴۴ کا ۱) اور تھے کو اور تیرے بچوں کو جو تھے میں ہیں وہی پر دے دے پس
اور تھر میں کسی تھر پر تھر باقی نہ چھوڑیں گے اس خط کو تو نے اس وقت کو نہ پہا احب تھے
پر نگاہ کی گئی۔

آیت ۴۱۔ یہ تھر سے آئے ہوئے مسافر یروشوں کے پیراٹ کے لوہر آکر ایسے
حکمہ تھے ہیں حال سے شہر یروشلیم نظر آتا ہے۔ آج کل بھی یہ منظر حسین نظر آتا ہے
رتبنا یروشوں کے وقت اس مقام سے تھیل نظر آتی تھی جو سفید سنگ مرمر سے جس پر
سفید مٹھا تھا اور مسافری تھی تھی یہ قریب حد گاش تھا۔ اپنے جس کے دار السلطنت
کو م در اصل دین شہود کا دار السلطنت تھا دیکھ کر اور رفتگان کا دورہ یاد کر کے کہ
آپ نے کئی بار وہاں خدا کی مادتنامی لشارت دی و شالشیع پر سڑ کا عالم ظہری
ہو گیا اور سچ و اہم سے رونے لگے یروانی لفظ سے جو یہاں مستعمل ہوا ہے۔ فقط انش
بہا نامی فرد ہے جیساکہ پوچھا ۴۴ میں مرقوم ہے بلکہ زور سے وہاں بھی مطلب ہے
آیت ۴۲۔ "کاش کہ" یروانی لفظ "کاش کہ" کے معنی "اگر کہ" ہیں لیکن یہاں یہ لفظ
کاش کے معنی میں آتا ہے۔ "اسی دن" لیکن خاص اتفاق کو چھیننے کی لیاقت مشیر
کے چل چلن اور انسانی حیوات کے سبیل سے پیدا ہوتی ہے۔ یروشلیم کے بڑے لوگ
وہاں کے باشندے جو ان بڑوں کے متقلد تھے ہمیشہ رتبنا یروش المسیح کی تعلیم سے
دور اور رہتے تھے اور یوں وہ نہ اس کی تعلیم کو اور نہ آپ کو قبول کرتے تھے (کو کا ۴۴)

(صحیح متن) ۱۳ ۲۳ اور پھر تھانے بہت سے مقامات۔

پس یہاں وہ جس دن کو اور نہ اپنی سلامتی کو یہاں سکے۔ وہ نہادی اختیار اور حکومت اور آنندوی کی دھن میں ہو گئے۔ نہادانی باتیں ہیں جو جانتے تھے اس لئے انہی انتظام کے ماتحت وہ سب باتیں ان کا آنکھوں سے چھپ گئی تھیں۔ یہ نہادانی اندھا پن خدا کی طرف باطلہ ہونے کا لازمی نتیجہ تھا۔

آیت ۳۴۔ انھیں لوگ اس آیت کے مضبوط ثبوت کہنے میں دسکتے ہیں کہ مقدس ثبوت اسے اسی جہل توہم کے محضہ کے بعد کسی تھی لیکن اس میں کوئی ایسی بات نہیں لکھی تھی جو اس زمانہ میں ہر شخص میں نہیں ہوتی تھی۔ جیسے کہ کسی نے لکھا ہے کہ ایسی باتیں لکھنے سے پہلے نبی ہونے کی ضرورت نہ تھی۔ یہ برعکس اس کے بقدر اور نیز برکت اللہ صاحبان نے ثابت کیا ہے کہ وہاں ثبوت یہ ہیں کہ یہ پیش گوئی پوری ہوئی۔ حالانکہ ان کے پیش گوئی کے پورا ہونے کا ذکر کرنا ہے (دیکھئے مغل ۱، ۱۲) لہذا وہ ثابت دلاتے ہیں کہ یہوشعیم کی برادری اس الجھل کے قلم سے ہونے کے بعد ہوئی تھی۔ (نہو صبح معلوم ہوتا ہے۔)

آیت ۳۵۔ تجھ کو اور ترسے پتوں کو۔ دس شکلیں گے۔ غدر سارہ ہرگز۔ اور اس کے کاشدے سے تیرے جہاں گے۔ تیرے پتوں سے نہ صرف بابا ان پتے مراد ہیں بلکہ مرثیہ کے یہ پیش گوئی۔

”تو نے اس وقت کو، لاؤ“ لکھا۔ باتیں میں خدا کی نگاہ سے اس کی توجہ کرنا مراد ہے۔ عموماً خدا کی نگاہ فائدہ پہنچانے کے لئے ہوتی ہے لیکن بعض بات سر کے لئے بھی وہ لکھ کر دے۔ اس مطلب یہ ہے کہ خدا سے یہ تسلیم کہ تمام قوم یہود کو یاد دہرا کر بھیج دیتا اصطلاحی کو اور پھر اپنے اکلوتے بیٹے جہاد سے خداوند سوع ایس کو بھیج کر انیس سات کی راہ سکھائے۔ ہر حال میں اس بات کو نہیں پہچانا اور تورہ کے مونی کو دھت سے جانے دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہونے کو تھا کہ قوم رومیوں سے بغاوت کر کے مصلحت روم سے سادہ ملک کرے جس کا انجام قوم اور ملک ہلاکت ہو۔

رتنا مسیح کا نیکل کو پاک و صاف کرتا ہے۔ یہاں قوم کی ساری

۵۱ سی پھر وہ پہاڑ میں جا کر بیٹھتا ہوں اور پکڑتا ہوں۔ (۵۲)۔ ہر اس کو کھانا پہنچا دیتے تھے۔
 ہر انگریز کا گھر ہوگا مگر گھر سے اس کو ڈیڑھ لاکھ روپے کا ہوا۔ ہر سال ہر سال اس میں
 تعلیم دیتے تھے مگر سردار کلاس در فقیر اور وہ کے دینیں اس کے ہاک کرنے کی کو سنسٹر میں
 تھے۔ (۵۳)۔ ایک کوئی تر نہ نکال سکتے کہ کس طرح کریں ہو کہ سب لوگ جو کس شوق سے
 اس کی سنت تھے۔

اس موقع پر ایک مسطور سوال یہ ہے کہ اگر شہرستان سے پہلے سے پاک ہو، تجارت
 کرنے والوں کو نکالا تھا اور اگر یہ درست ہے تو کیوں یہ واقعہ چھٹی انجیل کے شروع میں مذکور
 ہے نہ تیسرے میں نہ اس کا اشارہ شروع کی وقت کے بعد میں دہن ہے۔ بہتر یہ کہ
 ہم ذہن کی بات پر غور و خوض کریں۔
 (۵۴) ممکن ہے کہ پشانیوں سے دو عربہ پہل کو لین دین کی مداخلت سے پاک کیا ہو۔
 اب نظریہ بڑھانے میں ہو سکتا ہے۔

(۵۵) مقدس یوحنا کی اصل اور اناجیل متفقہ ہے کچھ فرق ہے۔ یوحنا ۱۶:۱۳ میں لکھا
 ہے "میرے باپ کے گھر کو عبادت کا گھر بناؤ" تو میں لکھا ہے "میرے گھر کا گھر بناؤ"
 ہر گھر نے ڈاؤن کی کھو بنا دیا۔ ہر حال میں ۱۶:۱۳ میں رہنا ایسے کچھ تو رفتوں سے ہی
 مخاطب ہوتے ہیں اور ماحول متفقہ میں سب لوگوں سے۔
 دوسری حدیث کے آخر میں جب اس لوگوں پر بیت المسج کا رعب و رمد چھا گیا
 تو صحابہ کے شہرہار کے لئے ایسا وقت واقعی ہو رہا تھا۔

۵۶ یوحنا کی انجیل، یعنی پہلے کے مطابق ہیں یعنی کئی ملک یہ مضامین کے سلسلہ
 کے مطابق فیصلہ کی گئی ہے۔ آخری ۱۰ اب میں معنی ۵ سے "خونک کچھ مارچ ورمیں ہیں"
 پتی ہیں۔ مثلاً "میں نے کہہ دیا کہ میں شہرستان کے پاس آپ کی حبیبی صوبہ کے غوطے
 ہی دن میں آیا جو اس لئے غائب رہا شہرستان نے لفظ ایک ہی ورتجارتوں کو پہل سے
 نکالا تھا۔

آیت ۵۷۔ پہل کے طے میں وہ جا اور جوڑ بانی کے لئے درکار ہوتے تھے مثلاً
 پھرنے۔ ہنڈے۔ تیرے۔ کچھ تیرہ اور دیگر اساتذہ مثلاً ایل دعبہ پکتے تھے و جہاں
 ہر سال میں کوئی غریب کوئی سدا نذر میں پاتا تھا کیونکہ سے سکوں پر تا تو کب پرستی کے

نے تثن ہوتے تھے یا کسی بادشاہ کی صورت ہوتی تھی اور بنی اسرائیل سمجھتے تھے کہ دوسرے
 حکم شروع (۴: ۲۰) نہ فقط تثن اور تثنوں کے ساتھ سرنگیں ہونے اور مصرہ کر کے مخالفت
 کرتا ہے۔ بلکہ اس حکم خود ہندی کے مطابق ہر قسم کی تصویر یا صورت ممانہ بھی ممنوع ہے۔
 پس یہ کل کے باہر مصرہ کے اٹھ سے بے چہرہ یودی سکوں کو یودی سکوں سے بدل
 دینے سے اس ممانہ کی کاموں میں بے یقینی اور بددلیلی کا جو ممکن تھا جس کے باعث
 وہاں کے دوکانہ فروش سے رشتہ امتیج کی اطلاع کے مطابق بے یقینی کا یہ رنگ مکرکھا تھا۔
 آیات ۴۴ و ۴۵۔ رشتہ امتیج و دعائی تعلیم سکھانے کے لئے اور مکرکھا یا یودی
 آپ کی ذات پاک کو پاک کرنے کا موقع ڈھونڈ رہے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ رشتہ
 امتیج کے مذکورہ بالا کاموں میں یہاں سے دوکانداروں کو ناکام، اس فتنے کا خاص سے کاہلی
 بہت، راضی ہوئے کیونکہ اس تجارت سے ان کو ہٹا کر معطل تھا۔ ہم اس وقت تک علم نہیں
 ہے ڈرتے تھے۔

باب بست

رشتہ امتیج کے اختیار کے متعلق بزرگان یودی کا سوال آیات ۸ تا ۱۸

۱۔ ان دنوں میں ایک دروازہ اساتو کو جب وہ یہاں لوگوں کو تعلیم اور خوشخبری دے
 رہا تھا اور سودا کا بن اور تعمیر بزرگوں کے ساتھ اس کے پاس اکھڑے ہوئے۔ (۲) اور کہے
 گئے کہ ہمیں بتاؤ کہ ان کاموں کو کس اعتبار سے کرتا ہے تاکہ ان سے جس سے شک نہ ہو۔ اعتبار
 ۵ ہے؟ (۳) اس نے جواب میں ان سے کہا کہ میں بھی تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔
 بتاؤ۔ (۴) پوچھنا کا یہ مسئلہ آسمان کی طرف سے تھا یا انسان کی طرف سے؟ (۵) میں نے
 آپس میں صلاح کی کہ اگر ہم کہیں آسمان کی طرف سے تو یہ کہیں گے کہ ان سے کیوں اس کا یقین نہ کیا
 (۶) اور اگر کہیں کہ انسان کی طرف سے تو سب لوگ ہم کو سگسار کریں گے کیونکہ انہیں یقین نہ کہ
 پوچھنا ہی تھا۔ (۷) اس نے انہوں نے جواب دیا ہم نہیں جانتے کہ کس کی طرف سے تھا۔ (۸)
 امتیج سے ان سے کہا میں بھی تم سے بتانا کہ ان کاموں کو کس اعتبار سے کرتا ہوں۔

آیت ۱- غائب رہنا شروع کا نزدیک سے دو کاروں کو سبیل سے نکالنا سرور
 کا منزل کی شہد مارھتی اور مخالفت کی وجہ سے گناہ کا شریعت کے مطابق کسی زمانہ میں
 ایک سے زیادہ سرور کا بن نہیں ہونے چاہئے تھے تاہم جہاں پر نہیں جتنا کہ نبوت کا بر حکم
 کسی واحدی میں بھی رہا تھا، اس لحاظ سے کہ کئی نے عہدے میں کئی مقامات پر سرور
 کا جہوں کو مقرر ہونے کا ذکر دیا تھا، ہے اور وہی مقام اکثر سرور کا بن کو بدل دیتے تھے
 وفاق ۲۲ ص ۲۱۰ میں سرور کا بن وہ چکے تھے عوام ان کو سرور کا بن ہی کہا کرتے
 تھے۔ سوگھد رقی تھے لیکن سے کہ دوسری ٹوٹ، تناسل شریع کے اس کام سے خوش میں تا
 ہم وہ آپ کی قسم سے ہوا تھے۔ اس حالات میں اس سرور کو کا فر میں نفسی تھا کہ کسی نے
 رقی یا مسلم و غیرہ میں کی تعلیم در کردار پر فہرہ و حوص کر کے اس کی حیثیت وہ قطعی فیصلہ
 دیں۔ **آیت ۲-** ان کاموں کو کسی سبیل میں بن دیں کے پیدل، وگناہ اور عوام کو
 تعلیم دینا، عہد کے دن و راتوں کو شفا دینا جائز ہے۔ وہ رہنا شروع کے احسن و اکمل
 اور آپ کے اختیار کے مخرج کے متعلق متفہم کر گئے ہیں۔

آیات ۳ و ۴ رہنا شروع معلوم کرتے ہیں کہ ہرگز ٹوٹ اپنا ذکر نفسی اور
 کوئی دلت بھی خلوصیت سے اپنے کاموں کو نہیں کرے تھے خان کو جا پہنچنے کے لئے یہ
 سال کرتے ہیں۔ دراصل ان کا درجہ بھلا کوئی نہ تھا، اس میں اور فیصلہ کرتے۔ نیز فرماتا
 اصطلاحی رہنا شروع صحیح کا پتہ دیتا اور عہد میں رہنا اس کا بات چیت کوئی بھی جتنی ہے
 رہنا شروع کی بہت حریفہ میں کی طرف سے ہونا اس کی پٹیو یہ بھول چاہئے بھی کہ آیا
 رہنا اصطلاحی خدا کی طرف سے ہی ہو گیا ہے یا نہیں۔

آیات ۵ و ۶- یہ حصہ کئی لوگوں کو حال ہونا ہے جو مکاری سے یہ حصہ
 کوئے میں یہ برکت نہ جہاں بھی ایک ٹوٹ دھندے میں جس میں انہوں نے رہنا اصطلاحی
 کا ٹوٹ کے دفتر ہر کی قسم دانی بھی اور یہی یہ حصہ کیا تھا کہ رہنا اصطلاحی ایک
 سچا ہے۔ اب اس میں کہ بعد ایک ٹوٹ کا رہنا کر پڑا۔

آیت ۸- رہنا شروع نے صاف طوایر دکھا کر آپ ان کی تھری اور ٹشکن کو
 خوب اچھی طرح پہچانتے تھے کہ میں بھی نہیں سمجھتا۔ لیکن نہ کہ وہ معلوم ہے کہ یہ رہنا
 مات شہد ہی رہنے کا ہے جس میں تانہ میں جہاں میں رہنا تھا جہاں کہ ان احیاء

آیت ۹۔ میں تمہیں میں وہ شخص جس سے تانگستان لگا تھا خدا مراد ہے اور نہ وہ
 بلا خواہی نہ سے ظاہر ہے کہ تانگستان سے مراد بنی سرائین ہے۔ قصیدہ وہ ان کا مطلب
 ہے یہی چاہیے کہ اس اور قصیدہ مراد ہیں۔

”پر دیکھ چکا گیا خدا ایک عذاب ہے“ خدا کو کسی نے کبھی تمہیں دیکھا ہے؟
آیت ۱۰۔ تا ۱۲۔ لوگوں سے مراد انبیاء ہیں جو اسے موقع پہنچانے کو بھیجا گیا
 ہے صرف اسے عموماً اسرائیلی بزرگوں کا ہوں اور بادشاہوں سے اس کو قبول نہیں کیا
 بلکہ سبایا اور نقصان کو قتل بھی کیا۔

آیت ۱۳۔ بیٹا یعنی خداوند یسوع المسیح۔ اس قول سے نشانہ یسوع نے اسے
 ملکہ اس اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

آیت ۱۴۔ عذاباً مطلب یہ ہے کہ گھوڑی باغ کا مالک ایک رومی تھا۔ اس نے عذاب
 وہ چھڑا گیا تو باغباؤں نے سمجھا کہ ہم تانگستان پر غصب کر سکتے ہیں اس پر اس کو فرورستی
 کرنے کا اختیار پیدا ہو گیا۔ یہاں تک کہ وہ باغباؤں کو قتل کر سکا تھا۔

آیت ۱۵۔ ربّ یسوع کو شہر کے باہر قتل کرنے کو بھیجا لیکن خدا اس کا شرعاً تسلیم
 نہ کیا اصل میں تقریباً ۴۰ سال کے بعد جب مکمل کو شہر محبت بچا دیا گیا تو کاجنوں کا
 عہدہ اور وہ خدمت سے انجام دے تھے ختم ہو گئی تھی۔ اسی لئے ایسا (تانگستان) توڑتے
 لیکن وہیں کا حاکم ہو گیا۔

لوگوں نے معلوم کیا کہ ان مشن کا اطلاق آن پران کے شہرہ دروہن پر ہے لہذا
 انہوں نے رجسٹرہ ہو کر ٹیکار ”خدا کرے“

آیت ۱۶۔ زبور ۷۷۔ ”جس نے یسوع کو عذاب دیتے ہیں۔“ انہوں نے کہا
 کہ ”خدا نہ کرے“ نشانہ یسوع کہنے ہیں ”پھر میں آیت کا کیا مطلب ہے؟“ تمہیں میں بھیجے گا
 لوگ اور خاص کر ان کے پیشو باعبدالہ کی مانند بتائے گئے ہیں۔ اب ان کو یہودیوں میں
 سے شہرہ دی گئی ہے۔ یہ وہ لوگ کہ جس وقت مسیحین نے پہل بنوائی تھی تو ان میں پتھر تیار ہو
 کر آئے تھے۔ (۱۱۔ ملاطین ۷۰۶) پر شہرہ یوں ہے کہ یہ ہونے پتھروں میں سے ایک شہر
 عویسہ شکل کا تھا جو کہیں نہیں ملتا تھا۔ خدا کا یہ معلوم ہوا کہ یہ کوئی نہ کرے
 اور لگایا جائے گا۔ ایسا پتھر لپٹے وزن کے سب سے لنگر کا کام دسپے در کوئے کو

مضبوط بنادیتا ہے۔

آیت ۱۸۔ کیا یہ انفاذ رسالت شروع کئے ہیں؟ یہ انفاذ۔ سو متقی میں اس اور نہ مرفق میں۔ یہ حال ممکن ہے کہ کسی شخص نے آپ کی نیاں مبارک سے سنا تھا وہ پھر آؤنا کو حسب ذیل لوگوں کے ساتھ برحقیم میں تھا بتا رہا تھا۔ لیکن ممکن ہے کہ تو اسے انفاذ بطور تعبیر یا تفسیر کے سمجھے تھے حالانکہ ان کا کھانا مسان میں۔ انفاذ مستقل میں اس سے ممکن ہے کہ کسی نے ان کی دور کھا تھا۔ کیونکہ بڑے شخص کے مختصر انفاذ حسب برحقیم معنی معلوم ہوتے تو کثیر اوقات یاد رہتے ہیں چاہے وہ کچھ میں بھی رہائیں۔ حالانکہ شبہ یہاں اشارہ یہاں ۴۸ کی طرف ہے جہاں لکھا ہے: "وہ ایک مقدس ہو گا لیکن سرشتی کے دونوں گھرانوں کے لئے صدمہ در غلو کر کا پتھر ڈال"۔ بعد میں ۴۸:۱۶ میں ۲۹:۲۲ ملاحظہ ہوں۔ لیکن یہ معلوم کرنا کہ کسی کے پتھر پر گرنے اور حق کے کسی پر گرنے میں کیا فرق ہے؟ یہ یہ مطلب ہے کہ کوئی بہن المسیح کو قبول کرے گا اور اسے نشانہ کی ہمت سے واقف ہو جائے گا جس کی طور کے فوجت اس کا اس ٹوٹ جانے کو ممکن اگر وہ دل شکستہ نہ ہو تو رہا المسیح کے صدمہ سے چھٹ چور اور ہلاک ہو گا۔ زبور ۱۲۰: ۱۲

سرداروں کی سازش اور خراج کا سوال

آیات ۱۹ تا ۲۶

۱۹:۱۱ مٹی بکریوں اور سردار کا سوال ہے اسے بکریوں کی کو سب سے مکر ہو گوں سے ڈرے کیونکہ وہ کھائے گئے ہیں کہ اس سے یہ نہیں ہم ہو گی۔ ۱۹:۲۰ درود اس کی ناک میں سے در جاشیں اچھے کہ راستارین کر اس کی کوئی مار پکڑیں مگر اس کو حکم کے قید اور اس سے دسے دیں۔ ۱۹:۲۱ انہوں نے اس سے سوال کیا کہ اسے سب سے جانتے ہیں کہ وہ انہوں اور تعلیم و رخصت ہے اور تو کسی کی طرف داری ہیں کرنا ان کے سچائی سے خود کی راہ کی تعظیم دینا ہے ۱۹:۲۲ اس صدمہ کو خراج دے گا۔ ۱۹:۲۳ اس نے اُن کی مکاری معلوم کر کے اُن سے کہا۔ ۱۹:۲۴ ایک دن رجبے دکن کو اس پر کسی کی ضرورت اور نام ہے۔ ۱۹:۲۵ انہوں نے یہ فیصلہ کرنا ۱۹:۲۵ اس سے اس کے پاس جو سفر کا ہے پتھر کو اور جو کچھ لاپٹ خدا کو ادا کرو۔ ۱۹:۲۶ وہ لوگوں کے سامنے اُس کی کو بکریوں کے بلکہ اُس کے جواب سے تعجب کر کے چھپ ہو رہے ہیں۔

آیت ۱۹۔ ملک کے سوداگروں نے گئے تھے کہ ریشہ شروع ہے مگر بلا محسوس انا ہی کی
 بہت کم ہی اور وہ آپ کو گرفتار کرنا چاہتے تھے۔ یاد رہے کہ رومی انتقام کے مطالبہ نہیں
 نے سنبھل دیا۔ یہودیوں کی صدد مجلس کو بہت خنیاہت دے دیکھے تھے۔ یہ لوگ نہ
 قطعہ نہیں پہنچا سکتے بلکہ محض بیل ہی تھے۔ ان کو ناراض کرنے کا بیج نہ بٹھا سکتا تھا
 یہاں سے ان کو نہیں دے سکتے تھے۔ فتویٰ دینے کے بعد ان کو رومی حکم کے پاس جانا پڑا
 تھا تاکہ وہ قتل کرنے کی اجازت دے۔ خود اپنے ملازموں اور سپاہیوں کے ہاتھ سے قتل
 کرانے اس لیے بیوقوفانہ معاملہ مشکل تھا کیونکہ اس کو گرفتار کرنے کا کوئی ایسا حیلہ چاہیے
 تھا جو محسوس نہ ہو سکتا تھا۔

آیت ۲۰۔ "ناک میں گئے"۔ رہتا شروع ہر روز مشکل میں سنبھالتے تھے (۱۹) ہم
 صاپ کے دشمن اس ناک میں رہتے تھے کہ آپ کوئی ایسی بات کہیں جو قابلِ گرفت ہو تاکہ
 یا تو عام کو رہتا شروع کے خلاف کریں یا حاکم کے ہاں الزام لگائیں یا دونوں طرح کی چال چلیں
 آیت ۲۱۔ سانس شروع میں چالیسی کا سطر ہو کر رہے ہیں۔

آیت ۲۲۔ "خراج"۔ ایسا محصول جو کوئی ماحلت بادشاہ یا حاکم اپنے اور کے حاکم
 یا بادشاہ کو دے۔ وہ ملک کے باہر جا کر خرچ ہوتا تھا۔ اس سے لوگ اس کو دینا نہیں چاہتے
 تھے۔ اگر وہ اپنی بیوی کو محصول دیتا تو یہ ہر ملک کے ملک کے مفاد کے خلاف
 خراج ہوتا تھا۔

یہ وہاں تھا کہ چونکہ خدا امرائیں کا بلا نہ مانا جاتا تھا تو کسی باہر کے بادشاہ کو
 خراج دینا بہت سستی کے برابر تھا۔ مطلب یہ تھا کہ اگر ریشہ شروع ہوں گے تو لوگوں کو
 ناراض کرنے اور اگر ان کا ذکر نہ تو آپ پر الزام لگا کہ آپ لوگوں کو قید کر کے اسلام اور
 حکومت سے سنبھالتے ہیں۔

آیات ۲۳ و ۲۴۔ لوق نے بیان کو ملت مجتہدہ کو دیا ہے ریشہ شروع ہونے
 جواب کو ایک بڑے اصول پر مبنی رکھا۔ آپ یہودیوں سے بڑے گویا ہوئے۔ دیکھ کر
 حکومت سے تم فائدہ نہیں ہو لیکن رومی حکومت تم کو پسند نہیں ہے جس میں کسی دور میں
 کو تم پر ظلم کرنے نہیں دینا اور تم حفاظت سے رہے ہو۔ سیکریر بھی ضرورت کے لئے
 ہونے کا یہ مطلب ہے کہ تم اس کو اس کا حق جا کر دے۔ یہ خدا کا بھی اس کا حق ہا کر دے۔

آیت ۲۶۔ مرد سب کا پس من باب کی گرفت باضعف مکر سے لکھنے و گن
مذہبوں کے کفر، دشمن سے قہ اس جواب کو سن کر تارنگت ہوئے گے کہ ریشا شمع ناعی
ان دائرہ تو کمدا تا سے لکھن وہ رمیوں کے خلاف جنگی سردار ہوگا۔

و تفسیر اس کی مکمل میں بتایا ہے کہ قفسوں کے ساتھ سرداری بھی تھی۔ یہ وہ
کسی مرد سی فرقہ سے وابستہ تھے مگر ہندو میں یہی مان گئے لہذا اول اور شہزادوں کے
حمایتی ہوئی تھے۔ ریشا شمع کے جواب کا سلاحت زیادہ تر قفسوں سے حق رکھت
سمجھاؤں سے حصہ ہر دوہوں سے نوکڑا پیسہ مالک کی ماسد دیا دے مٹوئے تھے۔ لہذا
اور لفظ میں وہوں نے سمجھا کر ملکی معاملات میں قیصر خد کا نمایندہ تھا اور میوں
سے ۷ تک و ۱۳۱۲ سے ۷ تک۔

ریشا شمع کا صدوقیوں کو مسئلہ قیامت کی بابت جواب دینا آیات ۲۷ تا ۳۸

۲۷۔ پھر صدوقی جو کہنے میں کہ قیامت ہے ہی نہیں، میں سے بعض نے اُس سے پس
آکر یہ سوال کیا کہ۔ (۲۸) اُسے اُس صدوقی نے ہمارے لئے لکھا ہے کہ اگر کسی کا سامنا ہو جائے
لے دلا دے رہا ہے تو اُس کا ہونے اُس کی بیوی کو کرے ۱۰۱ اپنے بھائی کے لئے تسلی پیدا کرے
(۲۹) چنانچہ سات بھائی تھے۔ پہلے بیوی کی ور لے اور ۱۰۱ دیکھا۔ (۳۰) پھر دوسرے نے
اُسے ۱۰۱ ور شہرے لئے بھی ۱۰۱، اسی طرح ساتوں سے اولاد ملے۔ (۳۱) اور کو آہ عورت بھی
مردی۔ (۳۲) پس قیامت میں وہ عورت اُن میں سے کسی بیوی ہوگی کہ وہ نہ جانے کی
بیوی ہی تھی۔ یہی یقین ہے کہ اُس سے لکھا کہ اس جہاں کے فرقہ دہ میں قوم ہ شادی ہوتی
ہے۔ (۳۵) مگر جو لوگ اس لائق ظہر گئے کہ اُس جہاں کو حاصل کریں اور مردوں میں سے
جو اُن میں سے بیواہ شادی نہ ہوگی۔ (۳۶) کہہ نہ کہ وہ بھرنے کے بھی نہیں اس لئے کہ وہ
فرشتوں کے برابر ہوں گے اور قیامت کے قرب ہو کر خد کے بھی فرزند ہوں گے۔ (۳۷)
لیکن اس بات کو کہ فرشتے ہی اُن جتنے ہیں تو کسی نے بھی جہاڑی کے ذکر میں ظاہر کرنا ہے۔ چنانچہ
وہ خدوند و ابرہام کا خد و ر احق کا خد اور یعقوب کا خد کہنا ہے۔ (۳۸) لیکن خد
مردوں کا خد نہیں بلکہ زندہ دن کا ہے کیونکہ اُس کے نزدیک سب زندہ ہیں۔ (۳۹) یہ جس

ہیں فرشتگان اور راج کا ذکر ہے۔ جب یہ شقیم مجہد سیکل برہاد ہوا تو صداتی فرقہ کسی اس دنا سے غم ہو گیا لیکن فریسی فرقہ بہت برہمن تک موجود رہا۔

آیات ۲۸ تا ۳۳۔ یہ قصہ من گھڑت معلوم ہوتا ہے۔ غلامانہ یہ ایک سوال تھا جو صداتی فریسوں سے کیا کرتے تھے۔ تاسنی کے اس حکم پر شاید رشتہ شروع کے وقت میں عمل کم کیا جاتا تھا۔ برہمن شریعت میں یہ مرقوم ہے۔ (مستثنیٰ ۵۷۵ سے مانگہ + بدت ایک ملاحظہ ہو)۔

آیت ۳۴۔ شروع کا جواب ایسا ہے کہ جیسے کوئی کسی نہ بھرے گھر کے حامل کھوے اور نسا بندی روشنی کا نذر جائے دے۔ توقع ہے کہ لفظ حورفت میں ہیں لفظ نذر کے ہیں۔ ان میں تیس کی گئی ہے "کیا تم اس سبب سے گمراہ نہیں ہو کہ کتاب مقدس کو جانتے ہو نہ خدا کی قدرت کو"۔

آیات ۳۵ تا ۴۴۔ جس تحت نہیں ہاں یہاں شادی کی حاجت نہیں کیونکہ مرے بچوں کی جگہ بھرنے کے لئے اولاد کی ضرورت نہیں۔

فرزند۔ اس جہان کے فرزند۔ قیامت کے فرزند۔ خدا کے فرزند۔

عبرانی محاورے میں بیٹے و دھندلوں میں لفظ لوگ قریب قریب وہی فائدہ دیتا ہے لیکن تیسرے سرفہ میں مطلب یہاں وہ بیٹے کے جیسے اور تھا ۲۰۱ میں لکھا ہے۔

آیت ۴۵۔ شروع نے شریعت سے اقبائیں کہ کہ نہ صداتی شریعت کی

کتابوں کو دیگر کتابوں پر ترجیح دینے تھے جیب اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ تونلی کی کتابوں میں

یعنی خروج میں یوں لکھا ہے۔ شروع کے ان الفاظ سے ہم بائبل کی ۵ کتابوں کی

تصنیف کی بات کوئی قصہ میں قائم کر سکتے ہیں کہ خداوند نے کتابوں کا نام شروع

کیا ہے۔ (برہمن جیٹاڑی کا ذکر تونلی کے سو اور کسی سے معلوم نہ ہو سکا) خروج ۳۰

میں لکھا ہے۔ "خدا نے تونلی سے فرمایا کہ "میں ابراہام کا خدا، اسحاق کا خدا اور یعقوب کا

خدا ہوں" یعنی ان بڑیوں کی حیرت کے بہت غرور کے بعد خدا تعالیٰ نے یہ جیسے فرمایا،

"میں ابراہام کا خدا تھا" بلکہ یہ کہا کہ "میں ابراہام کا خدا ہوں"۔ یہ بزرگ زندہ ہی رہے اور

خدا کے نزدیک وہ زندہ ہیں یعنی درحقیقت وہ زندہ ہیں۔

آیت ۴۶۔ دیگر فقہ یعنی فریسی تھے جو اپنے مخالفوں کی شکست اور اپنی عقیدہ

کی تصدیق سے خوش ہوئے ۔

عظمتِ مسیح اور فقیہوں کی ریاکاری

آیات ۱۴ تا ۲۷

(۱۴) پھر اُس نے اُن سے کہا شیخ کو کس طرح دلو کا بیٹا کہتے ہیں ؟ (۱۵) دلو کو زبور میں آپ کہتا ہے کہ خداوند نے میرے خداوند سے کہا میری وہی طرف منظر (۱۶) جب تک میں ترے عرشوں کو تیرے پاؤں تلے کی چمکی شکر دوں (۱۷) پس دلو کو تو نے خداوند کہتا ہے پھر وہ اُس کا بیٹا کیوں کر مقرر ؟ (۱۸) جب صوبہ وگ میں رہے تھے تو اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا (۱۹) کہ فقیہوں سے خبردار رہنا جو ملے جے جاتے ہیں کہ پھر کا شوق لے لیتے ہیں اور ماہروں میں سلام اور عبادت خانوں میں اچلے دوچلے کی گریساں اور عیادتوں میں صدر فقیہی پسند کرتے ہیں۔ (۲۰) وہ یہواؤں کے گھروں کو دبا بیٹھتے ہیں اور دکھاوے کے لئے نماز کو طویل دیتے ہیں۔ انہیں زیادہ سزا ہوگی۔

اس مضمون کو پڑھتے وقت یہ بات برقرار رکھنی چاہیے کہ دینا یسوع خود کوئی دعوے نہیں کرتے بلکہ فقیہوں کے ایک قول کو غلط ثابت کرتے ہیں کیونکہ اس کا نتیجہ ہوتا تھا۔ یہ لوگوں بلا سطور سے ظاہر ہے کہ اس دعاؤ کا لقب آپ کے لئے مقرر تھا اس لئے کہ یہودیوں کا ہدف یہ ہے کہ ان کی کو لازم تھا کہ دعاؤ کی اسل کا جو تیرا اس لقب سے بھی تیرا تھا کہ وہ دنیاوی اور مصلحتی بادشاہ ہوگا۔

یہ اقتباس "زبور سے کیا گیا ہے۔" (۱) اور صاحب (PSALMS WISDOM VESTER COMM) اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ زبور دعاؤ کے متعلق ہے۔

(PSALMS WISDOM VESTER COMM) - زبور کی کتاب کا حصہ ہے۔ دعاؤ کا مجموعہ، لیکن رتبہ شمع رہاتے ہیں۔ دعاؤ زبور میں آپ کہتا ہے کہ وہ حقیقت آپ زبور کے مستحق کی بابت کہہ سکتے ہیں وہی ہیں۔ اس لئے کہ آپ فقیہوں کے خیالات کو رد کرتے ہیں اور ان کی ہی کے خیالات کے موافق بحث کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا رتبہ رتبہ آج کی آمد کی پیش گوئی انا جانتا ہے اور عبرانیوں کے خط میں بھی بطور دلیل کے استعمال ہوتا ہے۔

(محلزوں ۱۱۱)

آیت ۴۲۔ ”خداوند نے لفظ غلابہ زبور کے قلمبند ہونے وقت واؤد کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ لیکن واؤد وقت سے پیشتر گویا رہتا المیج کا نمایندہ تھا اور یہ آیت سورج کے ستارے پیشینگوئی سمجھی گئی ہے۔“

آیت ۴۳۔ ”وہ اُس کا بیٹا کیونکر ٹھہرا؟“ رہتا یسوع عیسیٰ علیہ السلام میں نہیں کہنے کے ہیں واؤد سے بڑا ہوں“ لیکن اس بات کی طرف لڑی صفائی سے اشارہ کرتے ہیں کہ رہتا سورج واؤد سے کہیں بڑے ہیں حالانکہ آپ یہ نہیں کہتے کہ ”میں سورج ہوں“ بلکہ عقلمند جس نے انکو درمی باغ کے ٹھیکہ داروں کی تمثیل اور وہ افسانہ سنے ہیں وہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ وہ خود رہتا سورج المیج ہوئے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ بے شک میں آپ پر موت کی سزا کا فتوے دینے کا سبب تھا۔ آپ یہ خیال کہ سورج جنگی بادشاہ ہو گا رہتا کرتے ہیں۔“

آیت ۴۴ تا ۴۷۔ ”سب لوگ“ سورج نے دھبوں پر علانیہ الزام لگا دیا۔ ”ہم یواؤں کے گھروں کو دیا کیٹھنے ہیں“ یونانیس قدیم تاریخ نویسوں پر سی حکم الزام لگاتا ہے۔ غالباً مطلب یہ ہے کہ وہ دو ہتھ بند یواؤں کو مرید کر کے ان سے روپیہ حاصل کرنے گئے۔

”نماز کو طویل دیتے ہیں“ یہ بزرگام میں گڑائی اس میں بھی کہ ”وہ نماز کو طویل دیتے گئے دکھاوے کی غرض سے۔“

باب بست وکیم

بیوہ کی دو دھڑیاں

آیات ۱ تا ۳

(۱) پھر اُس نے ہیکم اُٹھ کر اُن دو لختہ زان کو دکھا جو اپنی زانوں کے اوپے پہلے کے خزانوں میں ڈال رہے تھے۔ (۲) اور ایک کنگھال جو کہ بھی اُس میں دو دھڑیاں ڈال دیتے دکھا۔ (۳) اُس پر اُس نے کہائیں ”تم سے کت ہوں کہ میں کنگھال بیوہ نے سب سے زیادہ ڈالا۔“ (۴) کیونکہ اُن سب نے تو اپنے مال کی بہت سے نذر کا چندہ ڈالا مگر اس نے اپنی زادہ کی حالت

ہو وہاں کسی پتھر پر پتھر ماتی نہ رہے گا جو گریا رحلت رہا نہیں ہے اس سے پہلے چھوڑ
 آئے استاد پھر یہ باتیں کہ ہیں گی یا اور جب وہ ہونے کو ہوں اس وقت کا لکھا نشان
 ہے اور اس نے کہا غور دل آگاہ نہ تو آگاہ کہ پتھر سے مرے نام سے پیش گئے اور کہیں
 کہ وہ نہیں ہی ہوں اور یہ بھی کہ وقت روکے گا یہاں ہے تم اس کے پتھر پر چھو جانا ۱۱۹
 جب ملاشوں اور سندوں کی فواہیں سنو گھر بار مانا کو کہ میں کا پہلے واقعہ ہوا ہوا ہے
 سکھائیں وقت فرما جائے رہو گا ۱۲۰ یہ پھر اس شخص سے کہ کہ تو میری خواہ منسلط رہ
 سندت پر مانی کرے گی۔ ۱۲۱ اور اس سے بڑے سو چل کر میں گئے اور جب جاؤں اور میری
 بڑے گی اور اس پر بڑی بڑی دولت لکھ باتیں اور نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ ۱۲۲ لیکن ان
 سب باتوں سے پہلے وہ میرے نام کے سب سے گھس بکڑوں گے خط سبائیں گے۔ اور
 عبادت خانہ کی عداوت کھنڈا کر کے اور فتنہ فوں میں ڈالواں گے اور ارمیہوں سے
 حاکموں کے سامنے حاضر کریں گے۔ ۱۲۳ یہ تمہارا گوئی دیتے کا موقع ہو گا۔ ۱۲۴ میں اپنے
 دل میں غلطی رکھو کہ ہم پہلے سے فکر کریں گے کہ کیا تو اس میں ۱۱۵۱ کو کہ میں جس میں ہوا
 اور حرکت و دنگا کر تمہارے کسی بھائی کو سامنا کرنے یا خلاف کہنے کا مقصد رہا ہو گا۔ ۱۲۵
 اور میں مال باپ اور بھائی اور شہر دار اور دوست بھی یکوڑ دوش گئے کہ وہ تم میں سے
 کو ہوا ڈالیں گے۔ ۱۲۶ اور میرے نام کے سب سے سب تو گئے عداوت رکھیں گے۔
 لیکن تمہارے سر کا ایک بال بھی جیسا کہ ہو گا۔ ۱۱۶۱ اپنے پتھر سے تم اپنی جانیں بچائے
 لکھو گے۔ ۱۱۷۱ پھر جب تم پر وہ خلیفہ ہو جوں سے گھرا ہوا دیکھو تو جان لیا کہ میں کا اوج
 جانا روک دیکھ ہے۔ ۱۱۸۱ اس وقت جو بیٹو در میں ہوں ملاطوں پر تمہا گے حائل اور جو پر خلیفہ
 کے اندر ہوں باہر نکل حائل اور جو دیہات میں ہوں شہر میں رہ جائیں ۱۱۹۱ کو کہ یہ اسقام
 کہ ان پھر نہیں میں سبائیں حلقہ میں آپ پوری ہو جائیں گی۔ ۱۲۰ ان پر اسوس ہے جو
 اُن دنوں میں حاضر ہوں اور جو وہ وہ غلطی ہوں ان کو کہ ملک میں بڑی شخصیت اور اس میں
 برعقب ہو گا ۱۲۱ اور وہ تلوار کا پتھر ہو جائیں گے اور اس پر ہر سب تو ہوں میں سب
 حائل گئے اور جب تک جو قوموں کی مینلو پوری نہ ہو یہ خلیفہ قوموں سے پامال ہوئی
 رہے گی ۱۲۲ اور شروع اور چاہے اور خداوں میں نشانیاں ظاہر ہوں گے اور میں ہر روز
 کو تکلیف پہنچے کیونکہ وہ مسند دار اس کی لہروں کے شور سے گھر جائیں گی ۱۲۳ اور

کے ہاں سے اور زمین پر نہ ملے دلی بلاؤں کی راہ دیکھے دیکھے لوگوں کی جان میں جان نہ رہی۔
 اس لئے کہ سناں کی توہین ہونی چاہی گئی۔ (۲۷) اُس وقت لوگ اپنا دم کو مذہب اور بڑے
 جلال کے ساتھ دال میں لے دیکھیں گے۔ (۲۸) اور جب رہا میں ہونے لگیں تو سب سے
 ہو کر سر دوباٹھا، اس لئے کہ عیسائی خلیفہ نزدیک ہوئی۔ (۲۹) اور اُس نے اُن عیسائی
 تمثیل میں کہ ابھر سکھ دھرت نو سب دھرتوں کو دیکھو۔ (۳۰) خوشی تو میں کو سندس نکلتے ہیں
 تم دیکھ کر آپ ہی جان پیتے ہو کہ اب کبھی نزدیک ہے۔ (۳۱) اسی طرح حبشہ میں اُنوں
 کو مولے دیکھ کر وہ جان بولے خدا کی یاد تباہی نزدیک ہے۔ (۳۲) نیز شہ سے بیچ کتا ہوں کہ
 جب تک یہ سب باتیں۔ سولیس یہ نسل پرہیز پر امام ہوئی۔ (۳۳) آسمان اور زمین میں مل
 جایش گئے لیکن میری بانیں سرگز تر ہیں گئی۔ (۳۴) پس غرور رہو۔ اب نہ ہو کہ خدا سے
 دل خوار اور لشہ بازی اور اس زندگی کے فکروں سے شست ہو جائیں اور وہ دن تم پر پھند
 کی طرح آگاہی آجڑے۔ (۳۵) کہو کہ خشنے لوگ غلام شدہ زمین پر موجود ہوں گے اُن سب
 پر وہ اسی طرح اُڑے گا۔ (۳۶) پس روقت جائے اور دعا کرتے۔ ہو تاکہ تم کو اُن سب
 ہونے دلی باتوں سے بچے اور امن آدم کے حصہ رکھو گے ہونے کا مقتدر ہو۔

بات ۵ تاکہ۔ برہائی کی پیشینگوئی اور سوال۔

۵۔ رقص نے بنایا ہے کر شاگردوں میں سے ایک نے رشتہ السوع کو مہل کی چوٹی اور
 نفاست کی طرف متوجہ کیا۔ رقص ۱۱۳۔

۶۔ رشتہ السوع جواب میں کہ مہل بالکل مہل کی جانی۔

۷۔ اس پر خدا گرد دو سوال کرتے ہیں۔ اول یہ کہ ہوگا؟ دوم اُس کا کیا نشان ہوگا؟
 آیات ۸ تا ۱۱۔ مہمت کے ایام۔

۸۔ چھوٹے بیج اور چھوٹے نمی ہیں گے یہ پیشینگوئی بہرہ پوری ہوئی۔ مسیح موعود کے
 مہمیں مثلاً بارگت اور سچا بنیستان میں مرزا غلام احمد قادیانی۔ دقت کے نزدیک ہونے
 کی چنیں گوہن اپنے فرمودہ و عوز سے گردی کرتے آ رہے ہیں۔

۹۔ گتہ ۱۰ کو گونے کہا کہ چوکر ٹاشیاں اور چنگا سے ہوتے ہیں اس لئے مسیح کی آمد اور
 مونا کھڑی کا گتہ لیکن پاک کلام بتاتا ہے "گھبرا نہ جانا"۔ اُس وقت خاں و رانہ
 ہوگا۔" درحقیقت یہ خیال کرنا کہ ٹاشیاں وغیرہ اس بات کا نشان ہیں کو ختم ہوا ہے نہ ہوگا غلام ہیں۔

۱۱۔ ۱۔ شہینش میں لکھا جا رہا ہے کہ مجھے بن اور بار بار زلزلے آچکے ہیں ۔

آیت ۱۹ تا ۲۳ - شاگردوں کی ہدایت

۲۔ شاگرد یہ حال نہ کریں کہ دُعا کا حاتمہ پیتے گئے گا جبکہ ترو منعم کی رہائی بھی نہ
رسائی کے بعد بھی نہ۔ ہاتھ پیر کی شروع ہو گئیں عالمی سطح کی پرامن سرگرمیوں
میں بعد چھپ کر مقررہ مناسبتیں منبہ ہو ۔

۳۔ اس کا مرتبہ ۳ سے مہلک حالتیں "ماکوں کے لئے گویا ہوں" یہاں یہ
لکھا ہے "سارے گویا ہی دے گا" دفع ہو گا "ہر مدت کے مظلوم پر نصیب کسی بہت
زندگی کے گناہ کی مرہبے ہیں ہمارے خد و خد تہمتے ہیں کہ گویا ہی نصیبنا احمیل کی
صدافت کے لئے ہو گئی ۔

۱۲۔ ۱۵۔ یہاں "ح" لفظ کی مدد کا وعدہ کیا جاتا ہے اور نصیحت کی عافی ہے ، کہ
ان رسائی کے وقت مسفکرتہ ہوں ۔

۱۶ تا ۱۸ - یہاں کچھ خطرات منبہ ہوتے ہیں ۔

۱۶۔ ہم میں سے بعض کو مری ڈالیں گے ۔

۱۸۔ تمہارے سر کا ایک ٹکڑا بھی ہنگامہ ہو گا

مطلب یہ ہے اگرچہ تم میں سے چھٹا بھی من قتل بھی ہوں تو یہ اس موت سے دلی
پا بندی نقصان نہ ہو گا۔ "رومیوں" ۵۵ "مراڈ" ہو "کون ہم کو سیر کی عجب سے جدا کر لے گا
نصیب" "خطو" "مراڈ" یہاں پوچھیں گا یہی جواب ہے جس کی طرف "توقا" کی
انجیل ۲۶، ۳۷ اور ۳۸ میں اشارہ ہے ۔

۷۔ کلیسای مسیحی شخص کی ہر عمری اس کی سچائی "انسان" ہیں۔ "دکھو مٹی" ۔

و "توقا" ۲۶، ۳۷

آیت ۱۹ - جو کوئی بیڑا اور ڈکھ کو صبر سے سہتا رہے گا اس کو ابری صواب حاصل
ہوگی غالب ترجمہ کے الفاظ "یہی جاس" کی بجائے "اسی رو" "لکھنا مطلب کو
زیادہ صفائی سے ظاہر کرتا ہے ۔

آیات ۲۰ تا ۲۴ - یہودیہ کی پہلی - معلوم ہوتا ہے کہ اردوستان میں
نقصان اٹھائے "سوس" "ت" کے بعد کی گئی ہے ۔ جو "سوس" "ت" کے بعد کوئی نقصان

۲۵ و ۲۶ - ان نشانات کا ذکر انبیاء کے صحیفوں میں مذکور ہے۔ ان علامات سے وہ
جبرائیل بیان کی جاتی ہے جو فرشتوں میں ہوگی اس لئے کہ سب جگہ ازہرہ نظر آئے گا اور بدین
کا کوئی ٹور کس دھاتی نہ ہوگا۔ اوقام علم ان سبیلوں اور تاروں کو فرشتوں سے جو نزلوں
کے سبب سے پیدا ہوں گی سر اسٹیج کی حالت میں ہوں گی۔ یہ بھی تکلیف اور گراہی ہیں
کہنے کا محور ہے۔

۲۷ - ابن آدم حلال کے ساتھ آنظر آئے گا (دلی ایل ۴، ۵) عہد جدید سے برٹا ایج
کی آخری کو نکال دیا گیا ایک جراحی میں ہے جس کو کرنا ایک ناممکن بات ہے۔ میاکی تاریخ کا
حاضر پرچہ اس راز کا کھینچا ایک مشکل مسئلہ ہے تاہم ایماندار کو یہ باتیں فوس کرنا ہوں۔
۲۸ - مٹھلی کا ایذا، دنیا کی مشکلوں سے برا ہے۔

نوٹ۔۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ زمانہ جیسا ہم اس کا تحریر کر رہے ہیں، ہمیں عالم
سے تعلق رکھتا ہے بلکہ ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ یہ خود خدا ہی ہے۔ غالباً دیگر
موجودات کے ساتھ اس کی تخلیق ہوئی ہے۔ خدا کا داس کا حلقہ اور ملک
ہے۔ ایجاد خدا کے بارے میں بھی کیا جاسکتا ہے۔ ہم انسان، زمین، مکمل
کھنڈ اور ان کے ماحول میں خدا ان کی حدود حدود سے محدود نہیں ہو سکتے ہیں
بہت سے بھی نہیں کر سکتے کہ اس کے حتم ہونے سے کیا فرما ہے۔ تو یہی ہیں
اسلام ای کو ماننا پڑے گا۔ دیکھو۔ اگر ہمیں ۱۵، ۲۳ سے ۲۸ جہاں دنیا
کے قاتل کا ذکر ہے اور ۲ پطرس ۲ - ۸ - نیر پورہ ۹۰: ۴ جہاں خدا کے نام
سے نازا رہنے کی طرف اشارہ ہے۔

ہر کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ بیچارہ کی بابت درجہ تذکرہ برٹا ایج سے خود ارشاد
فرمایا ہے۔ ان باتوں کو خدا نے ایسے اعتبار میں رکھا ہے کہ مر خداوند نے اپنی سب سے بڑی
سے بچے دیا کہ آپ کو بھی حاسری تاریخ معلوم ہیں۔ مرقس ۱۶: ۲۲ میں اسے معلوم
کر لے کر کشن کرنا مشہور بلکہ کفر ہے۔

آیات ۲۹ تا ۳۳ - ماضی کی آہ کے نشان۔

۳۰ - خود اور دیگر دھنوں کی تفصیل۔

۳۱ - یہ تو یہی کہ برادری جس کے متعلق برٹا ایج نے پیشروئی کی خدا کی اور شاہی

یہی سہانی خدمت کی مدد کا ایک نشان تھی۔

آیت ۳۲۔ نسلِ نبط لوگوں سے سمجھا کر اس تمام باپ کی تقسیم فقط دنیا کے حاتمہ اور آخری رو کی ہست تھی یہ آیت بہت مشکل فقرہ نے لگی نسلِ یونانی GENEA کے معنی یہ ہو سکتے ہیں مگر اعماموں عام طور پر اس کے معنی نبط کے ہیں۔ نو قاء ۳۱۔ (۱) اردو ترجمہ اس زمانہ ۱۱ ۲۹ سے ۳۲ تک ایضاً ۷۔ ۲۵۔ ایضاً ۱۱۔ ۲۴۔ ایضاً چنانچہ جہاں بھی یہی مطلب ہو گا۔ معنی یہ ہیں کہ یہودی نسلِ نبط کے حاتمہ تک موجود رہی حاتمہ تک نہ پہنچ سکا ہے بلکہ یہ کہ یہودی نسل کی بڑا دی کے وقت تک اس زمانہ کے لوگ (وہ) پشتِ اسب کے صہب نہ رہیں گے۔

آیت ۳۳۔ شہدہ نبطی بنجید گی کے ساتھ یہی ن پشیں گوئیوں کی نصیحت فرماتے ہیں۔

آیات ۳۲ تا ۳۹۔ سر وقت خردار بننے کی نصیحت۔

آیت ۳۴۔ دنیا کی پیش و پسب اور اس کے کام دھندل میں نہیں بھینٹ چاہئے۔
”پھندے کی طرح“ جس طرح جڑی دار کا پھندا بے خبر بڑے کے ڈیر پر تھپتھپ رہی ویسے ہی ہو سکتا ہے۔

آیت ۳۵۔ اس آیت کا اندازہ۔ عذرا شری طرح ہے۔

آیت ۳۶۔ حاصلِ کلام

ربنا یسوع المسیح کی خدمت کے آخری ایام کا حال
آیات ۳۷ تا ۳۸

۳۷۔ وہ وہ روز میل میں تعلیم دیتے تھے اور سب کو امر جا کر اس پہاڑ پر ہاکرنا تھا۔
زخوں کا کام۔ (پہرے ۱۲۸) اور شیخ سو پرست صہب داگ اس کی باتیں سننے کو چاہتے ہیں اس کے پاس آیا کرتے تھے۔

آیت ۳۷۔ معلوم ہیں کہ ربنا یسوع اور آج کے ساگو کسی مکان میں رات کو رہتے تھے شاید کسی ڈیرے میں چھٹی میں رہتے تھے یا ہر ہی جگہ رہتے تھے۔

آیت ۳۸۔ آپ ہر روز میل میں سکھاتے تھے۔

باب بست و دوم

سازش

آیات اتا ۶

۱۱۱ اور عبد فطیر میں کو عبد فرج کہے ہیں نزدیک تھی (۲) اور سردا کا ہیں و یقیناً توقع
 ڈھونڈ رہے تھے کہ اُسے اس طرح مار ڈالیں کہ ننگہ ٹوٹوں شہر لے آئے۔ ۲۰ سلطان
 بیوہ میں مسابیح و اسکر قوی کھانا اور اس بارہ میں شمار کیا جاتا تھا۔ (۴) اُس سے بچا کر شہر
 کاہنوں اور سپاہیوں کے سرداروں سے مشورہ کیا اُس کو اس طرح مرنے کے حوالہ کرے۔ ۱۰ وہ
 خوش چہرہ اور اچھے روپے دیکھ کا اقرار کیا۔ ۱۱ اُس نے من دیا اور موقع ڈھونڈتے لگا کہ
 اُسے سر ہٹا کر مرنے کے حوالہ کرے۔

آیت ۱۔ "عبد فطیر فرج۔" یہ محاورہ کے نزدیک کی ضرورت نہیں کہ عبد فطیر کی مٹی
 عام تھا، رہے "فرج" عربی لفظ فرج کا معرب ہے یہی مع میں کا پاک کلام میں ذکر ہے،
 ملک مصر میں منائ گئی تھی مروج تھا، درمیان میں حبیبہ اسے دے لے لے کر لے گئے تھے
 جتا کہ عبد فطیر فرج سے دوسری عبد بھی اور عبد فرج کے بعد مٹی مٹی جاتی تھی فرج
 کے لئے بھی محکم ہوا کہ کسی قبر میں نہ بھی مرنے میری مٹی رہے ہائے یہاں تک کہ عبد
 حارثی حلا کر خاکی مٹی بنا تھا، درخت تیرہ چھ مٹی مٹی سے علاوہ بیکسنگ دیا تھا۔
 میں خود سنان کی دھ سے بیکسنگ ہوا کہ دونوں عبد میں ایک میں عبد خیا کی کا سے لکھیں۔ نو
 مروج بھی وہ مٹی مٹی کو اسی طرح سے ملا دیا ہے جس طرح اس مٹی میں ملائے تھے
 فرج اسب جیسے میں مٹی جاتی تھی۔ مروج ۲۵۲ حوالہ کوستان کہو یا دھیاہ ۱۱۰۲ اتنا
 آئین کے بار میں بیوہ میں بیوہ میں آدھوں کے ٹوٹے بنائے تھے ہر ٹوٹے کا ایک ٹھکانا اُس
 برہ کو جو کھایا تھا نہ برہوں میں اس کو پہل میں راج کرتا تھا اور ایک کچھ فرج کا میں بیوہ
 میں نے فرج کے نیچے کی کٹی ہر ڈالتا تھا۔ ہم دلق کے ساتھ ہیں کہہ سکتے۔ کیا دلقی ہر
 مروج وہ آپ کے ماکروں سے اس بار کھان مائیں ٹھکانہ کو نہ کہ بہرہ میں مٹ
 کرتے ہیں۔ (میں میں برہ فرج کرنا یہ شہیم کے بیوہوں کا اسٹو تھا)۔

شیر صبح کے وقت لاقعدہ دہرودی اجاسی برصیم میں آئے تھے اور ان میں سے بہتر سے
ڈیموں یا چھ بیٹروں میں صدر کے بارہ بیٹے محمد بن یس ہمت سے ٹیکلی بھی ہوا کرتے تھے
آیت ۲۔ رثا ہوتے کھنکس ہوئے ، اقدار لوگ تھے اس بندہ پر کئے ہوئے
تھے کہ اس کو شکر میں سن ۔ عوام میں بددعبر رہے اور طے آدمی عوام سے حرف کھاتے
تھے۔

آیت ۳۔ تیندھان سمودہ "مقدس پوٹ" نے تارا ہے کہ عید سے ہمت پر
یشوع دمعو ہر کیا کہ ہوا اسکرتی دل میں آپ کا بلیف ہوئے لگا چہ روطہ ،
وراء ہاشی ، بکس بن ڈگر کے کہ ہوا وہ شاگردوں کا راجھی تھا اور رویہ نہیں کرنا تھا
کھیل سے معلوم ہوتا ہے کہ ہوا یسوع نے ہوئے ، کو چائے کی کوشش کی ، درپ کی کرب
سی یسوع ہوا کہ نشان گری ہوں گی اور طر کار میں نے رہنا یسوع کو کپڑو دیا ان
بارہ میں صدر کیا جانا تھا ، وہ ان میں یک جانا تھا ہر دل سے ان کے ساتھ خداوند کی
روی میں کرنا تھا

آیت ۴۔ معلوم ہوتا ہے کہ کاہنوں نے ہوا وہ کو اس در کام کے لئے ہمیں
ڈھونڈا تھا خداوند جو ابھی مرضی سے ان کے پاس گیا تھا۔ چارلس ڈکنز کسی ، اول میں سنانا
ہے کہ ہال انکر فڈ (مضمون) وہ کے ساتھ فیل کی طرف سبقت لے جاتے ہیں ۔ سی طرح
سے ہوا وہ تاریخ عالم کا سب سے بڑا جرم کرنے کا انطام کر رہا تھا۔

"سیا بیوں" ہیکل کی حفاظت اور امن کا انتظام پولیس کے ہاتھ میں تھا ۔ یہ
لازروں میں سے چٹخے جاتے تھے ۔ ان کا سردار ہیکل کا سردار یا صوبہ دار کہلاتا تھا ۔
رٹو جتا ۱۸۳۵ء (جلد ۵) ۲۶۰۵

"منورہ کیا" ہوا وہ کو معلوم تھا کہ یسوع رات کو کن کن جگہ میں اپنے شاگردوں
کے ساتھ رہتا تھا (پوٹ ۸: ۲۷)

آیت ۵۔ "تو ش ہوئے" کیونکہ وہ رہنا یسوع کی قدرت اور حام لوگوں کے غصے
سے ڈرتے تھے۔

"روپے وینہ کا اقرار کیا" سی انہیں میں بنایا گیا کہ ہوا وہ نے کام سر انجام دینے
کیلئے دسوں سے روپے مانگے تھے اور ان کے مابین اس کام کی فیس ۳۰ روپے طے ہوئی ۔

آیت ۶۔ موقع ڈھونڈنے لگا۔ ہم گئے دیکھیں گے کہ رتہ بیٹھ جاتا ہے یا
 انتھام کر رکھتا ہے کہ دشمن کو بیڑے کا موقع اس وقت تک نہ ملے تا تک آخری عت اور ضرورت
 تعلیم ختم نہ ہو جائے۔

آخری عشا کی تیاری

آیات ۷ تا ۱۴

۷۔ اور جب قطر کا رات آج جس میں صبح شروع کرنا تھا اس صبح ۱۰، ۱۱، ۱۲ بجے اسے نظر میں
 پہنچا تو کہہ کر رکھا کہ جا کر ہمارے کھانے سے صبح پتہ ہو گا۔ ۹۔ اُنہوں نے اس سے کہا
 تو کہیں چاہتا ہے کہ ہم پتہ کریں؟ ۱۰۔ اُنہوں نے کہا نہ کھانا نہ پتہ نہ حل ہو سکتا ہے۔ ۱۱۔
 ایک آدمی اپنی کانٹھ پر اُٹھ کر اُس کے سامنے بیٹھا اُس کے پاس سے اُس کے پیچھے چلے جانا (۱۱)
 اور گھر کے مالک سے کہا کہ اُس وقت دُکھ سے کتنا ہے وہ ۱۲۔ اُنہوں نے کہا کہ میں اس میں اس سے
 بٹا کر دوں گے ساتھ صبح کھائیں (۱۲) وہ نہیں ایک ٹرا، لٹا، جا، اور سب کچھ اُٹھائے گا۔
 وہیں تیاری کرے۔ (۱۳) اُنہوں نے جا کر جیسا اُس سے اُن سے کہا تھا وہی دیا اور صبح
 پتہ کر لیا۔

آیت ۷۔ عیدِ فطیر کا دن۔ یا یعنی ۲۰ یوں کہ حساب کے مطابق یہ صبح ۱۰، ۱۱، ۱۲ بجے
 کا وقت ہے عرب شہر یا غروب ہونے کو ۱۰۔ ۱۱ بجے کا گیارہ بجے کا حساب کے موافق
 اُس وقت شروع ہونا ہے جب اُس سے پہلے دن کا شروع ڈوب جاتا تھا کہ وہی
 رات کو جیسا آج کل اکثر وقت کا اندازہ لگا، جتنا ہے معلوم ہوا ہے کہ دو شاگرد فوراً چلے
 تاکہ تیاری کر رہے ہوں نے تیاری اُس وقت شروع کی جب سبیل میں تیسے ڈھکے نہ ہوئے
 تھے۔ اگر آخری عشا واقعی صبح تھا تو معلوم ہوتا ہے کہ ۱۰۔ ۱۱ بجے کے سبیل کے سر پر
 سے ایک ترہ درج کیا تھا لکھنے سے نہ گھٹل میں۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱

میں نے ان سے کہا تھا بڑی آمردھو نہ دکھ سہنے سے ہیں رنج تمہارے ساتھ کھڑوں۔
 ۱۹۔ کیونکہ میں تم سے کہنا چاہوں کہ اسے کبھی رکھناں گات۔ نگ۔ وہ خدا کی جانب ہی میں ہوگا۔
 ۲۰۔ مہر میں نے یہاں سے شکر کہ اور کہا کہ اس کو نے کر ہیں میں، مٹ ہو۔ ۲۱۔ کہہ کر میں
 تم سے کہا میں کا تیر کا وہ داب میں کھی، میں گاد ب نکھلانی، دوسری، ۱۹۔
 پھر میں سے مدنی اور شکر کے دہائی ۱۹۔ کہہ کر میں کو دی کہ یہ میرا دن ہے جو تمہارے
 دوسرے دن ہے، میری ماڈر سی کے لئے یہی ماکو ۱۰۱ اور سبھی طرح کھاتے کے لئے یہ یہ
 کہہ کر باکہ یہ دوسرے میں میں ہمد سے جو تمہارے داب میں رہا جاتا ہے۔ (۲۱)
 گرو کبھی میرے پکڑ دے دے کا پتہ رہے وہ رہے ۱۲۱، کہہ کر میں آدم و حوا
 کے دوسرے مقرر ہے خانہ ہی ہے، میں شخص ہر اسوں ہے جس کے ہمد سے وہ پکڑ دے جاتا
 ۳۱۱۔ اس پر ۱۰۱ میں میں پکڑ دے کہ ہم میں سے وہ خود کام گات۔
 بیت ۱۸۰۔ رہا بیٹو جہود و مجلس میں ہیں بیٹے بیٹے اور مسکن وہ ج کے مطابق یہ رہا گرو
 میں شق

آیات ۱۶۱۵۔ رہا شمع کے لئے شمع کھانے کا حری ۳ دفع تھا، یہو ی شمع
 غنم ہونے کو تھی، اقل میں شمع ہے کہ مقدس پوٹوس ہر عیدوں کو، ساہا۔ (اعمال
 ۱۶۱۵۔) یکس کہیں نہ ذکر کرتا میں، ماہا نا کہ مسی لوگ بھی شمع کھاتے تھے اور پوٹوس اس کا
 صرب اسارہ بلی کرتا ہے وہ کہتے، مگر تھیل ۱۰۵، یہو دہاں کے حساب کے مطابق رہنا
 شمع یہو دہاں میں کو مصلوب ہوئے تھے۔

آیات ۱۸۰۔ یہاں کہ "مٹی درمیں کی تاج میں اور مگر تھیل کے لئے خط میں
 رہا تھیلوں ۲۳ سے ۲۵ تک صرف وہی لوگ کا ذکر ہے، بعض ہر تھیلوں میں آیت
 موجود ہے میں بعض تھیلوں میں بہ تدار ہے، تو میں بعض بعض ہوسوں میں، میں کہ خط سمجھا
 ہو مگر تدار دیا۔ شمع کے وقت مگر تدار یہاں لے تے تھے جن میں گورو کی لال میں ہوتی تھی۔
 معلوم۔ تو تب کہ میں اس پر سے کا ذکر میں لئے کیا گیا کہ اس کے دیتے وقت شمع نے
 ایسے الفاظ دئے جس میں موصوفین آیت کی تصدیق ہوتی ہے۔

آیات ۱۸۰ تا ۲۳۰۔ ہر کہ، کا مگر یہاں ۱۸۰ میں کا ذکر میں کہ کہہ کر میں
 سے ہاں دھوئے کا ذکر کہ، جانا ۱۸۰ تھیلے یہاں میں عسائے یہاں کی شمع کی تھی۔

لیکن تھ نہ بدلا

آیت ۳۲ - رُفِیَائے قوم یہود کا یہ حال تھا کہ اس تہ کو جس طرح سے سوسا ہے،
کئی شخص اس کو نہ ڈر کر دوسرے ملک تھاتہ مار سکا تھا۔ کہنے کو اس میں اس قدر
حکیم ہے کہ اس کا اگر وہ میں کوئی کامل راستہ مارو پیدا ہوگی تو لوگ اسے قتل کروں گے

چھوٹے بڑے کے موضوع پر رسولوں کی تکرار

آئندہ زندگی میں اُن کے حقوق

رَبِّنا اَلِیْسَ کَا اَہْلِیْنَ اَکَاہِی دِیْنَا

آیات ۲۲ تا ۳۲

(۲۲) اور اُن میں۔ تکرار بھی ہوئی کہ ہم میں سے کون کون سا سمجھا جاتا ہے، (۲۵) اُن میں سے
اُن سے کہا کہ غیر قوموں کے مانند وہ اُن پر حکومت چلاتے ہیں، اور جو اُن پر اختیار رکھتے
ہیں خدا وہ نعمت کسلائے ہیں، (۲۶) مگر تم پیچھے رہو یا ملکہ جو تم میں رہا ہے وہ جبریل کی
مانند اور جو اس پر رہے وہ غلبہ کرنے والے کی مانند ہے، (۲۸) کہو نہ تو کون سا ہے
اُو جو کھانا کھا لے، مٹھا، اُو جو خدمت کرتا ہے، کیا وہ نہیں جو کھانا کھانے سے بچتا ہے،
لیکن میں تمہارے درمیان حد تک کرے دئے کی مانند ہوں، (۲۹) مگر تم کہو جو جو
راکشوں میں برابر رہے، (۳۰) وہ جیسے میرے اپنے میرے۔ بے شک
اوستا کے مقدر کی ہے جس میں تمہارے مقدر، (۳۱) تادمیری و سابی
میری میرے رکھو، چو سکہ تمہاری پرستش کر رہے ہیں، وہ قیدین کا لفظ اُرو گئے
(۳۲) مصلحتوں سمجھو، دیکھو قیدیوں نے تمہارے کو مانگ مینا کر گئیوں کی طرف سے (۳۳)
میں میں سے بڑے شے دھاکا نہ ترا ا میں جا۔۔۔ ہے اور جب تو شروع کرے تو سے کھانا
کو بھٹوہ کرتا، (۳۴) میں تمہارے سے کہا اے خداوند، تیرے ساتھ میں قید ہونے سے
میرے کو بھی تاروں (۳۵) اُس سے کہا اب میرے میں تم سے کہ تم کو آج شروع مانگ
سدا کہ جب تک تم میں بار میرا کارہ کرے کہ مجھے نہیں جانتا۔

آیت ۳۴ - مٹی اور مٹی کی اجہل میں، میں کا مرید ہوں، یعنی کوحت اور جوت
کی درخواست کا کر رہے۔ اُن کو ربنا ایس کی اوستا بہت میں اُس کی دہنی اور، مگر صرف

”گیتوں کی طرح بھٹکے خوف سے“ خطاب سے اہل مصدب سے۔ تاکہ اگر ہو سکے
یوں اس سے ایک بھی دہراہات نہ ہو مگر بھوسہ نظر آتے۔

آیت ۳۲- پیر سے لئے ڈی کی“ ڈر بھا کہ رت بشوع کا دھار کرنے کے بعد
پطرس کا اماں حنا رہیگا۔ آپ نے معلوم کیا یہ یہ شخص تاہم قدم ہنس رہے گا اور دعا
کی وجہ اس میں کی شرمیلی درگزدی ظاہر ہوئے ہو وہ اپنا بھانہ نہ کھوٹے کہو کہ
اُسے یہ کام پور کیا گیا تھا کہ اسے بھائیوں کو مضبوط کرے لیکن یہ اسے خود بھروسہ
لا اور بدیل ہونا امر ضروری تھا۔

آیت ۳۳- پطرس کی کراہی سے وہ دف بھا اور بنی مرابیل دیکھے لگا کر ڈر قید
ملکہ موت کے خطرے کے باوجود تاہم دم رہے گا۔

آیت ۳۴- رتبنا بشوع اس ناکہ کی بات رجب بھاسے ہوئے اس کے بھاری
پیشیں کوئی کہنے میں۔ ہر حال پطرس بھا کر سند پر مشورہ نہ تھا کسی بقول پطرس ”جو کوئی
اسے آپ کو دہم بھاسا ہے وہ خبردار رہے کہ گریڈ سے ۱۱-۱۲ گریڈوں۔ ۲۱- اگر سمجھوں
اسے آپ نہ بھروسہ نہ رکھتا تو نہ پھر میں گئی نہ کی حالی اور نہ رتبنا بشوع کا لگا بھائی نہ رہا۔

رتبنا بشوع کے خطرات اور تکلیفات کی طرف اشارات

آیت ۳۵ تا ۳۸

(۳۵) پطرس نے ان سے کہا کہ آج سے تمہارے دوست درجہ دی رتوئی امر ہوتی تھا
کہ تم کسی جہ کے بھارج رہے ہو۔ تمہارے کہ کسی جہ کے سسر ۳۶- اس سے
کہا کہ اس کے پاس جو سو وہ سے لے اور اسی طرح تھوڑی بھلی۔ جس کے اس نہ ہو
وہ انی ہوسک جگرلو جریہ ۳۷- کہ اس میں تم سے نہ ہوئی۔ نہ جو بھاسا ہے۔ وہ
دھار رہے ہیں کہ اس کام سے جس میں وہ رہا ہوا ہے اس نے کہو کہ تم سے
سب بھاسا ہے۔ پورا دولت ۳۸- اس نے کہا سے خد دید۔ کہ ہمارا ہوا
ہیں۔ اس نے ان سے کہا کہ میں۔

رتبنا بشوع رتوئی کو امرا سے ہیں۔ نہ کہہ نہ ہم جہ سے ہیں۔
آئندہ زندگی میں خطرات اور تکلیفات کا مقابلہ کرنا ہوگا۔

کونے لگا کر (۳۲) ہے باپ اگر کوئی ہے نور پیر مجھ سے بڑے تو بھی مری۔ حق میں
ملک تیری ہی مری ہو۔ (۳۳) اور آسمان سے ایک فرشتہ کھڑا کیا وہ اُٹھ کر
تقوت دیتا تھا۔ (۳۴) پھر وہ سخت یرغبتی میں شہساز ہو کر اور بھی دوسری سے جا کر لے
لگا دماغ کا پسند گویا خون کی ٹیڑھی ٹیڑھی ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔ (۳۵) جب دُعا سے
اُٹھ کر شاگردوں کے پاس آیا تو اس فلم کے ورے سے تیرا پا۔ (۳۶) وہ حق سے کہا تو سچ
کیوں ہو؟ اُٹھ کر دیکھو کہ زراعت میں ترشہ۔

مفسر تونہ شد کا نام حسن شاہ۔ یہ مرقس اور سستی کی ماحول سے حدیث بھگت ہے۔
موضن باغ "نکت" ہے۔ وصی ۳۱ و مرقس ۳۲ و گوشت ۱۸: اُنوقت نے سار کو
بُست تھم کر دیا۔ پس کس کچھ باقی باقی بھی فلسفہ کی ہیں جن کو دیگر سیمیں و سوسن
چھوڑ دیا تھا (آیت ۳۴ و مرقس ۳۵) دُعا سے گرجا کی کا حال لکھا ہے جس جان کی کا
حال نظر انداز کیا ہے۔ آپ کی اذیت اور دیانت کے یہاں ایک اہم بات نکلتی
ہے۔ اس مقام تک واقعات کے بہانہ جو فیوں (۱) جیل منہ قدم مرقوم ہیں، یہاں
سے بہت کچھ ملتے جلتے ہیں۔ (۲) ساہوکار (۳) سکن اوتھ کے یہاں میں میوں ایک
دوسری سے بہت کچھ مختلف ہیں حالانکہ وہی ہیں۔ (۴) کوٹان آسان بل جیس۔ (۵) ہم سنا
ایک ٹوای کے سار، ہم کو مرگو اہل ملتی۔ (۶) جو بھی اسکل کی گئی جس کے کس کے
مُصنف کا دستور ہے، وہ ہے جب قہر کا ذکر کرتے تو ہر سے۔ (۷) ایک یا فیوں
گواہی ہے جس پوٹس و ٹوئی تہ خور مہموں کے یہی خط کے سندھوں باپ مرطند
ہے (آیت ۳۵ سے آیت ۳۶) ہذا وہ وہ۔ (۸) جس سے وہی ہے۔ (۹) ٹوای جس میں
آیت ۳۹ "تو تون کے یہاں کہ۔" سحر طرح تون سے بھی۔ (۱۰) کا نام ہیں۔
اب تک اہل ایک۔ (۱۱) وہی کہہ رہا تھا کہ جو کتنی (۱۲) کا وہ تھا، (۱۳)۔
معلوم ہے۔ (۱۴) وہی ہے۔ (۱۵) وہی ہے۔

پسے دستور کے موافق "تہ تہ وہ" سحر ٹوئی کو معلوم بھی۔ (۱۶) اُس سے اس
پوشیدہ۔ (۱۷) سحر تہ رہ۔ (۱۸) وہی ہے جو کتنی (۱۹) سحر تہ رہ۔ (۲۰) کہ کی
رسم کا تم پہنچتی تھی۔

آیت ۴۰ "اُن سے کہا۔" تو تان جن ساگردوں کے زم بھرتس۔ (۲۱) دیکھو۔

تا کہ جس کو شایع شروع اور دس سے ایک کو کے لئے ساتھ لے گئے (دیکھو ۸: ۲۸۱۹۵۵)

”دعا کرو۔“ مٹی اور مرقس میں اس پہلے حکم کا ذکر ہے۔

آیت ۲۷: ”بیشکل ایک ہو کر“ ”دوسرا ترجمہ“ ”کھج گیا“ ”یعنی شیعہ کے چلنے کی انگلی“
جیسی تھی کہ آپ اُس شاگردوں کی صحبت کی بھی برداشت نہ کر سکے۔

”پتھر کا پتھر“ ”سی ۲۵“ ”مگر جب آپ دعا کرنے لگے تو سوجھانے سے پہلے شاگرد
سُٹ سکتے تھے نہ آپ کی سمجھ میں۔“

”کھینٹنے“ ”سبک کرنا“ ”کمزور گھڑے سے سو کر دعا کرتے تھے“ (کوفا ۱۱: ۱۸ اور ۱۳) ”کھینٹنے“
کبھی ہو کر دعا کرنے کا دستور جو مسیحیوں میں رائج ہے غالباً اسی واقعہ کے باعث شروع
ہوا ہو گا۔

آیت ۲۲: ”پہلے“ ”لفظ کنز کسی آدمی کی قسمت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔“

ایک مشہور مضمون ”۲۳: ۵“ ہے۔ وہیں مطلب صاف ہے ”پاکیزہ لفظ بُرے معنی میں آتا
ہے۔“ (سجیاء ۵: ۱) ”دیر ماہ ۵، ۲۵“ ”حنی این ۲۳: ۳۱ اور ۳۲“ ”مکاشفہ ۱۸: ۲۱“
”ہاں پیالہ سے مصیبت مُراد ہے۔ حالانکہ جو بھی انجیل میں مسیح کی جان کی یاد کر نہیں تو
بھی اس الفاظ کی طرف صحت اشارہ ہے۔“ (نوحہ ۱۸: ۱۱)

”میرے مرنے نہیں الخ“ ”شایع شروع نہ اپنی موت سے اپنی قربان ہو اسی پوری
کی بہ آپ کی تمام مصیبتوں اور دعا کے پہلے لے عترتی اور موت میں ظاہر ہے۔ آپ نے
پوری قربان بردار کی کو پانی نذرانی +

آیات ۲۴ و ۲۵: ”یہ دو“ ”میں سب شخصوں میں نہیں عین تاہم اُن کی صحبت
کی کافی شہادت ہے جو کسی صلہ شروع کی اہمیت میں شک کرتے تھے۔“ ”ان انجیلوں کو
پسند کرنے سے“ ”س دھ سے کسی شخص میں نظر نہ اندازہ ہوئی ہوں گی۔“

”دکھائی دیا کہ شیعہ کے شاگردوں کو جس۔“ ”جاسم کے بعد اُس نے لوگوں کو باپ ہو گا۔“

۲۴: ”پرستش“ ”فکرا“ ”جی“ ”کھ کے بہت سے بہت کا تو۔“ ”جو حق“ ”سیکس حص
انعام ایک طرح کی عتیق قالب آجاتی ہے۔“ ”شاعر پڑے تو کچھ تفکر اور برستان ہو گئے
تھے“ ”کرباب شیعہ شروع کی دعا کے الفاظ اُن کو اُنہوں سے معلوم کیا کہ کوئی شاعر ابیر
واضع ہوئے کو ہے۔“ ”وہ علم میں مبتلا ہوئے۔“

کیا جس سے آپ کا مسح ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

آیات ۲۹ و ۵۰۔ شاگردوں نے لوہہ جلاسنے کی جارت مانگی لیکن معلوم ہوتا ہے آپ کو جواب دینے کی مُلک نہیں دی اور اُن میں سے ایک نے فوراً بتوڑ دیا اور پھر بھی دوسری خنجر میں مرقوم ہے کہ یہ بتوڑا شمعوت پطرس تھا اور دوسری نوکر کا نام شمس تھا۔ (پہچتا ۸۰)۔ غالباً سرور کا ہنس کے اس نوکر نے بتوڑنے کی گزیر ہی میں شریک ہونا چاہا۔ دوسرے طرحی شاگرد شواہد ہیں کہ کھسک رہا تھا ورنہ شمعوت اُسی پر بتوڑ چلاتا۔

آیت ۵۱۔ "سی پر کفایت کرو۔" یہ الفاظ خداوند نے شاگردوں سے فرمائے۔ "اُن کا ان کو چھوٹا معلوم ہوتا ہے کہ ان پورے طور پر اٹایا نہ گیا تھا دوسرا ہے، اُس کو ٹھیک جگہ لگا کر اچھا کر دیا یعنی نہ فقط لٹا دیا بلکہ خداوند نے، یہاں سے بھی نصیحت ہے۔" اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ یوہی کی۔ ۱۔ متی ۵: ۴۴۔

آیت ۵۲۔ "سرور کا ہنسنے وغیرہ یہ نہیں کہ ہم سو رہا ہیں۔ موجود ہونے پر چہرہ اس لئے اُٹھ رہا ہے کہ وہ دیکھیں کہ واقعی گرفتاری ہونے لگی ہے۔ اُن کو یاد تھا کہ ایک اور بار انہوں نے خداوند مسیح کو گرفتار کرنے کا حکم دیا تھا مگر وہ گرفتار نہیں کیا جاسکا (روح ۱۲: ۲۰ اور ۴: ۳۶)۔"

"جیکب کے سرور اُس"۔ جیکب کی پولیس کو گمراہی کا نشانہ بن گیا۔ اُن ہی کے لئے دُکھ ہو گیا۔

"خداوند کو ملے۔" خداوند کے چہرہ شکر ہوں گے۔
"ڈاکو جاکر۔" اُن کو معلوم تھا کہ رشتہ شروع نے کبھی کوئی سمجھنے کا کام نہیں کیا تھا اور یہی بہت حتم دیا تھا۔ سب بدوہ خداوند کے تودا پر مسکرتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے بدوہ رشتہ شروع سے خوف ہی کھاتے تھے۔ (پہچتا ۱۸)۔

آیت ۵۳۔ "باری گھڑی۔" گھڑی، اُنہی جب خدا سے اُن کو اختیار دیا تھا کہ رشتہ شروع ہو جائے۔

ناری کا اعتبار۔" خداوند کا اختیار ہے خداوند نے سفیان کو اخبار حاصل کر دیا تو خداوند سے ملتا ہوا ہی وجہ سے اُس نے لے رکھا ہے۔

نوٹ۔ "اُن کے خط میں سرمدون ہے جس سے اُن کو شروع ہے۔" یہی شریک کے

اُسی ہم ٹرغ نے آگ ہی ۶۱۱ اور حصار نے پھر کر پطرس کی طرف دیکھی اور پطرس کوٹا اوندی اُوات با آئی حواس سے کسی سختی کہ سچ ٹرغ کے گندہ سے چلے تو میں بلکہ
 مہر الکرا رکہ ۱۶۲۱ - ۱۶۲۰ ہر حاکم و رزارد ۶۰۰

تو نے راجہ کی عرض سے جت در کاٹھا کھسا سے باب کی مشینوں کا ذکر
 میں کہ ۔ ص ۱۸۱ میں کوٹا کیا ہے جو صدر عدالت کے سامنے علی الصبح ہوئی تھی
 ہی و ص ۱۸۲ میں ہر سردار کا پڑا سے اُس سے میں حساد نگر ماجل نام میں کہرتا
 شوح سے سلاطین کے در سب کچھ پتہ کر کے اضابطہ پستی کو ہونے دیا تھا ملک
 کوٹھا میں تھا۔

سردار کا سبب تھا و سردار کا سبب میں جو کاٹھا سکے روسوں نے اُسے مطلق کیا
 پتہ کھا ورنی زمانہ کاٹھا جوٹ کا دما و مھا سردار کا پس مصلحتوں سردار کا پس کھلانے
 تھے بعض کوں کا خیال ہے کہ جت در کاٹھا ایک ہی محل کے و محسوس میں رہتے تھے
 اُس وقت معتد کو مصلحت ہوئے دیکھے کہ تھے پطرس پتھے پتھے چوڑے۔

آیت ۵۵ - آگ حلائی "جو نگہ و سلیم سمندر کی سطح سے ۲۰۰ فٹ سے زیادہ
 کو جانی رہتے اس لئے ابریل کے مہینے میں وہاں رات کو ٹھنڈی تھی۔ پتہ آگ اپنے کے
 لئے حلائی آئی تھی۔

آیت ۵۶ - ایک بوتلی یوحنا کی جیل میں دکر ہے کہ وہاں بھی اور دوسرے
 نہ گرد چوسہ دار کا سن کی جلیں سجاں میں سے تھے اُس کے دروازہ پر کچھ عرصہ تک ٹھہرے
 کے جڑو اندر چلے گئے پتہ بچہ وندی کو اُسے بھی حرج سے دیکھنے کا موقع ملا تھا پس
 اُس نے پطرس کو تنگی کی روش میں خود سے دیکھ کر سچا ناگہ یہ دوی شخص ہے جو دین کے فائدہ
 پر کھڑ رہا تھا۔ ر ٹکل سے سادہ مٹھا کہ بھی رہتا بیٹور کے سنگوڑوں میں سے ایک تھے
 آیت ۵۷ - پطرس اپنے آپ کو بچانے کے حمل سے بچوٹ بولتا ہے۔ بہن سے
 لوگ حب پنے ب کو خطر دین تھے میں و بس ای کرے ہیں۔ اُس نے یہ خیال نہ کیا ہو گا کہ
 نہ نہ کا کار ہے۔

آیت ۵۸ - "تھو ہی دیر کے بعد" دوسرے عمل نویس بتا ہے ہیں کہ پطرس
 برڈہ بیسی میں جاتا تھا با اُس بوجھ کچھ سے بچے کی عرض سے۔ لوقا سن کا ابریس

کرنا۔ اگر مرض کی وجہ سے وہاں سے پطرس کی مساعی کی بنا پر کبھی کوئی توفیق نہ ہو
 دوسرے ہے۔ (مرقس ۴-۶) تو اسے بعد میں مدعا نہ ہو دوسرا سوال کہ کیا ان کا پاس ہے
 کہ پطرس پھر وہاں کرے۔

آیت ۵۹: ایک اور شخص جو بھی یسوع میں نہ لایا گیا کہ یہ آدمی یسوع کا حق دار
 پطرس نے کان اڑا کر ایک دوسرے وار بھا

”گلیلی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ سلیوں کا تعلق، پہلے ہونہ کے سے والوں سے
 شہکار تھا جیسا کہ آئینہ میں درج ہے۔ لیکن یہ ہم کے سب سے زیادہ
 پہچانے جاتے ہیں۔

آیت ۶۰: پطرس پھر دوسرے دفعہ میں ارکار فرماتے ہیں۔
 ”اور شروع سے بائبل دی۔“ حسبِ خود شہ نے بتا دیا۔
 آیت ۶۱: ”خداوند نے پھر کہہ دیکھا کہ میں معلوم کہ میں کہاں تھا۔
 تمہاری سے کہ میں کہیں میں بیٹھ رہا ہوں، شہ دشمنوں کے سامنے کھڑا تھا اس کا
 دروازہ کھلا ہوا، کسی ہر سے میں ہوں۔ ایک مشہور تصویر ہے جو ایک لائین سے بھی
 دکھائی جاتی ہے جس میں آگے پطرس آگ کے پاس بیٹھ ہے اور دوسرا ہی پیچھے بیٹھ کر کھڑے
 جاتے ہیں۔ آگ کے پاس سے کائنات کے پاس۔ خود زندہ اطرین کی طرف دیکھتے ہیں،
 کہ اور لوگوں کے ہوا آگ تاپ رہا ہے۔

آیت ۶۲: اب پطرس کو خداوند کی ماریہ و آتی ہے اور وہ فوراً کہہ کر کے
 باہر جاتا ہے اور ڈارڈارو داتا ہے۔

ربنا یسوع المسیح کا ٹھکانہ ول میں اڑیا جاتا

آیات ۶۳ تا ۶۵

(۶۳) اور جو آدمی بیٹھ کر کھڑے ہوئے ہیں ان کی ٹھکانہ ول میں اڑا ہے۔ دروازے
 کھلے۔ (۶۴) اور اس کی ٹھکانہ ول میں کھڑے ہوئے ہیں ان کی ٹھکانہ ول میں اڑا ہے۔ دروازے
 کھلے۔ (۶۵) اور انہوں نے طعنہ سے در بھی ٹپکھا، انہوں نے اس کے خلاف کہیں

نہ ہنسی اور فاصل نہ تھا۔ اس کو معلوم تھا کہ وہ ٹھکانہ ول میں اڑا ہے اور ان کو مجاز میں

کھلا کر گیا۔ یہ مقدس نوح نے جس ضروری باتوں کو بیان کیا ہے۔
 "اگر تُو مسیح ہے تو ہم سے کہہ دے۔" فالتوا فی سے دیکھ سواں کر۔ یہ ایک نوح
 "میں کے مجرم ہٹھرنے کا باعث ہو سکتا تھا غلط درجہ شہید۔ یہ
 آیات ۶۷ و ۶۸۔ ربنا یسوع کے حواس کا یہ طلب ہے۔ "اگر تُو کوئی مسیح
 ہو تو ہمیں۔ کرو گے اور اگر اس برکت سے متفقہ کرے گا ہر بھی یحییٰ نہ کرے گے۔" نہ
 یسوع المسیح اُن سے پوچھ چکے تھے کہ تُو کون ہے؟ (لوقا ۱۰: ۳۴) سے ۳۴ تک، سخی ۲۶
 ۳۱ سے ۳۵ تک، دراصل ۱۲، ۲۵ سے ۲۷ تک، مگر اُن کے پاس اس سے لے کر ابی ۲۶
 رکھا۔

آیت ۶۹۔ یسوع صاف طور پر مسیح ملکہ خدا کے برابر ہوئے کا دعویٰ کرتا ہے۔
 آیت ۷۰۔ "تُو خود کہتے ہو اے یحییٰ۔" دوسرا مکمل وجہ یہ ہے۔ "تُو خود کہے ہو کہ تُو
 میں ہوں۔" جنہاں فرق نہیں۔
 آیت ۷۱۔ یہ چونکہ اُن لوگوں کو طہین تھا کہ ربنا یسوع شخص انسان ہے اس لئے یہ
 الفاظ اُن کے نزدیک کر سہہ گھر کے سوا اور کچھ نہ تھے۔
 "گدہ ہی کی کیا حاجت رہی؟" ظاہر ہے کہ اگر وہ نوح نے گواہوں کا ذکر پڑھیں گا
 تو بھی اس بات سے وہ نفرت نہ کرے گا کہ تُو ملکہ ضرور گئے تھے۔
 وہ موت کی سزا کے حکم کا بھی ذکر نہیں کرتا کیونکہ درحقیقت ذکر کرنے کی ضرورت
 ہی نہ تھی۔

کُتُبِ مُسْتَوْجِبِ الثَّوَابِ

۲۰۱۵

۲۰۱۵

یاد رکھی گئی۔ مولیٰ صاحب اپنی کتاب "شروع وراثت" میں اس بات پر زور دیتے ہیں کہ رت شروع کرنے سے پہلے سوس سے بڑا سبک تپ کا شخص وقت نہ آیا تو ۹۰، ۱۰۰ وکٹ ۵۹ - رت شروع واضح کوئی بچے کو جس سے ۹۰ وکٹ ۸۱، ۱۰۱، ۱۰۲ اور پھر ۱۰۳ آپ نے صرف ہی سمجھا کہ میں ہی نہ رہا جاتا ہے تاکہ قیامت کے بعد کوئی نہ کہہ سکے کہ وہ تعجب نہ فرما کہ صرف غشی کی حالت میں کھادی اور پھر قیامت کی حقیقت میں شک کا امکان ہو اور دیکھو اعمال ۱۴: ۲۰)۔

آیت ۲ - میں اترتا ہوں - (۱) عوام کو روٹی حکومت سے ہر کام - ۲۱ قیصر کو سراج دینے سے منع کرنا جو سرسبز تھا ۱۸۷۰ء سے ۱۹۰۰ء تک - (۲) آپ کو بادشاہ تیار - اس کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت کا لکھنؤ جس کو لوگ بار بار استعفا کر رہے تھے بہت خطرناک تھا۔ یہودیوں کی صدر عدالت میں وہاں شروع مذہبی حالات کے باعث اسی لئے قیامت کے دن اٹھارے لگے یہ کہ سب تیس مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اب یہ مؤلفہ ملکی اور سیاسی معاملات کے حوالہ سے نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہاں اس آپ کا حرم سب سنگین تریم سمجھے۔

آیت ۳ - وقت سے پھر مختصر سے اس اعتبار سے کام لیا ہے۔ نوختہ ۱۸-۲۲-۳۳ سے مقابلہ کرنا چاہئے پرتھی انجیل کے اس باب سے ظاہر ہے کہ مؤلفہ نے اس طرح مسلح کر کے لکھا ہے کہ وہی روحی طور پر باغی ہے اور نہ باغیوں کو اگست نے واپس دے دیا تو قاتل کے ٹھکانے میں سے یہ بات ظاہر نہیں ہوتی۔

آیت ۴ - یہاں اس نے قاتل کو ہر مقصد میں کہا کہ رت شروع لئے فوری ہیں لیکن محض ہی کبھی رائے میں کی بھی

آیت ۵ - "مقام یہودیہ" - یہ غائباً میں نہ تھا حالانکہ شروع - یہودیہ و فلسطین میں کافی کام کیا تھا جس وقت اس شخص کے دوسرے حلقے میں بھی ۹ ۵۱ سے ۱۹ ۲۸ تک کی عبارت میں دکھایا ہے ۴۲ م کی بعد ملاحظہ فرمائیں ۱۰ لفظ "وہاں" شخص کی تصدیق کرتے ہیں پچھلی مکمل میں یہ مسئلہ کارآمد ذکر ہے ۵۷ درجہ کہ وہی ہی اس مسئلہ کے مواقع سامنے - کا عہدہ یہودیہ میں شامل تھا اور میں لفظ "یہودیہ" سے سامنے بھی

مرد ہے کہ نہ باطنی نہ بیرونی ہے۔
آیات ۶ و ۷۔ سلاطین کا بیانیہ فیصلہ کرنے میں سب سے پہلا ہے اور شاہ یسوع
کو پتہ چلا کہ اس کے پاس بھوتانے

نورط۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھری لکھتی کہ وہی علیہ السلام کیوں کہو
نہاں اس کو کائنات میں سے ہرگز نہ لگاؤ۔ اپنے ہنڈر کا وہ سے سلاطین کی ہرگز
پوچھنا کی عقل سے ہرگز نہ کہ جس سلاطین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہچاننا
نہاں اس کو کائنات میں سے ہرگز نہ لگاؤ۔ اپنے ہنڈر کا وہ سے سلاطین کی ہرگز
پوچھنا کی عقل سے ہرگز نہ کہ جس سلاطین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہچاننا
نہاں اس کو کائنات میں سے ہرگز نہ لگاؤ۔ اپنے ہنڈر کا وہ سے سلاطین کی ہرگز
پوچھنا کی عقل سے ہرگز نہ کہ جس سلاطین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہچاننا

ربنا المسیح کا سرودیس کے سامنے حاضر کیا جائے

آیات ۸ تا ۱۲

۸۔ سرودیس یسوع کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ چونکہ وہ تپ سے اُسے دیکھنے کا
مشتاق تھا اس لئے اُس سے اُس کا حال پوچھا۔ اُس کا کوئی سچوہہ دیکھنے کا بہت دور
نہاں اس کو کائنات میں سے ہرگز نہ لگاؤ۔ اپنے ہنڈر کا وہ سے سلاطین کی ہرگز
پوچھنا کی عقل سے ہرگز نہ کہ جس سلاطین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہچاننا
نہاں اس کو کائنات میں سے ہرگز نہ لگاؤ۔ اپنے ہنڈر کا وہ سے سلاطین کی ہرگز
پوچھنا کی عقل سے ہرگز نہ کہ جس سلاطین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہچاننا
نہاں اس کو کائنات میں سے ہرگز نہ لگاؤ۔ اپنے ہنڈر کا وہ سے سلاطین کی ہرگز
پوچھنا کی عقل سے ہرگز نہ کہ جس سلاطین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہچاننا

۹۔ سرودیس یسوع کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ چونکہ وہ تپ سے اُسے دیکھنے کا
مشتاق تھا اس لئے اُس سے اُس کا حال پوچھا۔ اُس کا کوئی سچوہہ دیکھنے کا بہت دور
نہاں اس کو کائنات میں سے ہرگز نہ لگاؤ۔ اپنے ہنڈر کا وہ سے سلاطین کی ہرگز
پوچھنا کی عقل سے ہرگز نہ کہ جس سلاطین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہچاننا
نہاں اس کو کائنات میں سے ہرگز نہ لگاؤ۔ اپنے ہنڈر کا وہ سے سلاطین کی ہرگز
پوچھنا کی عقل سے ہرگز نہ کہ جس سلاطین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہچاننا
نہاں اس کو کائنات میں سے ہرگز نہ لگاؤ۔ اپنے ہنڈر کا وہ سے سلاطین کی ہرگز
پوچھنا کی عقل سے ہرگز نہ کہ جس سلاطین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہچاننا

۱۰۔ سرودیس یسوع کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ چونکہ وہ تپ سے اُسے دیکھنے کا
مشتاق تھا اس لئے اُس سے اُس کا حال پوچھا۔ اُس کا کوئی سچوہہ دیکھنے کا بہت دور
نہاں اس کو کائنات میں سے ہرگز نہ لگاؤ۔ اپنے ہنڈر کا وہ سے سلاطین کی ہرگز
پوچھنا کی عقل سے ہرگز نہ کہ جس سلاطین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہچاننا
نہاں اس کو کائنات میں سے ہرگز نہ لگاؤ۔ اپنے ہنڈر کا وہ سے سلاطین کی ہرگز
پوچھنا کی عقل سے ہرگز نہ کہ جس سلاطین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہچاننا
نہاں اس کو کائنات میں سے ہرگز نہ لگاؤ۔ اپنے ہنڈر کا وہ سے سلاطین کی ہرگز
پوچھنا کی عقل سے ہرگز نہ کہ جس سلاطین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہچاننا

تعدب میں بھی تیرا سچا دوست بن کر رہا تھا۔ یہ سارا اس صلیب

آیت ۱۱۳ ذیل کی: وہ یسوع صلیب میں ڈالا گیا۔

”مجھ کو مارا چوٹ مارا۔“ یہ سب کوئی عجیب حد تک ساری کہ ہستی صلیب پر چڑھا۔
”وہ پس بھیجی۔“ پھر اس سے قانون کے ساتھ نہ سرنے کا سارا بھی رکھا۔

**پیلاطوس کا برپا کرنا اور ربنا یسوع المسیح کو
صلیب دے جانے کے سپاہیوں کے حوالے کرنا**
آیات ۱۳ تا ۲۵

۱۳۔ پھر پیلاطوس نے سردار کاہن اور سردمداروں کو جمع کر کے۔ (۱۳)
اُن سے کہا کہ تم میں حصوں کو لوگوں پر لگانے کو نظر آکر۔ اس لئے ہو رہا کہ
میں نے تم سے اسے اس کی سمجھات کی مگر میں باتوں کا ازم تم اُس پر لگانے
حوالے کی نسبت رہی ہے اُس میں غلطی رہا۔ (۱۴) پھر وہ اس نے کہہ کر اُس سے
اُسے مارے جس وہ اپنی مہربانی اور نہ اُس سے کہی۔ جب محل سرد نہیں ہوا اس
سے وہ قتل کے قائل سمجھ کر۔ اس میں اُس کو بیٹھا کر چھوڑ دے دیتا ہوں۔ (۱۵) وہ اُسے
برسر میں صوفیہ رکھا۔ وہ اُس کا خدا خدا کر دے۔ (۱۶) اس میں وہ اُسے لٹا کر
سے عدا اور ہماری خاطر رائے اچھوڑ دے۔ (۱۷) اُس کی عداوت کے ۶۰ جو شہر میں
سوئی بھی درخون کر کے کے سب سے مد میں ڈالا۔ (۱۸) اُس نے پیلاطوس نے
یسوع کو چھوڑنے سے۔ اس نے اُن سے کہہ کر۔ اس نے اُن کو چھوڑ کر کے لٹا کر
اس کو صلیب کر کے صلیب ۱۲۔ اس نے تیسری بار سے کہا کہ اس نے
کہا اُن کی کہ۔ اس نے اُن کی کوئی حد میں پائی۔ پس اس سے پٹا اکر چھوڑ
دیا۔ (۱۹) اُن کو چھوڑ دیا۔ اس نے اُن کو چھوڑ دیا۔ اس نے اُن کو چھوڑ دیا۔
علیہ کا کہہ کر۔ (۲۰) اس نے اُس سے حکم دیا۔ اُن کی درخو صلیب کے حوالے ہو
(۲۱) اور صلیب عداوت درخو کر کے کے سب سے صلیب پر لٹا کر اور سے اُن
نے مانگا تھا۔ اسے پٹا دیا۔ اس نے اُن کو چھوڑ دیا۔ اس نے اُن کو چھوڑ دیا۔
آیت ۱۳۔ اس نے اُن کو چھوڑ دیا۔ اس نے اُن کو چھوڑ دیا۔ اس نے اُن کو چھوڑ دیا۔

کہ کہیں ملنا نہ ہو جائے۔

آیات ۲۴ تا ۲۵۔ سرکاری کمزور حاکم نے انصافی کا حکم دیا ہے، اور حوی
برابا کو نور ہارک ہے اور ساجی وگ رہا شیوع کو مصلوب رہے کے لئے جاتے ہیں۔

شمعون کرینی کا بیگاری میں لیا جانا

آیت ۲۶

۲۶۔ درجب اس کو طے حصے سے واپس آئے شمعون نام، ایک کرینی کو تہذیب

سے آتا تھا، کٹر صلیب اس پر رکھ کر بیٹھایا، شمعون کے چچے سے چچے سے ہے۔

یوحنا کی انجیل میں مرقم ہے کہ رہنا شمعون "انجی صلیب آپ اٹھائے۔" بارہک

روقت ۱۷:۱۹۔ اکثر یہ خیال کیا گیا ہے کہ شمعون رات بھر کی لکھنات اور پٹنے کے سبب

سے کمزور ہو گیا تھا، اور صرف غفوری ڈونک صلیب کو لے جانے مانا تھا کہ وہ گر پڑا۔

اسی جانب میں شمعون کرینی کو میگار میں پکڑا گیا تاکہ آپ کی صلیب اٹھا کر چلے لی جائے

وخت ہے لیکن جو بھی اعلیٰ کے مصنف سے مدد مانا جا رہا ہے کہ شمعون کرینی کو نہیں

پکڑا گیا تھا۔ مرقس نے بتایا ہے کہ شمعون کرینی سکندر و روفس کا باپ تھا۔ غالباً

یہ وہی آدمی ہے جس کا ذکر رومیوں کے خط میں ہے (۱۳۱/۱۶) کہ رومیوں نے لکھن

دھت حاصل کر دئی سیجیوں کو تہ نظر رکھا ہے

رہنا المسیح کا یروشلیم کی عورتوں کو سمجھانا

آیات ۲۷ تا ۳۱

۲۷۔ اور لگوں کی ایک بڑی بچہ اور شست سی عورت جو اس کے واسطے روتی بیٹھی

نفس اس کے چچے سے چچے (۲۸) یسوع نے ان کی طرف چکر کھایا ہے یروشلیم کی

بشیر میرے لئے روڈ لکھ، اپنے ور سے چوں کے لئے روڈ۔ ۲۹۔ کوکہ دیکھو وہ دن آتے

جوں میں کہیں گے سارے یروشلیم اور وہ سب حزن سے اور وہ پھانسی جوں نے وہ

نہ پڑا۔ ۳۰۔ اس وقت وہ بہادری سے کن شروع کریں گے کہ ہم مر گئے اور شیوں سے کہتا

چھپالو ۳۱۔ کہ جب ہرے درخت کے ساتھ لیا کرتے ہیں تو شیوں کے ساتھ کا کچھ نہ کہا

حائے گاہ

آیت ۲۷ - سے اسے ساتوں برہنہ بھڑنگ جانی ہے اور مردوں سے بہت
 سامانوں کو کچھ ہی میں ملے (آیت ۲۸) پس لکھ ہے کہ شروع ہی سے بھڑنگوں سے
 مردوں سے بہت و دھاکا نہیں لگ رہیں کسی عورت نے کبھی ربنا یسوع کا صحیفہ کی
 تھی نہ معلوم تو جانتے کہ برہنہ کی جس عورتیں مصلوب ہوئے وہ لوگوں کے
 لئے نہ لکھ بلکہ کاد کوں میں ہیں اس میں منشی دو اٹھائی جاتی تھی اور وہ پلائی جاتی تھی،
 آیت ۲۸ - "یہ" یعنی برہنہ میں رہنے والی عورتوں

"میں سے لے کر دو کوں" مصعب نہ نہیں کہ سپ کے لئے رونا غلط تھا مگر لکھا
 جاتے ہیں کہ ان عورتوں کا حال اور خاص کر ان کے بچوں کا حال آپ سے زیادہ خراب
 ہے۔ یسوع کی موت اور مدت معلوم ہونے والی تھی لیکن برہنہ کے محاصرہ کے وقت
 میں نہیں لکھتے تھی یہ رہنے کو تھی۔ آپ کی موت کا ترجمہ جلال مصعب کی ان کی
 لکھتے ہیں کہ یہ عورتیں اور مصعب تھا۔

آیت ۲۹ - کہیں گے "یہ برہنہ کے لوگ کہیں گے"
 "یا عھیں" سے وہ مردوں کوں کے لئے اس کی بات ہے لیکن مصعب کے
 وقت بچوں کا ساتھ رہنا مصعب کوڑھتا ہے۔
 آیت ۳۰ - "وہ پہاڑوں سے کہیں گے" یا تو مصعب سے چھینے کے لئے
 یا موت کو حاصل کرنے کے لئے۔

آیت ۳۱ - کہو کہ جب ہرے وقت الحہ نہ ایک منہ سے عذاب پر ہے
 اگر وہی ایک بے شعور کے ساتھ رہتا تو گرنے میں تو مافیوں کے ساتھ کیا کچھ نہ کرے۔

منشی دو عالم ربنا یسوع المسیح کا مصلوب ہونا

آیات ۳۲ تا ۳۸

۳۲ اور وہ دو اور آدمیوں کو بھی جو بدکار تھے لئے جاتے تھے کہ اس کے ساتھ نقل
 کئے جائیں۔ (۳۳) اس کو پہنچے سے کھڑی تھی کہ وہ ہیں تو وہاں سے مصلوب
 کیا اور مردوں کو بھی ایک کو دوسری اور دوسرے کو تیس طرف۔ (۳۴) یسوع نے کہا اسے اپنی

کہ جس نے اوروں کو بھی آپ کو نہیں پہچان سکتا، کیونکہ وہ ان کو پہچاننے کے لئے رہتا شیوع کی موت ضروری تھی۔

آیات ۳۷ و ۳۸۔ جب اس شہادی کی یہی قوم کے لوگ اُسے ہاتھوں میں لے گئے، پھر وہی سپاہیوں کے لئے صلیب عظیم است بنا دی اور تعجب خیز بات یہی اس کے ٹکڑوں کا آپ کو سرکہ میں کرنا اور ضعف ایک قسم کی جبروتی تھی۔
آیت ۳۸۔ "وسمہ! موت مرے کہ یہ عربانی۔ لاطینی، و نوئی ستوں زبانوں میں تحریر کیا گیا۔ اما جن میں جو ضعف سادہ و ناقص میں موجود ہے شاید اسی وجہ سے پیدا ہو گیا۔"

تاریخ ڈاکو

آیات ۳۹ تا ۴۴

(۳۹) پھر چونکہ کار صلیب پر لٹکائے گئے تھے ان میں سے ایک سے ٹپٹھنے دینے لگا کہ کیا تو شیخ نہیں؟ تو اسے آپ کو اور ہم کو سچا (۴۰) مگر دوسرے نے اُسے جھڑک کر جواب دیا کہ یہ تو خدا سے بھی مس ڈرنا حالانکہ اسی سزا میں گرفتار رہے (۴۱) اور یہی ہی سر تو وہ بھی ہے کیونکہ اپنے کاموں کا بدلہ پارتے ہیں لیکن اس سے کوئی بھی کام نہیں لگا۔
(۴۲) پھر اُس نے کہا اے شیوع جب تو اسی بادشاہی میں آئے تو مجھے یاد کرتا (۴۳) اُس نے اُس سے کہا میں تجھ سے بچ کر ہوں کہ آج ہی تو میرے ساتھ مردوں میں ہو گا۔
آیت ۳۹۔ "اُن میں سے ایک" متی اور مرقس کی انجیلیں میں یہ ہے کہ وہ لوگ جو رہتا شیوع کے ساتھ مصلوب ہو رہے تھے انہوں نے برا بھلا کہا اور دوسرے ڈاکو کارکرسی مقدس اٹھنے لگے لیکن یہ کہ جو ایک سے کہا وہ دونوں کا توں سمجھا لگا ہے اور ان کا حاصل ہے کہ ڈاکوؤں میں سے ایک نے پہلے اُن طعن کی لیکن بعد ازاں اُن کا دیا بھڑک۔

آیت ۴۰۔ "خدا سے بھی نہیں ڈرتا" گرفتار رہنے کا یہ جہاں کہ دوسرے ڈاکو نے رہتا شیوع کی اوتھیت کو پہچاننا ایک مبالغہ ہے۔ تو بھی اُس نے آپ کو بے قصور پایا۔ اُس توں کا مطلب یہ ہے کہ تو قصور ہی میں نہیں تھا کہ اسے جائے گا کیا تو اس بے قصور شخص پر اُن طعن کرتا ہے، خدا اسے دل میں کانپ۔

آیت ۴۱۔ یہ آدمی ایسی سزا کو دیا جیسا مانتا ہے اور یہ تو وہ سزا اور ہے۔
 آیت ۴۲۔ "ایسی بادشاہی میں آئے" مطلب یہ ہے "جب تو ہی بادشاہی
 میں داخل ہو" مگر جب مسیح کی صلیب میں اپنی روحانی قائم کرنے آئے، ڈاکو جیات
 ہے کہ بٹایسٹوچ تو میری نفس میں ایک اور مطلب پر لٹکا ہوا ہے پھر بھی وہ مسیح ہے اور
 ایک دن رنج کرے گا

آیت ۴۳۔ رٹا مسیح نے جواب میں فرمایا کہ اس کو ایک دن تک ٹھہرنا پس پڑنا
 مگر آج ہی مرنے کے بعد دوسرے صحت مند دس میں ہوگا۔

"فردوس" بعض کا خیال ہے کہ اس سے بہشت مراد ہے۔ ۱۰۔ مگر عقیدہ ۱۲۔ ۳
 ملاحظہ ہو بعض کا رد خیال ہے کہ اس سے عالم ارواح کا وہ اچھا حصہ مراد ہے جس کو
 پہنچ دی ابراہیم کی گود کے نیچے فردوس کی شرف کچھ بھی ہو اور اصل ڈاکو کو اس باب کا
 پتہ چلا ہو گا کہ رٹا مسیح اس سے موت جلد دوسرے جہنم کے آرام اور خوشی میں داخل ہو
 جانے کا وعدہ فرماتے ہیں۔

رٹا یسوع المسیح کی صلیبی موت

آیت ۴۴ تا ۴۹

(۴۴) پھر دوپہر کے قریب سے چار بجے تک تمام ملک میں اندھرتا تھا۔ (۴۵)
 اور مسیح کی روشنی جاتی۔ یہی دروغ ہیں کا پردہ سچ سے پھٹ گیا۔ (۴۶) پھر مسیح
 نے بڑی آواز سے کہا کہ اے بلیب! میں ہی روح تیرے ماتحتوں میں سونپنا سوں اور
 یہ کہ گروم دے دیا۔ (۴۷) یہ باپ دیکھ کر خود ہارے صلیب کی چھائی اندر کہا شک یہ آدمی
 راستہ سنا تھا۔ (۴۸) اور جیسے لوگ اس غلطی کو آئے تھے یہ ماجرہ دیکھ کر چھاتی پٹنے ہوئے
 ٹوٹ گئے۔ (۴۹) اور اس کے سب جان پہچان اور وہ عورتیں جو گسل سے اس کے ساتھ تھیں
 دوڑ کھڑی رہیں دیکھ رہی تھیں۔

آیت ۴۴۔ دوپہر کے قریب "ہم فرس کی" جس کے اردو ترجمہ میں پڑھتے ہیں کہ
 "میرمن پڑھا تھا جب.. اس کو صلیب کیا" ایک چوتھی انجیل میں یہ لکھا ہے کہ
 جب یہی مسیح کو لے گئے تو چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ انیس کا مقام ہے کہ فرس

کی سیار کا ایسا ہی مطلق ترجمہ کیا گیا یعنی "تیسرا لفظ" عاید ہو جاتا اور مرنے کی آہستہ
میں یوں کے گھٹنے گئے کہ وہ جھکا کر طریقہ استعمال ہو گئے تھے۔ مترجم نے اردو کی حالت
کا خیال کیا ہوگا کہ "قرب" جس زمانہ میں گھڑیاں ہیں سوئی نہیں لوگ اُنک سے وقت
معلوم کرتے تھے۔

آیت ۴۵۔ "سورج کی روشنی جاتی رہی نہ لہسا کلابادل دُشک چھایا رہا۔"
سورج گرہن ہوتا تھا۔ ہر مکھن کو معلوم ہے کہ پورے چاند کے وقت یہ نہیں ہوتا اور
سورج پورے چاند کے قریب ہوتا تھا۔

"مقدس کا پردہ" یہ پردہ پاک ترین مقام کو ایک مقام سے بعد کرنا تھا۔ اس
بات سے یہ ظہور کا جانا ہے کہ اُس وقت سے لے کر عام آدمیوں کو "سورج تیس" کے وسط
سے خدا تک رسائی ہوتی ہے اور پہلے عہد کی معاد ختم ہو گئی تھی اور نئے عہد کی معاد
شروع ہو گئی۔

آیت ۴۶۔ "بڑی دار سے کہا" مطلق ترجمہ یہ ہے۔ "بڑی آواز سے بکھڑکھا"
اور لوانی کا ترجمہ یہ ہو سکتا ہے۔ "بڑی آواز سے رکارا دہن" یہ ضروری نہیں کہ جو بات رشت
سورج نے خدائی وہ بڑی آواز سے سنائی۔ راقم کا خیال ہے کہ غالباً خداوند نے یہ ٹیکاراکہ
تمام ہوا اور پھر کہا "آ سے اب میں اپنی شمع تیرے ہاتھوں میں سوپتا ہوں۔"
یہ مذکورہ ذیل نوٹ ملاحظہ ہو۔

آیت ۴۷۔ "یہ راست باز آدمی تھا۔" مرنے کی انجیل میں ہے۔ "یہ آدمی خدا کا بیٹ
تھا۔" یاد رہے کہ صوبہ دار مذکور فیض آبادی اور رشتہ پرست تھا گو خدا نے مرنے کے فقرہ
کا وہ مطلب بنایا جو اُس آدمی کے ان الفاظ سے مراد تھا۔

آیت ۴۸۔ "بھڑکیں سے ٹپتوں نے" مصوب۔ مصوب۔ "نہیں پکارا سوگا اور
جنہوں سے پکارا تھا اُن کے دلوں پر بڑا اثر ہوا ہوگا۔"

آیت ۴۹۔ "دور کھڑی"۔ چوتھی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدس کنواری مریم
محبوب کی حاشا اگر کسی قدر نزدیک رہے۔ (یوحنا ۱۹، ۲۵ سے ۲۷ تک)۔

نوٹ۔۔۔ صلیب پر سے رشتہ کے سات کلمات۔

راقم کو ان کلمات کی متدرجہ دیں مرید درست معلوم ہوتی ہے۔

- ۱۔ آئے باب ان کو معاف کر کیونکہ یہاں نے نہیں کہ کیا کرتے ہیں یہ تو کا ۲۳: ۲۴
- ۲۔ میں تجھے سے شیخ کتا چڑھا نہ شیخ ہی میرے ساتھ۔ روس میں ہو گا۔ تو کا ۲۳: ۲۴
- ۳۔ آئے عورت۔ و کثیرا اعلیٰ ہے۔ نہ ہی مال یہ ہے۔ تو چٹا ۱۹: ۲۶ و ۲۷
- ۴۔ آئے میرے صدر۔ اسے میرے صدر۔ تو نے مجھے کیوں تھپوڑا۔ فی ۱۲: ۴۶۔ مرقس ۱۵: ۲۶
- ۵۔ میں وہیسا چوں۔ تو چٹا ۱۹: ۱۸
- ۶۔ تمام ہو گا۔ تو چٹا ۱۹: ۳۰
- ۷۔ آئے باب میں ایسی طرح سرے ہاتھوں میں اسو پتا ہوں۔ تو کا ۲۳: ۴۶

رَبَّنَا يَسُوعَ الْمَسِيحَ كَا دْفَنَ هُونَا

آیات ۵۰ تا ۵۴

(۵۰) اور دیکھو پُرست نام ایک شخص مشرق جو ایک اور اسدیار دی تھا۔ ۵۰ اور
 اُن کی صلاح اور کام سے رہنمائی رہ تھا۔ یہ یہودیوں کے منہ و ملت کا، تسدہ درجہ کا
 یاد دہی کا مشرق تھا۔ (۵۱) اُس نے پہلا ٹوس کے پاس جا کر یسوع کی لاش مانگی۔ (۵۲) اور اُس
 کو اُن کے جس جہاد میں لپیٹا۔ پھر ایک در کے اندر رکھ دیا جو جٹان میں کھڑی ہوئی تھی اور اُس
 میں کوئی کسی رکھتا نہ رہ تھا۔ ۵۳ وہ تیار کی کا دن تھا اور صبت کا دن شروع ہونے کو تھا۔
 (۵۴) اور اُن عورتوں نے حوائس کے ساتھ گلے سے آئی تھیں۔ تجھے بھیجے گیا کر اُس خبر کو دیکھا
 اور یہ بھی کہ اُس کی لاش کس طرح رکھی تھی۔ (۵۵) دیکھ کر خوشی وادار چیزیں اور عورت پر کیا۔
آیت ۵۰۔ فُوسف۔ یہ شخص ایک مشرقی عہد بدلت کا ایک مرکب تھا۔ اُس کا
 چال چلن اچھا تھا۔ وہ رفقہ مریت کا باندھا تھا۔ بھلائی کے کام کیا کرتا تھا۔ یہ ایک
 جانتا ہے کہ جو گم متعلیٰ کے پابند ہوتے ہیں یا محض رسوم پر رورہتے ہیں وہ بعض اوقات
 ہی کی دہی پر کسا کرتے ہیں۔ ایسے لوگ متدرساں رکھلا سکیں مگر وہ شک میں ہوتے۔
آیت ۵۱۔ دھنا مند نہ تھا۔ غانا صبح کے اواس میں صبح نہ رہا کہ کھڑی رہا
 چنک کہ صبح بدعت نے ربی یسوع کو نہ تھا کہ وہ شے موت کے لائق ٹھہرا۔ (مرقس ۵: ۴۶)
 اور سندھ ٹھک معلوم نہیں کہ یہ ستر کیوں رابع تھا تاہم وہ شہوتہ میں تھا۔ غالباً

وہی راہ پر مقرر تھا جہاں سے شریک پیدا ہوا تھا۔ (۱) یہی دلیل (۱) ہے کہ قبل از مبعیہ یہ فرشتہ بھی شریک
 بنوہ میں شامل کر دیا گیا تھا۔ کثرت استعمال سے اس کا نام محض ہونگا مگر جو یہ خیال صحیح ہے
 وہی ہم جیسی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے۔

”حد کی یاد ستا ہی کا منتظر“ یعنی، بخل میں نہ سنا یا گیا ہے کہ وہ ضعیف طور پر رہتا
 بشوع کا شاگرد تھا، اور یہ بھی کہ بکدر میں بھی آیا تھا۔ غالباً وہ بہش کر آیا ہوگا کہ یوسف کا
 کرنا ہے پس یہ دونوں ضعیف شاگرد ۳۱، نصف حب ان کا، سنا کا بل نقل کر دیا گیا تھا تو
 اپنا خوف مانتے ہیں کہ وہ کدو یا کام کرنے لگے جس سے یہ ظہر رہی کہ وہ بھی فساد سے
 آیت ۵۲۔ ”بناطس سے.... لاش مانگی“ جو کہ یوسف ایک بڑا آدمی تھا وہ
 یہ کام کر سکتا تھا بہر حال اس کے لئے ہمت کی ضرورت تھی۔ مرقس نے کہا ”میراث سے“
 مرقس ۵: ۲۷، ۲۸

آیت ۵۳۔ ”ہمیں چادر میں پھیلا کر مرقس بتاتا ہے کہ اس کو خیر ہے یہ دکھانا ہے
 کہ غالباً چادر میں نہیں ختم ہوا تھا تاہم ممکن ہے کہ بندہ خود میں خیران کو بھی تجیرو
 کہیں کہ نہ ہوگ کہ خرید سکتے ہوں۔“

”قیہ“ یہ چٹائی میں کمرے کی صورت پر کھڑی گئی تھی اور یہی تھی (دیکھو آیت ۱۹: ۲۰)
 تو قیہ میں گویا تھکا کر کرنا کرتا ہے، اسی اسی لڑوں کے دروازوں پر لڑا کرتا ہے
 مرقس ۲: ۲۲ میں ذکر کرتا ہے۔

آیت ۵۴۔ ”نیاری کا دن“۔ ”نمو“۔ ”یہودیوں کے حساب کے مطابق بہت سی
 سپر شوق کے عروب ہونے پر شروع ہوا ہے۔“

آیت ۵۵ و ۵۶۔ ”یوحنا بتاتا ہے کہ یوسف نے رہتا البیج کے جسم مبارک پر
 کافی خوشبودار چیریں لگائیں تھیں اور خدمت کی بہ عزت ان عورتوں کو حاصل دہائی جہوں
 سے رہتا البیج کے جسم مبارک کو ہر قسم کی خوشبو اور عطر سے معطر کرنا چاہتا تھا کہ وہ اپنی طرف سے
 کچھ کچھ خدمت کریں۔“

حصہ ششم

قیامت اور طُحُود

باب بستر و چہارم

خالی قبر
آیات اثنا ۱۲

۱۱۔ ص ۷۰ میں برائے جس نے علم سے غافل رہا، اس کے لئے ایک حققت کے لئے وہ
 طبع سوچے ہی اُن کو تہذیب و حیرت و حیرت کی محسوس کرے کہ قرآن میں (۳) اور پھر کو قبر
 پر سے ٹھٹھکا اُٹھایا۔ اگر وہ خداوند تعالیٰ کی لاش نہ پائی (۴) اور ایسا چڑھ کر جب
 وہ (۳) بات سے حیران ہو کر نکلا، تو اس میں ترس و گھبراہٹ کے ہاں آنکھیں پونے
 (۵) جب وہ ڈر گھس اور اپنے سر پر ٹھٹھکا تے دُشمن نے اُن سے کہا کہ زندہ کو مردوں
 میں کیوں بھرتی ہوگا؟ (۶) اُن میں میں ملے، اُس نے کہا کہ جب وہ گھس میں تھا تو
 اُس نے تم سے کہا تھا کہ، غزوہ ہے کہ میں اُن کو نہ گاؤں کے علاقہ میں حیران کیا جائے اور حیران
 ہوا اور میرے ذہن ہی اُٹھے۔ (۷) اُن میں میں اُن کو نہ گاؤں کے علاقہ میں حیران کیا جائے اور حیران
 کے اُن کی بات اور بات سب لوگوں کو اس وقت کی حیرت (۸) جسوں نے دشمنوں سے یہ
 باتیں پس و پیش میں کی اور گھبراہٹ و خوف کی میں فرم اور اُن کے ساتھ کی۔ فی حیرت میں
 (۱۱) اُس نے میں اُن میں کہلی سے معذور ہوئی اور اُن کے لئے کا یہیں نہ آیا۔ (۱۲) اس پر اُن
 اُن کے کہ وہ اُن کو حیرت کر پڑی، اُن کے کہ وہ حیرت کر پڑی ہے اور اس عاجز سے
 سے تعجب کرتا ہو چنے ہو گیا۔

(۱) ابواب کی تعلیم، جن میں ہے اور اُن میں ہے، جس میں کہ وہی لفظ کو اس میں میں ملایا
 ہے، یہ کہ ابواب کی تعلیم کو کہہ کر یہ تھا کہ سب میں کے بعد یہ کام دیگر اُن میں
 میں

۲۳۔ ۵۶۔ کوہ و کھتاب کہ کیوں ہی تاج میں ہوئی یہ پھر کو اُن میں میں ہوئی شریعت کے

یس ممکن ہے کہ وہ لعقوب کی بیوی ہیں۔ خالہ یا درشت دراز ہو لیکن قدیم سے وہ اُس کی ماں سمجھی جاتی ہے۔

آیت ۱۱۔ یہ گن گن رہنے والوں کو رشتہ بیوع کے جی بٹھکنے کی تلمیح تھی مگر اہل غلطی نے برعکس اس کے اُنہوں نے مکمل سے اس بات کا یقین کیا تھا۔ میں یہ بات کہ فی سبی معلوم ہوئی جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ یہ رام کہانی ہے۔ یونانی لفظ سے عربیاً ہے، معنی ماہی، کو اس مراد ہے۔

آیت ۱۲۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ اس آیت کو تورات نے میں لکھی بلکہ کسی اہل لوہی نے اس آیت کو کچھ دھمیل سے لیا ہے اُچھا ۲۰، ۲۱ سے مذکور، لیکن اگر یہی حقیقت ہے تو نقل نویس نے کہوں اُچھا کی انجیل کے بیان سے ایک توراگانیہ میں لکھی۔ دونوں عبارتوں کا مقابلہ کرنا مفید ہے۔ نیز یہ چیز کزنٹوں میں موجود ہے اور ان میں چند سہزئی سے متحمل ہیں۔

تورات دوسرے شاگرد (لقبتاً اُچھا) کا ذکر نہیں کیا۔ حسب دستور اُچھا ہے اس بات کو بہت مختصر طور پر لکھا ہے۔

”کفن ہی کہن“ اُچھا ۲۰، ۲۱ ملاحظہ ہو۔

”اپنے گھر چلا گیا۔ یعنی اُس گھر کو جس سے تروسیم میں باؤس کے نزدیک کلہرا پڑا تھا۔ پطرس نے دیکھا اور تعجب کیا کہ قبر سے لاش غائب ہو گئی ہے اور کفن باقی رہ گیا ہے۔

اماؤس کے رستے میں ربنا المسیح کا ظہور

آیات ۳ تا ۳۵

(۳) اور دیکھو اسی دن اُن میں سے دو آدمی اُس گاؤں کی طرف جا رہے تھے جس کا نام اماؤس ہے۔ وہ بروقتیم سے قریاتان میں کے فاصلہ پر ہے۔ (۱۵) درود ان سب باتوں کی بابت جو واقع ہوئی تھیں اُس میں بات چیت کرتے جاتے تھے۔ (۱۵) اب وہ بات چیت اور پوچھ بچھ کر رہے تھے تو ایسا ہوا کہ مسیح آپ نزدیک اُن کے ساتھ ہو گیا۔ (۱۶) لیکن اُن کی آنکھیں مسک می تھیں کہ اُس کو نہ پہچانیں۔ (۱۷) اُس نے اُن سے کہا کہ کیا بائبل میں جو تم چلتے چلتے آپس میں کرتے ہو وہ غلطی سے کھڑے ہو گئے۔ (۱۸) پھر ایک نے جس کا

آیت ۱۹۔ "مُوت و اُسی۔ ان دو ساگوں کے نزدیک اب تک ربنا یسوع بھی
جی معصوم ہوا تھا۔ دراصل برکوگہ رُسل پر تھے اور وہ یارِ ربنا یسوع سے اُن کی زیادہ
نہیں۔ اُسوں نے آپ کے دہن مُردہ سے آپ کی تعلیم کہ رب سے بس مٹی ہو گی ہر حال وہ
سُکو و آب کی تعلیم کو جانتے تھے، وہ آپ کی تعلیم پر کسی مردِ ایل بھی اُستے تھے اُنہوں
سے کلام اور کام دونوں۔ ربنا یسوع کی قدرت معجزاتی تھی

آیت ۲۰۔ وہاں سے حاکموں و سرداروں پر لازم لگاتے ہیں کہ وہ ربنا المسیح کی
سیلیسی موت کے ذمہ دار ہیں اور یہ صحیح نظر ہے +

آیت ۲۱۔ "اسے اس کو خُلفی" یعنی گھٹیاں اور اُس کے سامنے کی اُمید ہی
تھی کہ ربنا یسوع روح لٹی کر کے مزدورِ مسیروں کو شکست دے گا۔
"سچ تمہارا دل ہو گا۔ شاید اُنہوں سے مسرے دل کی پیشگوئی کا ذکر سونوں میں
کسی سے نہ ہو

آیات ۲۲ و ۲۳۔ عورتوں کا یہ بیان کہ فرحانی تھے اور اُنہوں نے مردِ ایل فرشتوں
کو دیکھا ہے جس کو پہچانے ہے کہ ربنا یسوع المسیح۔ مذہب کے عوام میں گھراٹ پید کرنے کا
مُوجب بُرا چُپا چُپ۔ اس سن سے وہ کوئی خاص لمحہ اخذ نہ کر سکے۔

آیت ۲۴۔ اس کا مادہ ہے آپ سے عقیدہ کہیں تو ہم کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم
بطرس سے یہ بیان میں کر کے قرآن ہے درحقیقت دیکھتے بھی گئے ہوں گے۔

آیت ۲۵۔ بیوں کی سب باتوں کو شترِ حُسن سے مطلب یہ نہیں کہ وہ
شاگردوں سے مسوں کی ہر ایک بات کہنے سے انکار کیا تھا کہ یہ کہ مُت چھوڑنے کے بدلے
بھی سب باتوں کو نہیں مان لیا۔ اسی دم کے اندر کُل طرح اُنہوں نے علی بنیا کے ساتھ کی اُن
مستغلوں کو غرار کیا تھا جن میں ربنا یسوع کی اذیت کا تذکرہ ہے جس وہ نہ ہی آپ کی
موت کے لئے تیار تھے۔ وہ ہی آپ کی حیات کی اُمید رکھتے تھے۔

آیت ۲۶۔ "ہم نے عہد سے ربنا یسوع اپنے رُسل کو سکھاتے تھے کہ آپ کی
رُستی میں دیکھ سہا۔ درحقیقت اُنھیں ماری اُتارنے۔

آیت ۲۷۔ "اُن صاحب نے ایک کتاب کتابِ مُقدس کے مطابق"

(ACCORDING TO THE SCRIPTURES) صیغ کی جہ جس میں آپ نے

دکھ یا کہ بنے عہد نامے کے لکھنے والوں نے خاص خاص عبارتوں کا انتخاب پس پیش کیا ہے اور اگرچہ بعض کتابوں میں عہد نامہ عہد حق کی پچھڑا سوں کا انتخاب ہے جو دیگر کتب میں نہیں تو بھی عہد نامے کے اغلب سارے ایک دو سیرت کے موافق ہیں آخری صفحات پر مصنف کا یہ نئے پیش کی گئی ہے کہ یہ عبارت اور عبارتوں کو ہمارے خداوند ہی سے چنا ہوا۔ عہد نامہ التورع مسیح سے قیامت اور معبود کے درمیان کے عہد میں بنا کر دوں کو یہ عظیم دی گئی ہے۔

آیت ۲۸۔ رشتہ بنوع صرور بھی پاس کے سال داخل ہونا چاہیے تھے ہم آپ دعوت سے منظر ہے

آیت ۲۹۔ جب رشتہ بنوع کو دعوت دی جاتی ہے تو آپ ہمیشہ منظور کرتے ہیں۔
آیت ۳۰۔ بعض دوسرے نہیں معلوم ہوتا کہ یہ پاک شرف کی رسم ادا کرنا تھا۔
”پرکت دی“ خداوند کا۔ نہ وقت دعا کیا کرتے تھے۔

آیت ۳۱۔ خدا سے اب ان کی انگلیں کھولیں اور انہوں نے رشتہ بنوع المسیح کو پہچان لیا۔

”نہ شب ہو گیا“ مذکورہ قبل نوٹ علامت ہو۔

آیت ۳۲۔ معلوم کر کے کہ رشتہ بنوع فی الحقیقت وہ ہیں وہوں دعا گرد
ہر ایک سال میں کا سفر میں طے کر چکے تھے تو بھی فوراً اس عجیب اور بہت اڑان پر
کی خبر دے کے لئے شہر کو پس لوٹ گئے۔

آیت ۳۳۔ شمعون کو کھائی دیا۔ ”مقدس پوٹس“ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔
۱۔ اگر تھیوں ۵۔ ہاں یہی دستور کے سوا حق نہیں پوٹس نے کبھی لکھا ہے۔ یہ نقد
بطرس یعنی جٹان کا ارمی ترجمہ ہے۔ یقیناً جب ہمارے خداوند نے شمعون کو یہ لقب بخش
تو اسی زمانہ استعمال کر کے لکھا تھا۔ بطرس کو جس نے میں مار رشتہ بنوع کا انکار کیا تھا خدا
ضرورت تھی کہ خداوند خاص طور پر اسے دکھائی دے۔

رسولوں اور شاگردوں پر رشتہ بنوع المسیح کا ظاہر ہونا
آیات ۳۶ تا ۳۴

(۳۶) دُعا رہا میں کہی رہے تھے کہ یسوعؑ آپ اُن کے بیچ میں آکھڑا کرو اور اُن سے کہا تمہاری سلامتی ہو۔ (۳۷) مگر انہوں نے گھر کر اور خوف کھا کر یہ سمجھا کہ کسی شرع کو دیکھتے ہیں۔ (۳۸) اُس نے اُن سے کہا تم کیوں گھبرائے ہو؟ درکنس واسطے تمہارے دس میں شک پیدا ہوتے ہیں؟ (۳۹) میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو کہ میں ہی ہوں۔ مجھے چھیر کر دیکھو کیونکہ رُوح کے گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی جیسا تمہیں دیکھنے ہو۔ (۴۰) اور یہ کہ اگر اُس نے اُن سے اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔ (۴۱) جب مارے خوشی کہ اُن کو یقین نہ آیا اور بے چارے تھے تو اُس نے اُن سے کہا کہ میں تمہارے پاس چھپ چکا ہوں کوہنے؟ (۴۲) انہوں نے اُسے بھیجی ہوئی مچلی کا قند دیا۔ (۴۳) اُس نے نیکر اُن کے روٹ کر کھایا۔

آیت ۳۶۔ یہ ماجہ وہی معلوم ہوتا ہے جو یوحنا کے بیسیں باب میں آیات ۱۹ سے ۲۲ تک بیان کیا گیا ہے تاہم دوسرے نقطہ نگاہ سے یہاں کیا جاتا ہے ممکن ہے کہ یوحنا نے اس کے ساتھ یوحنا کے اسی باب کی ۲۶ سے ۲۹ آیات تک کے باب کو ملا کر ایک کر دیا ہے۔

”بیچ میں آکھڑا ہوا“ یوحنا ۲۰: ۱۹ ملاحظہ ہو۔
 ”تمہاری سلامتی ہو“ یعنی اُن کے خیال کرنے ہیں کہ یہ الف ظ یوحنا کے کہے ہوئے نہیں لیکن کسی فعل پر اس نے ان کو یوحنا کی بحیثیت سے (۲۰: ۱۹) سے کر ملا ہے۔
 لیکن یہ الفاظ سترین سطور میں موجود ہیں اور شک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔
 آیت ۳۷۔ ”کسی رُوح کو دیکھتے ہیں“ معلوم ہوتا ہے کہ تاگرہوں سے رہتا بشر کو تو پہچان کر گناہ کیا کہ بعض اُن کی رُوح ہے۔ انہوں نے گھبراہٹ کی حالت میں اس پر کوئی رائے قائم نہ کی کہ جی اٹھا تو خدا مگر جی اٹھا تو شخص کیس ہوتا ہے۔

آیات ۳۸ تا ۴۳۔ یسوعؑ اُن کو دلدادہ رہتا ہے اور اُن کو اپنے دھم دکھا رہا ہے۔ ”ہاتھ اور سر“ الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہاں یسوعؑ کے دس میں بھی بعض شمول کی گئی تھیں۔ بعض وقت مطلوب مقررہ کے پیر صلیب پر رہتے تھے اور دوسرے جہاں نہ تھے دوسرے رہتا بشر اُن کو ٹولے کا حکم دیتے ہیں مگر وہ دیکھیں کہ وہی آپ کے جسم میں گشت اور ہڈیاں موجود ہیں ہوسکتا ہے کہ ہاتھ کر اُن کے سامنے کھائے ہیں۔ انہوں نے ۳۸ +

نوٹ ۲۱۔۱۲۔ مندرجہ ذیل نوٹ کا حفظ فرمائیے

نوٹ۔ قیامت کے بعد ربنا مسیح کا بدن

ہمیں چاہئے کہ ہم غلطی سے بات کا فیصلہ نہ کریں کہ قیامت کے بعد ربنا مسیح کا بدن کیسی ہو گا۔ یہ ایک عام غلطی ہے۔ لوگ دل میں فیصلہ کر کے کہتے ہیں کہ اپنے خیال کو مسیحی دین کی سچائی کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ لیکن درحقیقت یہ نہیں ہے اور حشوتنا خداوند شروع مسیح کی پاک سیرت اور تعلیم سے سکھاتا ہے۔ خدا آپ ہے اس کی حاجت کئی چاہئے لیکن اپنے حقائق کو کسوں بنانا عطا ہے۔ بننے والا خدا اس بعض لوگ پر نہیں کہہ سکتے کہ بائبل خود کیا بتاتی ہے بلکہ چہرہ ہی فیصلہ کر بیٹھے ہیں کہ ایسا ہی ہے۔ کسی جہتی چاہئے کہ ہم انہی غلطی میں نہ پھریں بلکہ انہیں کریا کہ ہم میں کیا بیان کیا گیا ہے۔

۱۔ ربنا شروع اپنی قیامت کے بعد فوراً ہمیں بھیجے گا ہے۔ نوٹ ۲۲۔۱۶ اور ۲۱

۲۸:۱۵۔ اور نوٹ ۲۷:۱۳ اور ۲۱:۲۷

۲۔ ربنا شروع اپنی قیامت کے بعد غائب بھی ہو سکتے ہیں (نوٹ ۲۳:۳۱) اور مندرجہ میں دعوت مسیح ہو سکتے ہیں (نوٹ ۲۰:۱۹ اور نوٹ ۲۴:۳۶) یعنی آپ نہایت مکان کی حدود و قیود سے آزاد تھے

۳۔ ۱۔ کریموں ۱۵:۲۴۔ اس عبارت میں یوں مرثوم ہے کہ نفسانی جسم ہمارا

ہے۔ روحانی جسم جی اٹھتا ہے۔ باب مذکور میں پوچھنا کہ ربنا شروع مسیح کے جی

تھے کہ کیا خدا کے جی اٹھنے کی مانند نظر آتا ہے۔ آیت ۱۲ اور ۲۔ پس یہ

دیکھا ہے کہ کتاہو مقدس کے مطابق رت شروع مسیح کا جی اٹھتا ہوا بدن اٹھتا ہوا

کے روحانی جسم کی مانند ہے۔ سوال چاہتا ہوتا ہے کہ روحانی جسم کیا چیز ہے؟ جو

لوگ فریئر پر غور نہیں کرے وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ روح ہے۔ ہوا جسم نہیں ہے

یہ غلط ہے کیونکہ اس کے مقابلے میں نفسانی جسم کا ذکر کیا جاتا ہے۔ نفسانی جسم

نفس سے بنا ہوا جسم ہے۔ نفسانی جسم اس جسم ہے جو نفس یعنی جتنی نوٹ کے

مطابق رہتا ہے۔ پس روحانی جسم وہ ہے جو روح کے

مطابق رہتا ہے۔ روح کا ذریعہ ہوا اس کے جسم کو معلوم ہے کہ یہ کس طرح

بن ہوا ہے۔ غالباً کسی قسم کے لطیف ذوق کا ہوا ہے۔

۴۔ بقية شیوع کامل قیامت کے بعد روحانی جسم متعلقہ مادہ کے خواص سے
بُتر افتاد۔

۵۔ ہم قبل کر چکے ہیں کہ رشتا بیسویں سو کو جی، تھلنے کے بعد معنوی عبادی بھی ضرور
 نہ تھی سکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کھاتیس سکتے تھے۔ یہاں یہ خجہ گشاگردوں
 کو بغیر دانے کی خاطر آپ نے ان کے سامنے کھانا کھایا یعنی بیسویں سو کی معنی کا مذہب
 (۶۴۱-۶۴۲) (شہد کے چھتے کے ٹکڑے کا یہ رشتہ نہ رشتوں ہی میں ذکر ہے)۔

۴۔ یہ جیسا جسد ہے جس کو ہم اس زندگی میں کچھ نہیں سمجھتے لیکن اس کا بیج ایسا ہی ہے جیسا اوپر مذکور ہے ۵

ربنا المسبح شاگردوں کو اپنی تعلیم کا خدائدیتے ہیں
آیات ۳۴ تا ۳۹

۴۳) پھر اُس نے اُن سے کہا میری وہ باتیں ہیں جو میں نے تم سے اُس وقت کہی تھیں، جب تم رے سے ساتھ تھا کہ ضرور ہے کہ میری باتیں تمہاری کی نوریت اور فیوض کے صحیفوں اور زبور میں میری بات لکھی ہیں پوری ہوں۔ (۴۴) پھر اُس نے اُن کا دہی کھانا کہ کتاب مقدس کو لکھیں (۴۵) اور اُن سے کہا کہ صبح و کھانے چھانے اور خیر سے دیں تمہارا میں سے ہی اظہار کیا۔ (۴۶) اور یہ شہنشاہ سے ضرور کر کے صوبہ قوموں میں نوبہ اور شہنشاہوں کی شہنائی کی منت دی اُس کے نام سے کی جائے گی۔ (۴۷) تم ان ملکوں کے گواہ ہو۔ (۴۸) اور دیکھو جس کا میرے باپ نے وعدہ کیا ہے میں اُس کو تم پر ناس کروں گا لیکن جب تک جابلہ پاتا سے تم کو قوت کا لباس نہ ملے اس شہر میں ٹھہرو۔

بیمیں کے آخری جملوں میں تو قاتلے بہشت خنصرا راستہ علی کہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ چلیس دی کی تعلیم کا خلاصہ ہیں۔ (اعمال ۱۰۱) یہ ظاہر ہے کہ اس باب کی آخری دس آیتوں کے بعد کا تعلق رتِ شیعہ کے ہی اٹھنے کے دن ہی سے نہیں۔ حال کی کتاب کا پہلا باب دیکھنا ہے کہ قاتلہ کو معلوم تھا کہ خدا و مددِ خدا تک شاگردوں پر ظہر پھرنے رہے ہیں ممکن نہیں کہ قاتل اس بات سے واقف ہو کہ رتِ شیعہ شاگردوں سے قاتل میں بھی جگہ تھی۔ (دمتھی ۱۶: ۱۷، مرتق ۱۶: ۱۷ اور نوختہ ۲۱: ۱۲) پھر اس نے اسے

نظر انداز گیا۔

آیت ۴۴ "حب منہا منہا" یہ فقراء و مسکینوں کو تعلیم دینا ہے
 اور ان کے ساتھ رہنے کے لیے ان کے ساتھ اس طور پر نہ کہ جس طرح آپ ہی
 محبت سے پہلے ہر دوسرے کے ساتھ تھے۔ کتب کے تاراج، بے حد اذیت و کشتی و
 اعمال ۳۱ یعنی وقت و توانائی و محنت کی حاصل سے بھی بظاہر ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ
 کتب کے ان واقعات کے بعد جن کا ذکر پہلی اور چوتھی حاصل میں ہے وہیں بروستلم کو
 لوستے حب رہا البتہ کہ علم سے کوئی ہوں گے۔

”ضرور ہے خیر کہ ہر عبادت ہے جہاں ہے عہد بندے میں قوت اور اسباب
کے صحیح طور کے ساتھ و کا ذکر ہے ضرور میں امتیاح اور اس کی مادت ہی کی ابت بہت کچھ
لکھ لکھا ہے۔“

آیت ۳۵ و ۳۶ - جیسا سطور بالا میں ذکر ہو چکا ہے غالباً رتبا بیروج مسیح
نے شاگردوں کوئی عبارتوں کا مطلب سمجھا دیا تھا جن میں آپ کے کلام - موت اور نصرت
کا ذکر ہے۔ اور سنی تعلیم کے مطابق عبد حمید کے مفسرین نے عبد بن عمر سے نقل کیا ہے
آیت ۳۷ اُس نے ایمان لے لیا کہ وہ مسیح اور خدا کا بیٹا ہے۔

”سب قوموں سے“ مارٹینس گھوس کا مطلب ہے جن میں ذکر ہے کہ سب قومیں ترائیں اور اُس کے ادھار کے ماتحت ہوں گی (مثلاً ریفر ۷: ۷۶ و ۸۶: ۹۱ + استعجاب ۱۸: ۶۶ + برنیا ۷: ۷۷ + تزیید آتش ۱۸: ۱۸ + ریفر ۲۱: ۲۶ + ۵۸: ۲۷)

ایت ۳۸-۱۹۱۸ء اور یوحنا ۲: ۱۹-۸ء ملاحظہ ہوں،

آیت ۹۴۔ ارج العذر کے تانے پونے کا وعدہ۔ یروشلم میں رہنے کا حکم
پھر اعمال ۱۴ میں یہاں کیا جاتا ہے۔

رَبَّنَا يُسُوعَ مَسِيحَ كَاهِنَهُ مُبَارَكِ

آیات ۵ تا ۵۳

(۵۰) پھر اُنہیں بیت عنیا کے سامنے نکلا ہر نے گھبراہٹ سے اپنے ہاتھ ٹھکرائیں
برکھ دی (۵۱) جب وہ انہیں رکت دیکھ کر متحیر ہو کر اُن سے پوچھا تو اُنہوں نے کہا

آسمان پر اٹھا یا گیا۔ (۵۲) اور وہ اُس کو بچدہ کو کے بڑی خوشی سے بے شکیم کو ٹوٹ گئے۔ (۵۳) اور ہر وقت یہی حال ہو کر خدا کی حمد کیا کرتے تھے۔

اگر کوفا دو سری جلد یعنی رسالوں کے اعمال کی کتاب نہ لکھتا تو انجیل کی ان آیات سے یہ معلوم ہوتا کہ کوفا کے خیال کے مطابق ربنا یسوع جس روز جی اٹھے تھے اسی روز آسمان پر صعود بھی فرما گئے تھے۔ کوفا اگرچہ واقعات کا یہ سلسلہ وقت کے لحاظ سے بیان کرتا ہے تاہم وہ وقتی وقفوں کا لحاظ بہت کم کرتا ہے۔ مثلاً کوفا نے کافی وقت یوٹوس رسول کی صحبت میں گزارا تھا۔ اُسے ضرور معلوم تھا کہ یوٹوس اپنے مہربانی سے بعد تقریباً تین سال تک عرب میں رہا۔ (مکتبوں ۱۷: ۱ اور ۱۸) لیکن اعمال ۹: ۲۰-۲۲ کی عبارت سے اس بات کا پتہ ہرگز نہیں لگ سکتا۔ ہمیں یقین ہے کہ کوفا واقعات کو اُسے پیچھے نہیں کرنا لیکن وہ وقتی وقفوں کی کئی پیشی میں دلچسپی نہیں رکھتا۔

آیت ۵۰۔ ”پھر پندرہ ہیک نہیں معلوم ہوتا کہ یوٹوسی لفظ DE کے دو حسی ہیں۔ (۱) لیکن یا اگر (۲) اور۔ یا اور پھر۔

”بیت عقیہ کے سامنے تک“ یعنی زیون کے پہاڑ پر (اعمال ۱۲: ۱) بیت عقیہ اُس پہاڑ کے قریب، بے شکیم سے دوسری جانب بریکو کے راستہ پر واقع تھا۔ آیات ۵۱ تا ۵۳۔ اعمال کے پہلے باب کی پہلی بارہ آیات اور دوسرے باب کی چھ بیسویں آیت کا خلاصہ معلوم ہوتا ہے۔ کوفا کا یہ منشا تھا کہ صعود کا ذکر کر کے انجیل کو ختم کرنے اور وہ مراد کر چکا تھا کہ دوسرا رسالہ یعنی اعمال کی کتاب کو بھی قلمبند کرے۔ نوٹ ۱۔ قیامت مسیح۔

۱۔ بُرائے زمانہ کے کسی واقعہ کی اتنی شہادتیں نہیں ملتیں جتنی خداوند یسوع المسیح کی تعلیم اور قیامت کی شہادتیں ہیں۔ قدیم زمانہ کی تواریخ مثلاً یونان اور روم کی تواریخ یا شانان مغربی کی تواریخ کے بہت کم واقعات کی دو سے زائد مقررہ شہادتیں موجود ہیں۔ نیز بہت سے واقعات کا بیان ایک ہی مصنف نے لکھا ہے۔ اس کے برعکس یسوع کی اذیت اور قیامت کے بائبل مجد اٹھارہ گواہ موجود ہیں۔ انجیل ماریہ اور مقدس یوٹوس (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳۴) (۱۳۳۵) (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) (۱۳۳۸) (۱۳۳۹) (۱۳۴۰) (۱۳۴۱) (۱۳۴۲) (۱۳۴۳) (۱۳۴۴) (۱۳۴۵) (۱۳۴۶) (۱۳۴۷) (۱۳۴۸) (۱۳۴۹) (۱۳۵۰) (۱۳۵۱) (۱۳۵۲) (۱۳۵۳) (۱۳۵۴) (۱۳۵۵) (۱۳۵۶) (۱۳۵۷) (۱۳۵۸) (۱۳۵۹) (۱۳۶۰) (۱۳۶۱) (۱۳۶۲) (۱۳۶۳) (۱۳۶۴) (۱۳۶۵) (۱۳۶۶) (۱

لیکن اذیت اور قیامت کے بیان ایسے ہیں کہ ان کے متعلق مصنفین گویا خود مختار ہیں۔
 بے شک مرقس کی انجیل جیسی مرقس نے خود لکھی یا مکمل ہے۔ اُس کی آخری بارہ آیات
 جیسے مشہور ہے دوسرے شخص کی تحریر کردہ ہیں۔ یہ شخص غالباً ارسینیس (ARISTION)
 تھا۔ مرقس کی انجیل کا آخری حصہ کسی دوسرے سے لکھ کر ملا تھا۔ پہلی صدی عیسوی کے
 دوسرے حصہ میں مساحت کے سبب سے مسیحیوں کی کتابیں اور دیگر مال و اسباب بکراؤ کا
 براد ہوتے رہتے تھے۔ تو بھی مرقس نے قیامت تک ازم خالی قرار کا بیان لکھا تھا۔ اس
 موضوع پر پوٹس کا بیان اناجیل سے پہلے لکھا گیا تھا۔

۲۔ ان گواہوں کی شہادتوں کو ملانا کوئی آسانی کام نہیں ہے لیکن یہ سب مشہور
 ایک دوسری کی متضاد نہیں۔ یہی جہد اگانہ گواہوں کی ایک خاصیت ہے۔ پوٹس
 رشل نے گویا تفصیل وار نہیں لکھا تاہم اُس نے ان اشخاص کی فہرست لکھی
 ہے جن پر ربنا یسوع المسیح ظاہر ہوئے تھے۔ لیکن اُس نے کلیثاس اور اُس کے
 ساتھی اور عورتوں کا ذکر نہیں کیا لیکن ہم کو بتایا ہے کہ خاص طور پر ربنا یسوع مسیح
 کو دکھائی دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ آخر میں خداوند المسیح یہ تسلیم کے نزدیک دکھائی دے۔
 پس نتیجہ نکالتے ہیں کہ گلیل میں آپ کا مشہور ہی اُسٹھ کے روز اور صوفد کے روز
 کے درمیان ہوا تھا۔

۳۔ بیانات میں حیران برابر آتا ہے۔ خدا میں بھی یہ فقط مرثوم ہیں۔

۴۔ اناجیل سے ثابت ہے کہ قبر خالی تھی بلاشبہ زندہ ہو کر بلکہ روحانی جسم بن کر نکل گئی۔
 یہ ظاہر ہے کہ آریہ عورتوں اور رسولوں کے ایمان کی تہذیب نہ تھی نہ تو عورتوں نے
 قبر کو خالی پا کر یقین کیا کہ یسوع مسیح اُٹھا بلکہ خیال کیا کہ کسی نے وہش کو بکرا لیا اور خدا
 (۱۲:۱) اور نہ رسولوں نے قبر کے خالی ہونے سے یہ نتیجہ نکالا کہ خداوند زندہ ہوا۔
 دوق ۲۴: ۴۷-۴۸ اور متی ۲۷: ۶۵-۶۶) یہ بحث کا راند گواہی تھی۔ اگر کاٹھا سردار
 کاہن اور یسوع کے دوسرے دشمن دکھا سکتے کہ قبریں لاش ہے تو ضرور یہی دیکھا
 کرتے۔ پھر بطرس کی منادی کہ خداوند ربنا یسوع کو چلایا اور اُس کے جسم کے ٹوٹنے
 کی نوبت نہ پہنچی۔ (امال ۲: ۲۴-۳۱) فوراً جھٹلائی جاتی۔ یہی یقیناً خاص وجہ تھی
 جس سے خداوند نے رسولوں کو بروٹھیم میں رہنے اور ان سے تبلیغ شروع کرنے

کا حکم دیا۔

۵۔ تمام عہد نامہ جدید میں ربنا یسوع کی قیامت بُنیادی تعلیم ہے۔ پولوس رسول نے بار بار اس کا خاص ذکر کیا ہے اور نیز بہنیر کے مقاموں میں اشارۃً آپ کے صغیر کا ذکر کیا نیز عبرانیوں کے خط میں صغیر کا ذکر ہے (۱۴: ۱۴)۔ پطرس نے بھی قیامت کا ذکر کیا ہے (۱۔ پطرس ۱: ۲۱-۲۳)۔ پطرس کے خطوط میں قیامت کا کوئی خاص ذکر نہیں لیکن اگر ربنا یسوع جی اٹھتے تو وہ خطوط بے معنی ہو جاتے۔

۶۔ اگر ربنا یسوع جی نہ اٹھتے تو مسیحیت کا جلد ہی خاتمہ ہو جاتا بلکہ یوں کہنا بھیجے کہ وہ کبھی قائم بھی نہ رہتی۔ یہ واقعہ مسیحی دین کی ایک ضروری بُنیاد ہے۔ پولوس نے صاف طور پر لکھا ہے: ”اگر مسیح نہیں جی اٹھا تو ہماری مُنادی بھی مفائدہ ہے اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ ہے“ (۱۔ کورنثیوں ۱۵: ۱۴)۔

۷۔ ہر حال میں یہ یقین کرنا یسوع مُردوں میں سے جی اٹھتے ہیں مسیحیت کو قائم نہ کرتا۔ لیکن اب تک ربنا یسوع اسیح اُن انسانوں پر جو آپ پر ایمان رکھتے ہیں تواتر کے ساتھ نادیانی کے رنگ میں حقیقی طور سے ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔

تمام نقش

کُتبِ مُستوجبِ الثَّوب

۲۰۱۵



بی۔ آر۔ بی۔ اے میں پریس لائبریری

باہتمام

مسٹر وی۔ اے۔ کے فضل پر نشر و پبلش

سیکرٹری پنجاب ریلیس ایکس موسسٹری۔ (اے۔ اے۔ اے۔)

چھپ کر شائع ہوئی۔

کُتُبِ مُسْتَوْجِبِ الثَّوْبِ

۲۰۱۵

